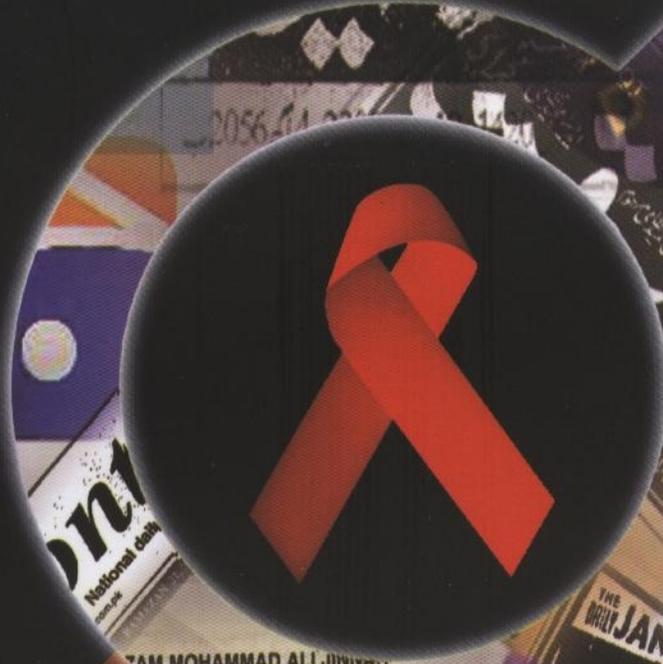


ذرائع ابلاغ کے لئے
حساس صنفی موضوع
پر اہم بنیادی معلومات



ایچ آئی وی ایڈز
پر خبر نگاری
کے لئے
مددگار کتابچہ

تعاون: "سیڈا"



CIDA - Pakistan

پیش کش: "عکس" ریسرچ سنٹر

عکس

Uks - A Research, Resource
& Publication Centre On Women and Media

ذرائع ابلاغ کے لئے حساس صنفی موضوع پر اہم بنیادی معلومات

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر خبر نگاری کے لئے
مددگار کتابچہ

پیش کش

عکس

ریسرچ، ریسورس اور پبلیکیشن سینٹر برائے خواتین اور ذرائع ابلاغ

تعاون

سیدرا



فہرست مضامین

1	خلاصہ
3	باب نمبر 1
3	تعارف
4	پراجیکٹ
10	مقاصد
10	ذرائع ابلاغ کا رد عمل اور مزید رد کار معلومات
12	باب نمبر 2
12	اہم بنیادی مسائل اور معلومات
13	ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کی تشریح
15	ایچ آئی وی / ایڈز سے متعلق اکثر پوچھے جانے والے سوالات اور ذرائع ابلاغ کی رپورٹنگ / خبر نگاری
19	معلومات اور خبروں کو جمع کرنا
20	باب نمبر 3
20	صنعتی موضوعات اور ذرائع ابلاغ کیوں؟
22	ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متعلق خبر نگار رپورٹنگ کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کا حساس صنعتی موضوعات سے گریز
23	صحت، ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور حقوق کے باہمی تعلق کا تجزیہ
24	خواتین کے حقوق کا تعین بطور انسانی حقوق
26	باب نمبر 4
26	اصول اخلاقیات سے متعلق ہدایات
27	آزادی اظہار: میرے حقوق، میرے فرائض
28	ذرائع ابلاغ کے اصول و ضوابط۔ قابل بھروسہ کردار / رازداری
29	الفاظ کے استعمال میں احتیاط کیجئے / محتاط زبان کا استعمال
30	ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متاثرہ لوگوں کے انٹرویو
39	باب نمبر 5
39	اصطلاحات اور ان کی معانی
41	یاد رکھنے کے لیے اہم نکات
42	صنعتی موضوعات، ذرائع ابلاغ اور ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متعلق رپورٹنگ
44	اچھی اور بڑی خبر نگاری کے نمونے
47	معلومات کے وسائل کی فہرست

مختلف الفاظ کی فہرست

ایڈز
 جی۔ آئی۔ پی۔ اے
 ایچ۔ اے۔ آئی
 ایچ۔ آئی۔ پی۔ سی
 ایچ۔ آئی۔ وی
 آئی۔ سی۔ پی۔ ڈی
 آئی۔ پی۔ ایس
 این۔ آئی۔ ایچ
 این۔ سی۔ اے۔ پی
 این۔ جی۔ او
 پی۔ اے۔ سی۔ پی
 پی۔ ایل۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ اے
 پی۔ آر۔ ایس۔ پی
 ایس۔ ٹی۔ آئی
 یو۔ این
 یو۔ این۔ جی۔ اے۔ ایس۔ ایس
 یو۔ این۔ اے۔ آئی ڈی ایس
 یو۔ این۔ آئی۔ ایف۔ ای۔ ایم
 وی۔ سی۔ ٹی
 ڈبلیو۔ ایچ۔ او

ایکواڈورڈ امیون ڈیپنڈنسی سٹڈیوم
 گریٹر انوالومنٹ آف پیپل لوگ وڈ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز
 ہیلتھ ایکشن انٹرنیشنل
 ہیولی اینڈ پیڈ پور کٹری
 ہیومن امیون ڈیپنڈنسی وائرس
 انٹرنیشنل کانفرنس آن پاپولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ
 انٹر پریس سروس
 نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ
 نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام
 نان گورنمنٹ آرگنائزیشن
 پروڈنٹس ایڈز کنٹرول پروگرام
 پرسن لوگ وڈ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز
 پاورٹی ری ڈکشن سٹریٹیجی پیپر
 سیکسشول (sexually) ٹرانسمیٹڈ انفیکشن
 یونائٹڈ نیشنز
 یونائٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی سیشنل سیشن
 جوائنٹ یونائٹڈ نیشنز پروگرام آن ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز
 یونائٹڈ نیشنز ڈولپمنٹ فنڈ فار ویمن
 والینٹیری کونسلنگ اینڈ ٹیسٹنگ
 ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن

خلاصہ



دنیا کے بیشتر حصوں میں ایچ۔آئی۔وی / ایڈز سے متعلق لاعلمی کی وجہ سے کئی قسم کے غلط تصورات اور سنجیدہ نوعیت کی غلط فہمیاں مسلسل پھیل کر خوف کا سبب بن رہی ہیں۔ پاکستان بھی ایسے ہی ممالک میں سے ایک ہے۔ ہمارے ملک میں فوری طور پر تسلسل کے ساتھ ایچ۔آئی۔وی / ایڈز سے متعلق معلومات واضح طور پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ایچ۔آئی۔وی / ایڈز سے جڑا ہوا متوزل خوف دور کیا جاسکے اور اس مرض کا شکار ہونے کے واقعہ کو کم تر کرنے کے لئے لوگوں کی عملی رہنمائی کی جاسکے نیز اس مرض سے جو لوگ متاثر ہو چکے ہیں، ان کی دیکھ بھال، علاج معالجہ اور مدد کس طرح کی جائے۔ اس مہلک خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ ایک موثر اور کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

"عکس" کے ذیلی ادارے ریسرچ، ریسورس اینڈ پبلیکیشن سینٹر آن ویمن اینڈ میڈیا کے ذرائع ابلاغ کے ساتھ پورے ملک میں خاص طور پر اسلام آباد اور کراچی میں وسیع اور مضبوط روابط ہیں۔ اس ادارے نے حصول مقصد کے لئے بحث و مباحثہ، باہمی گفتگو، مشاورت اور مقاصد پر عمل درآمد کے لئے ایک باقاعدہ روایت قائم کی ہے۔ اس کے علاوہ "عکس" قانون ساز ممبر گروپ Legislative Group (Watch) کا ایک فعال رکن ہونے کے ساتھ ساتھ کمیٹی برائے استحصالی خواتین کی منسوخی (Committee for the Repeat of the discrimination Law) اور بیجنگ + 10 کی ممبر کمیٹی کا رکن بھی ہے۔ حال ہی میں عکس نے برطانوی کونسل کے ایک ادارے کی رکنیت اختیار کی ہے، جس کا کام صنفی مساوات کے پروگراموں کو مالی معاونت فراہم کرنا ہے، نیز پاکستانی اخبارات میں حساس صنفی امور کے لئے اخلاقی قواعد و ضوابط وضع کرنا اور ان کو رائج کرنا اس ادارے کے خاص مقاصد میں شامل ہے۔

عکس نے ایچ۔آئی۔وی / ایڈز کے موضوع پر ایک مباحثے کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے علاوہ ایک سرگرم کارکن نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں اس موضوع پر بحث کی گئی کہ ایسا کون سا بہترین طریقہ ہو سکتا ہے کہ جس کے ذریعے لوگوں میں یہ شعور پیدا کیا جاسکے کہ ایچ۔آئی۔وی / ایڈز فوری توجہ طلب اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ اس طرح ایچ۔آئی۔وی / ایڈز سے متعلق پاکستانی ذرائع ابلاغ میں شعور بیدار کرنے کے لئے ایک پروگرام عکس نے بھی شروع کیا جس میں پاکستان کے علاقائی نامہ نگاروں نے شرکت کی، اس پروگرام کا دورانیہ تین سال تھا یعنی اپریل 2004ء تا اپریل 2007ء تک۔

پروگرام کے دوران ذرائع ابلاغ کے نمائندوں (اخبارات، ریڈیو، ٹی وی) کو خبر نگاری کے دوران مکالمے اور خبر سازی کی تربیت دی گئی۔ نیز موضوع پر گروپ کی صورت میں بحث و مباحثہ مختلف مقامات اور مختلف لوگوں کے ساتھ جاری رہا جس میں ذرائع ابلاغ کے مختلف نمائندوں نے شرکت کی۔ اس دوران ملک بھر کے تمام انگریزی اور اردو روزناموں میں موضوع سے متعلق خبروں کا جامع تجزیہ کیا گیا۔ اور نتائج کو ایک فہرست کی صورت میں یکجا کیا گیا۔

زیر نظر کتابچہ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی ایچ۔آئی۔وی / ایڈز سے متعلق خبر سازی کے دوران مناسب متبادل الفاظ کی فراہمی میں معاونت کرے گا۔ یہ کتابچہ صحافیوں کے ساتھ متعدد اجلاسوں اور مباحثوں کے بعد ان کے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اور اس کی تیاری میں انہوں نے ان مشکلات کو خاص طور پر پیش منظر رکھا ہے جو انہیں حساس نوعیت کے موضوعات مثلاً ایچ۔آئی۔وی / ایڈز جیسے موضوعات پر خبر سازی کے دوران پیش آتی تھیں۔

باب نمبر 1

تعارف

آپ کا سامنا کسی بڑی تباہی یا جنگی صورت حال سے ہو تو اپنے بچاؤ کے لئے اپنے پاس موجود آپ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتے ہیں۔ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز ایک ایسی ہی بدترین تباہی ہے کہ اس سے قبل انسانیت کو اس طرح کی صورت حال کبھی پیش نہیں آئی۔ یہ کسی بھی مہلک بیماری کی نسبت زیادہ تیزی سے اور جلدی پھیلتی ہے نیز دیر پا اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ اس کے اثرات ترقی کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ نشریاتی ذرائع ابلاغ یعنی ریڈیو اور ٹی وی کا اثر و رسوخ وسیع اور زیادہ مؤثر ہے، خاص طور پر نوجوان نسل تک اس کی رسائی شاندار ہے۔ بی نسل ہمارے مستقبل کی نمائندہ ہے اور یہی لوگ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خلاف کسی بھی مہم میں کلیدی کردار ادا کر کے شاندار کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمیں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خلاف اس مہم میں اس بیماری کے بچاؤ اور اس کی روک تھام کے لئے شعور بیدار کرنے، حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور معلومات فراہم کرنے کے سلسلے میں ان مؤثر ترین اداروں کا بھرپور تعاون حاصل ہو۔" (کوئی عنان، سابق سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ)

لوگوں کو جامع اور صحیح معلومات کی ضرورت ہے۔ اور کیونکہ ذرائع ابلاغ پر لوگوں کو اعتماد ہے لہذا ذرائع ابلاغ عوام کی اس ضرورت کو پورا کرنے کی بہتر صلاحیت رکھتے ہیں۔ "گیلپ انٹرنیشنل وائس آف دی پیپل" کے مطابق بی۔ بی۔ سی ورلڈ سروس کے زیر اہتمام 2005ء میں کئے گئے ایک سروے میں پاکستانی عوام سے سوال کیا گیا کہ ان لوگوں کی درجہ بندی کریں، جن پر وہ زیادہ اعتماد رکھتے ہیں۔ تو نتائج حسب ذیل رہے:-

- مذہبی رہنما سر فیروز نے 55 فی صد لوگوں کے مطابق
- صحافی دوسرے نمبر پر آئے 42 فی صد لوگوں کے مطابق
- اور سیاست دان تیسرے نمبر پر ہے 31 فی صد لوگوں کے مطابق

یہ میڈیا کٹ کٹا پنچا اس خیال کو ذہن میں رکھ کر مرتب کی گئی ہے کہ صحافی برادری، ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خلاف اس جنگ میں، اس کتا پنچے کی مدد سے اہم ترین سرگرم کارکن ثابت ہوں۔ اکثر صحافی کہتے ہیں کہ وہ صحافت میں لوگوں کی زندگیوں تبدیل کرنے کے لئے نہیں آئے، ان کا کام تو محض حقائق کی خبر سازی ہے۔ تاہم اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دیگر موضوعات کی نسبت ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کا موضوع مختلف طریقے اور خصوصی توجہ کا طالب ہے۔ کیونکہ اس بیماری کے ساتھ جو کلنگ کا ٹیکلنگ چکا ہے، اُسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر خبر سازی کرتے ہوئے کم از کم ایک صحافی کو یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ اس دہے میں مزید اضافے کا سبب تو نہیں بن رہا؟

ایڈز کے بارے میں مؤثر اور بھرپور تشہیر کے سلسلے میں ذرائع ابلاغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بیماری کے صرف ایک تباہ کن پہلو پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ، بیماری کے پھیلنے کی بین الاقوامی طور پر توجہ اور ان کے نتائج پر بھی نظر رکھیں۔ کئی ایسے اہم سوالات ہیں، جنہیں ذرائع ابلاغ کو اپنا موضوع بنانے کی ضرورت ہے۔

- جنسی رویوں میں تبدیلی لانا اتنا مشکل کیوں ہے؟ جبکہ لوگ ان سے جڑے ہوئے خطرات سے آگاہ بھی ہیں؟
- ایڈز کی خاندان، طبقے، نظام صحت اور وسیع پیمانے پر کسی معاشرے پر کیا اثرات ڈالتی ہے؟ اور مہلک وباء کے نتائج کا غیازہ کسے جھگٹنا پڑتا ہے؟
- کس طرح حقیقی رویوں اور عادات کو تبدیل کرنے کی بات کی جاسکتی ہے؟ جبکہ مفاد پرستانہ روایتی اقدار ان کی حمایت کرتی ہیں؟
- اس مرض سے وابستہ بہتان، بدنامی کے داغ اور مریض سے امتیازی سلوک کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کا شکار ہونے کے بعد شائد سب سے بڑا دشمن تو مریض کے لئے اس بے بسی کا احساس ہے، وہ روہ ہے جس کا سامنا مریض کو انفرادی سطح سے لے کر حکومتی سطح تک، ہر مرحلے پر کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جائزہ لیا جائے کہ میڈیا کی رویوں کو اس بے بسی کو ختم کرنے کے لئے کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟ اس مقصد کے حصول کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟ اُسے وہ ذرائع مہیا کئے جائیں۔

عکس نے اس مسئلے پر ذرائع ابلاغ کے ماہرین کے ساتھ تبادلہ خیال کیا، جنہوں نے سفارش کی کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ترقی و درکشاپوں کے اعتقاد کو فروغ دیا جائے اور نگرگادوں کی رہنمائی کے لئے اصول و ضوابط وضع کئے جائیں۔ لہذا ابھی سفارش زیر نظر کرتے ہوئے کچھ مہمیں کرنے کا جواز بنی ہے۔

پراجیکٹ

پراجیکٹ کی تفصیلات

پراجیکٹ کا نام:

پاکستان کے علاقائی ذرائع ابلاغ میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کے لئے باہمی تعاون سے ایک مربوط مہم۔

مالی معاونت:

سید (کنیڈین انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ اتھینٹیسی)

پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والے ادارے کا نام:

نکس ریسرچ، ریسورس اینڈ پبلیکیشنز سینٹر برائے خواتین اور ذرائع ابلاغ

پرائیکٹ کا دورانیہ:

تین سال۔ 2004 تا 2007ء تک

مشقلم اعلیٰ:

محترمہ تسنیم احمد صاحبہ

پاکستان کے علاقائی ذرائع ابلاغ میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کے لئے باہمی تعاون سے ایک مربوط مہم۔

جیسا کہ نکس اور دوسرے گروپوں کا مشاہدہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ساتھ مل کر معاشرے میں کوئی تبدیلی لانے کی کوشش کرنا ناممکن نہیں ہے۔ ذرائع ابلاغ کی سرکردہ شخصیات، مالکان، پبلشرز، ایڈیٹرز، اشتہاراتی اداروں کے مالکان اور صحافیوں سے مل کر اگر انہیں وہ مواد دکھایا جائے، جس میں ان کی کارکردگی کا عکس نظر آتا ہو، تو یہ اقدام تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

عکس کے پاس اخباری تراشوں پر مبنی ایک وسیع ذخیرہ ہے، جن میں خواتین کے تمام مسائل سے متعلق ان تمام خبروں کو کاٹ کر چارٹوں پر چپکایا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اخباری تراشوں پر مبنی اس ریکارڈ میں 1998ء سے لے کر اب تک کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ تقریباً دس سے بارہ انگلیش اور اردو کے روزناموں کے علاوہ، ہفتہ وار اخبارات و رسائل اور شام کے اخبارات کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور عکس کے دفتر میں موجود اشاف متعلقہ خبروں کو تراش کر چسپاں کرنے پر مامور ہے۔ تحقیقاتی کام پر متعین اشاف، اخبارات میں شائع ہونے والے ہر قسم کے مواد (کہانیاں، مضامین، فیچرز) کا جو ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متعلق ہو، جائزہ لیتا ہے کہ اسے کس انداز سے پیش کیا گیا ہے، زبان و بیان اسلوب اور مواد، سرقی اور نرسن مضمون کے اعتبار سے صفحی امتیاز کو روک رکھا گیا ہے یا نہیں، انداز بیان منفی ہے یا مثبت، عکس کی ٹیم کی یہ کاوشیں بلاشبہ قیمتی ہیں کیونکہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں ذرائع ابلاغ کی رجحان سازی اور عوامی آگہی کے سلسلے میں یہ مواد بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں معلومات کے حصول کے لئے پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان کے ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متعلق اُن پروگراموں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جو انہوں نے خصوصی طور پر ایڈز کے خلاف مہم کے طور پر نشر کئے۔

پروگراموں کی سرگرمیوں کا خلاصہ

اپریل تا جولائی 2004ء

مخصوص گروپ ڈسکشن (مباحثہ)

نیشنل ہیلتھ انشٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹروں سے ٹیلی فون پر انٹرویوز کئے گئے

اگست تا اکتوبر 2004ء

پشاور میں ذرائع ابلاغ (اخبارات، ریڈیو، ٹی وی) کے نمائندوں کے لئے ڈیسک پریزبیت کا اہتمام کیا

گروپ کا باہمی مباحثہ

تمام بڑے روزانہ انگلش اور اردو کے اخبارات میں شائع ہونے والے مواد کا تجزیہ کیا گیا۔

اکتوبر تا جنوری 2005ء

پشاور اور کراچ میں آئی۔وی ایڈز کے خلاف کام کرنے والی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس منعقد کئے گئے

پشاور میں ریڈیو پاکستان، ورلڈ سروس، پشاور یونیورسٹی کمپس ریڈیو، روزنامہ سٹینڈس مین (انگریزی) اور روزنامہ "مشرق" (اردو) کے ساتھ مل کر ڈسکشن پریزبیت کا اہتمام کیا گیا

گروپ کا باہمی مباحثہ

اس دورانیے میں، جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات میں شائع شدہ مواد کا تجزیہ کیا گیا

اپریل تا جون 2005ء

روزنامہ "میشن" کے رپورٹروں اور ڈیسک پر کام کرنے والے اسٹاف کے ساتھ مشاورتی اجلاس منعقد کیا گیا

غیر سرکاری تنظیم "سائٹ" کے ساتھ گروپ مباحثہ کا اہتمام کیا گیا

ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس ہوا

اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا جائزہ لیا گیا

جولائی تا ستمبر 2005ء

اشتہاری ادارے "مڈاس" کے کارکنوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس

روزنامہ "اوصاف" کے رپورٹروں اور ڈیسک پر کام کرنے والے اسٹاف کے ساتھ مشاورتی اجلاس

روزنامہ "جنگ" اسلام آباد کے دفتر میں گروپ مباحثہ

ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس

اس دورانیے میں جمع شدہ تمام اہم اخبارات کے مواد کا تجزیہ

اکتوبر تا دسمبر 2005ء

گلگت اور سکروڈ میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس

پشاور، سکروڈ اور اسلام آباد کے ذرائع ابلاغ کے اداروں میں سروے فارم بھیجے گئے

اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

جنوری تا مارچ 2006ء

اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس
پاکستان میں اردو کے چند بڑے اخبارات کے سینئر صحافیوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس
انچ آئی۔ وی ایڈیٹرز سے متعلق "نیوز لیٹر" (اخبارات) کی اشاعت مارچ 2006ء
اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

اپریل تا جون 2006ء

پشاور، گلگت، سکردو، ہنزہ، کرک اور کوہاٹ میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی تربیت
اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کی کمیٹی کا اجلاس
ایف ایم ریڈیو 99 کے ڈائریکٹر اور پروڈیوسر کے ساتھ مشاورتی اجلاس
اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

جولائی تا ستمبر 2006ء

اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس
اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ گروپ مباحثہ
نیوز لیٹر کے چوتھے نمبر کی اشاعت
اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

اکتوبر تا دسمبر 2006ء

اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس
پشاور میں ایک روزہ تربیتی ورکشاپ برائے ذرائع ابلاغ
نیوز لیٹر کے پانچویں نمبر کی اشاعت
اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

جنوری تا جون 2007ء

اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس
پشاور میں ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس
اسلام آباد میں ذرائع ابلاغ کے نمبر کے ساتھ مشاورتی اجلاس
اسلام آباد میں دور روزہ قومی ورکشاپ
نیوز لیٹر کے چھٹے نمبر کی اشاعت
اس دورانیے میں جمع کئے گئے تمام بڑے اخبارات کے مواد کا تجزیہ

پراجیکٹ کی سرگرمیوں کی تصاویر



مقاصد

اس کتابچے کو مرتب کرنے کا مقصد ان پیچیدگیوں کو دور کرنا ہے، جو ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو صنفی موضوعات پر لکھنے یا نشر کرنے کے سلسلے میں پیش آتی ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم ذرائع ابلاغ کی مدد سے، ذرائع ابلاغ کے اداروں کے ذریعے اور ان سے باہر بھی ایک مثبت تبدیلی لائیں۔

صنفی موضوعات پر لکھنے اور نشر کرنے کے سلسلے میں اس موضوع کی تصویر کشی کے روایتی طریقے میں تبدیلی لائی جائے، اور اس ضمن میں موضوع کی مناسب تفریح، ذاتی مشاہدات، نمائندگان سے حاصل شدہ حقائق اور معلومات کے ذریعے میڈیا کی حمایت اور تعاون سے ٹھوس اقدامات کئے جاسکیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ ذرائع ابلاغ معاشرے کا آئینہ ہوتے ہیں وہی کچھ دکھاتے ہیں جو معاشرے میں ہو رہا ہوتا ہے۔ اس آئینے میں عورت کا کس نظر آتا ہے یا آواز سنائی دیتی ہے، اسی روایتی انداز میں تبدیلی لاکر ذرائع ابلاغ میں عورت اور مرد کی مثبت انداز میں تصویر کشی کی طرف مائل کرنا ہماری اس تحریک کا بنیادی مقصد ہے۔

وائس کی موجودگی سے انکار، انفرادی اور معاشرتی ہرد و سطحوں پر موجود ہے۔ بہت سے لوگوں کو اصرار بلکہ یقین ہے کہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز "دوسروں" کا مسئلہ ہے۔ اس طرح اس مہلک بیماری کے بارے میں حقیقت کے برعکس وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی یہ غلط فہمی بھی، بجائے خود اس بیماری کی طرح مہلک اور نقصان دہ ہے کہ یہ بیماری صرف ان لوگوں کو لاحق ہوتی ہے جو کہ بدکردار ہوتے ہیں، ان کا تعلق معاشرے سے کٹے ہوئے مخصوص طبقوں سے ہوتا۔ ذرائع ابلاغ پر لازم ہے کہ اپنے اثر کو استعمال کرتے ہوئے، ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کی ذمہ دارانہ خبر سازی میں اخلاقیات، رویے اور زبان کا خاص خیال رکھیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ پروگرام بنیادی ڈھانچہ اور راہنما اصول فراہم کرتا ہے۔

پروگرام سے استفادہ کرنے والے

صوبہ سرحد سے تقریباً 100 صحافیوں، ایڈیٹروں، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے شعبہ خبر کے پروڈیوسروں سے مشاورت کی گئی اور انہیں تربیت دی گئی کہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کی خبر نگاری کرتے ہوئے کیوں اور کس طرح صنفی تناظر اس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ تقریباً 65 صحافیوں اور پروڈیوسروں سے رابطہ کیا گیا اور مشاورت و تربیت کے دوران اس مسئلے کی حساسیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ تقریباً ایک درجن غیر سرکاری تنظیموں نے، جو اس شعبہ میں کام کر رہی ہیں، ہم سے رابطہ کیا اور ذرائع ابلاغ کی ضروریات اور موضوع پر ان کے رد عمل کے بارے میں اپنی معلومات ہمیں فراہم کیں۔ علاوہ ازیں، بلا واسطہ مستفید ہونے والوں میں عام لوگ شامل ہیں جنہوں نے مختلف علاقائی اور قومی اخبارات میں شائع ہونے والے ان مضامین کو پڑھا جو ہماری ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی میں شامل ممبران نے اس موضوع پر ہماری مشاورت کے بعد لکھے۔ ہمارے نیوز لیٹر "ایڈز، ہم اور آپ" (AIDS and US) بھی اس مسئلے کے بارے میں شعور پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔



مجوزہ سرگرمیاں

پاکستان کے علاقائی ذرائع ابلاغ میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں آگہی۔

سرگرمیوں کا چارٹ :-

1. تین سال کے دوران اخبارات کے ایڈیٹروں، مالکان، ٹیلی وژن اور ریڈیو کے حکام، پروڈیوسروں وغیرہ کے ساتھ 18 اجلاس منعقد کئے گئے۔ تاکہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں خبرنگاری کی جزئیات، صنفی احساس اور جامعیت جیسے عناصر پر نظر رکھنے کے لئے ذرائع ابلاغ (اخبارات اور ریڈیو/ٹی وی) کے ساتھ مضبوط رابطہ قائم کئے جائیں۔

2. ایچ۔آئی۔وی/ایڈز اور صنفی مسائل کے مختلف موضوعات کے بارے میں انگریزی اور اردو میں چار ماہانہ اخبار چرچے (نیوز لیٹر) شائع کئے گئے۔ یہ اخبار چرچے وسیع پیمانے پر عام لوگوں، اداروں، تحقیقی اور سماجی تنظیموں میں جو اس موضوع پر کام کر رہے ہیں، ان میں تقسیم کئے گئے۔ تاہم مختلف تعلیمی اداروں کے شعبہ ابلاغیات کو بطور خاص یہ اخبار چرچے بھیجے گئے۔ اس کے علاوہ مختلف وزارتوں مثلاً وزارت بہبود آبادی، وفاقی اور صوبائی محکمہ اطلاعات و نشریات، اخبارات کے دفاتر اور پریس کلبوں میں بھی ان کی ترسیل کی گئی۔

3. نشریاتی اور طبائی ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے لئے تازہ ترین معلومات پر مبنی ایک معاون کتاب، اردو اور انگریزی میں تیار اور شائع کی گئی۔ اسلام آباد میں اس کتاب کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں عام لوگوں، ماہرین ابلاغیات، اداروں اور سرکاری تنظیموں سے کتاب کے بارے میں رائے معلوم کی گئی۔

4. دفاتر میں تربیت کے بارے، اور اس سے قبل دو مرتبہ ایک سروے کیا گیا۔ تاکہ علاقائی ذرائع ابلاغ میں خبرنگاروں کے شعبے میں اس تربیت سے پیدا ہونے والے فرق کو پرکھا جاسکے۔

5. ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں 15 تا 20 صحافی خبرنگار، قارئین، نمائندگان اور دیگر لوگ شامل ہوئے۔ یہ کمیٹی ذرائع ابلاغ نے تمام شعبوں میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے موضوع پر کی جانے والی خبرنگاری کی نگرانی کی۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندگان نے خود یہ کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی کا اجلاس ہر تین ماہ بعد اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

6. ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی نے اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی۔ جس میں اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ نیز ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں صنفی احساس کے ساتھ خبرنگاری کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سفارشات پیش کی گئیں۔

7. تعداد اور معیار کے اعتبار سے شائع شدہ رپورٹوں کا جائزہ لیا گیا تاکہ کارکردگی کے معیار کو پرکھا جاسکے۔ اس ضمن میں رپورٹوں کی تعداد اور اقسام، پیش کش کا انداز، معلومات کے ذرائع صنفی حساسیت کی شمولیت اور سطح کو مدنظر رکھا گیا۔ یہ تجزیہ ایک رپورٹ کی شکل میں کیجا گیا اور یہ ذرائع ابلاغ کی جائزہ کمیٹی کا ایک نمایاں کام تھا۔ یہ رپورٹ شائع بھی کی گئی اور ایڈز کے بارے میں آگہی پھیلانے کے مقصد کے تحت وسیع پیمانے پر تقسیم بھی کی گئی۔

کس تقریباً 12 قومی اور علاقائی اخبارات، رسائل اور ہفتہ وار رسائل میں سے شائع ہونے والی خبروں میں سے معلومات کیجا کی۔

8. چھ تربیتی ورکشاپس مختلف دفاتر کے امداد ذرائع ابلاغ سے متعلق اہم ترین افراد کے لئے اہم ترین افراد کے لئے منعقد کی گئیں۔ ہر ورکشاپ کا دورانیہ چار دن تھا۔ اور ان میں ذرائع ابلاغ سے منسلک مالکان، ایڈیٹرز، ڈیک پر کام کرنے والے صحافی، ماہر جارج پوزنگ کرنے والے خبرنگار اور فوٹو گرافروں کو مدعو کیا گیا۔ ان ورکشاپوں کا انعقاد اسلام آباد، پشاور، کوہاٹ (صوبہ سرحد) گلگت ہنزہ اور سکردو (فانا) میں کیا گیا اور ان میں سے ہر ورکشاپ میں اندازاً 20 تا 30 افراد نے شرکت کی۔ کس نے ان ورکشاپوں کا اہتمام کیا اور ضروری ہولیات فراہم کی۔ اس کے علاوہ ان چار روزہ ورکشاپوں کے بعد چھ مزید دو روزہ ورکشاپیں بھی بطور صنفی ورکشاپوں کے ان ہی سابقہ مقامات پر دفاتر کے امداد منعقد کی گئیں۔

9. اسلام آباد، پشاور، کوہاٹ (صوبہ سرحد) گلگت، سکردو اور ہنزہ (فانا) میں چھ ایک روزہ گروپ مباحثوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن کا موضوع ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں خبرنگاری کرتے ہوئے صنفی حساسیت کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا۔ عام شیروں، اداروں، سرکاری محکموں قومی ایڈز کنٹرول پروگرام سے منسلک افراد، ذرائع ابلاغ (اخبارات، ریڈیو، ٹی وی) کے افسران وغیرہ کو ان میں مدعو کیا گیا۔ تاکہ وہ باہمی مشاورت اور بحث و مباحثے کے بعد، اخبارات، ریڈیو، ٹی وی حکومت اور سرکاری محکموں کے لئے سفارشات مرتب کریں۔

ذرائعِ ابلاغ کا ردِ عمل اور ضروریات

ذرائعِ ابلاغ کی مشکلات اور ضروریات کا اندازہ لگانے کے لئے نیکس نے دسمبر 2006ء میں اسلام آباد میں راولپنڈی، اسلام آباد کے صحافیوں کے ساتھ ایک گروپ مباحثے کا اہتمام کیا۔ اس اجلاس کے چند اہم اقتباسات حسب ذیل تھے۔

- ایک شریکِ محفل کی رائے تھی کہ غربت کی وجہ سے عصمتِ فروشی کا دھند فروغ حاصل کر رہا ہے جس کی وجہ سے ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پھیل رہا ہے۔ لہذا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے باضابطہ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔
- تسنیم احمد نے، معاشرے میں خواتین پر ہونے والے ہر قسم کے تشدد کا نشانہ بننے پر تشویش کا اظہار کیا اور بتایا کہ خواتین اور بچوں پر ہونے والے ان مظالم کے خاتمے کے لئے آواز بلند نہ کرنے کے خلاف نیکس نے ہمیشہ آواز اٹھائی ہے۔
- فوزیہ شاہد نے کہا کہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر لکھنا اس لئے بھی مشکل ہے کہ اس کے بارے میں گزشتہ کئی سالوں سے اعداد و شمار ایک جیسے چلے آ رہے ہیں اور ایڈیٹر کہتے ہیں کہ تاہم ترین اعداد و شمار کے بغیر خبر کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ تسنیم احمد نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک حساس موضوع ہے کوئی اعداد و شمار کا کھیل نہیں۔ خبریت کے علاوہ بھی اس موضوع کے کئی پہلو ہیں۔ اسے انسانی زندگی اور ترقیاتی عمل کے طور پر سمجھنا چاہیے، اس پر خبر نگاری کرتے ہوئے کالموں اور مضامین میں ان لوگوں کے بارے میں لکھنا چاہیے جو ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کا شکار ہو چکے ہیں۔
- اس بات پر بھی بحث کی گئی کہ اس سلسلے میں ذرائعِ ابلاغ کو اپنا کردار مستعدی سے موثر انداز میں ادا کرنا چاہیے۔ ذرائعِ ابلاغ ہی لوگوں کو بہتر طریقے سے آگہی دے سکتے ہیں کہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز سے کس طرح خود کو بچایا جاسکتا ہے نیز اس مرض کا شکار مریضوں سے کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے۔
- ایک خبر نگار نے توجہ دلائی کہ خون کی سکریننگ (مشینی تجزیہ) کا پاکستان میں کوئی رواج نہیں ہے۔ بیرون ممالک سے جو لوگ پاکستان آتے ہیں، ایئر پورٹ پر ان کا طبی معائنہ نہیں کیا جاتا۔ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے فروغ کا ایک اہم سبب یہ کوتاہی بھی ہو سکتی ہے۔ تسنیم کا کہنا تھا کہ یہ ذرائعِ ابلاغ کے ذریعے سامنے لائیں۔ ذرائعِ ابلاغ کے نمائندوں کے ساتھ اس قسم کے اجلاس منعقد کرنے سے نیکس کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اس پیغام کو ذرائعِ ابلاغ کے ذریعے زیادہ پھیلائیں۔ اب یہ ان کی ذمہ داری ہے۔
- ایک شریکِ محفل نے ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص بیرون ملک سے آیا، وہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز سے متاثر تھا۔ لوگوں نے اس کی بیوی سے کہا کہ طلاق لے لو لیکن اُس نے انکار کر دیا اور اپنے شوہر کے ساتھ رہتی رہی۔ اب وہ عورت اور اس کے بچے بھی ایچ۔آئی۔وی کا شکار ہو چکے ہیں۔
- اس طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ بڑے شہروں کے صحافیوں کو اس مسئلے کے سلسلے میں چھوٹے شہروں اور قصبوں کے صحافیوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے تاکہ اس بیماری کے بارے میں معلومات اور آگہی ہر جگہ پہنچ سکے۔
- ایک صحافی نے بحث کا رخ موڑتے ہوئے کہا کہ اخبارات میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے مسئلے کو سچا جگہ دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیہودہ قسم کی چٹخارے دار خبروں کو نمایاں طور پر شائع کیا جاتا ہے، جبکہ ان کا تعلق نہ تو کسی اہم مسئلے سے ہوتا ہے اور نہ ہی وہ پاکستان پر براہ راست اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ لیکن بات جب ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کی آتی ہے تو اچانک جگہ کی کمی کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس اہم مسئلے کے بارے میں کوئی خبر مہینے میں ایک آدھ بار ہی پڑھنے کو ملتی ہے۔ یا تو کبھی بکھارو بھی نہیں۔ انہوں نے یہ بھی شکایت کی کہ ذمہ دار محکموں کی طرف سے ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے مریضوں کے بارے میں جامع حقائق اور اعداد و شمار جاری نہیں کئے جاتے۔



• عکس کی تحقیقاتی ٹیم کی ممبران سعد بیچن اور قدسیہ محمود نے کرک، کوباٹ اور فانا کے علاقے میں ہونے والے تربیتی پروگرام کے بارے میں اپنے تجربات بیان کئے۔ یہ تربیتی کورس بڑے فائدہ مند ثابت ہوئے خاص طور پر ای میل کی معاونت کرنے والے اداروں نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا، جنہیں پہلے اس پراجیکٹ کی سرگرمیوں کی سست روی پر اعتراض تھا۔ عکس کی ٹیم علاقوں میں مقامی اور علاقائی صحافیوں اور ریڈیو، ٹی وی کے نمائندوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنے پروگراموں میں شامل کرنے میں کامیاب رہی۔ ان علاقوں سے پروگرام میں جوق درجوق شرکت کرنے والے صحافی ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خطرات سے تو وہ بخوبی آگاہ تھے، لیکن اس بارے میں خبر نگاری کے سلسلے میں کئی روکاؤٹس درپیش تھیں۔ تازہ بہ تازہ روٹا ہونے والے واقعات، سیاسی دباؤ اور صحافیوں کی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے، اس قسم کے اہم مسائل پر خبر نگاری کرنا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ ان تمام علاقوں میں جہاں جہاں تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے، لوگوں میں بے پناہ جوش و جذبہ اور دلچسپی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا مگر کوباٹ اور کرک کے علاقوں میں صحافی حضرات، خواتین شرکاء کی موجودگی میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ہجک کرتے تھے، جبکہ عکس کی ٹیم میں بھی خواتین شامل تھیں۔ لہذا عکس کی تحقیقاتی ٹیم کی ممبران اور تربیتی پروگرام کے ناظم کوٹر سلیم بگٹش کو ان سب کی خاموشی ختم کرنے اور انہیں بحث میں شامل کرنے کے لئے بڑی تنگ و دو کرنا پڑی۔ لیکن اس کے بعد جب صحافیوں کو احساس ہو گیا کہ عکس کی ٹیم مسئلے کے بارے میں نظریاتی انداز سے مسئلے کو اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور کسی کے رجحان پر پندار نہ مذہبی نکتہ نظر کو محور کرنا ان کا ہرگز مقصد نہیں ہے تو پھر مسئلے کے بارے میں انہوں نے عمل کر اظہار خیال کیا اور ان رکاوٹوں اور مشکلات کے بارے میں بتایا جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی خبر نگاری کے سلسلے میں انہیں پیش آتی ہیں۔ ان علاقوں میں امر دہ پتی (مرد کے مرد سے جنسی تعلقات) عام ہے۔ اور اسے اس علاقے میں کوئی خاص نشوونما یا بات نہیں سمجھا جاتا حالانکہ ایڈز جیسے موزی مرض کی منتقلی اور پھیلاؤ کا ایک اہم ذریعہ بھی یہ عادت بن سکتی ہے۔

• کوٹر سلیم بگٹش نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ان علاقوں سے جو صحافی یہاں جمع ہوتے ہیں، صحافت ان کا جزوقتی پیشہ ہے۔ وہ کلی طور پر اس پیشے سے منسلک نہیں ہیں اس کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے منعقد ہونے والے تربیتی پروگراموں میں شرکت سے بھی انہیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے پروگراموں کے پیچھے، مالی معاونت کرنے والے اداروں کا سوچا سمجھا ایجنڈا کام کر رہا ہے۔ عکس کے زیر اہتمام ذرائع ابلاغ کے تربیتی پروگرام میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی اتنی بڑی تعداد کبھی کرنے کیلئے بے حد کوششیں کرنا پڑیں۔ انہوں نے پہلا سوال یہ کیا کہ تربیت کار کن ہونگے؟ اور جب انہیں بتایا گیا کہ تربیت کار، دو خواتین ہونگی تو انہیں ایک جھکا سا لگا۔ شروع شروع میں وہ کافی شرمائے اور جھکے ہوئے سے رہے۔ تب ان صحافیوں کو تربیت مکمل ہونے تک روک رکھنے کے لئے بتایا گیا کہ اس پروگرام کی عکس بندی چیوٹی وی سے دکھائی جائے گی۔ انہوں نے عکس کی تربیتی ٹیم کی ارکان کے صبر و ہمت اور قابلیت کو سراہا، جنہوں نے اتنے وسیع میدان پر ہونے والے تربیتی کورس کو اتنے اچھے طریقے سے چلایا اور کامیابی کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا۔ بعد میں کورس میں شرکت کرنے والے صحافیوں نے سوال کیا کہ کیا آئندہ بھی مستقبل قریب میں عکس اس قسم کے تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرے گا یا نہیں؟ کیونکہ انہیں یہ تربیتی پروگرام بے حد دلچسپ اور لکھنے کے لئے مفید محسوس ہوا ہے۔

• بعد میں جائزہ کمیٹی نے تسلیم کیا کہ صحیح معلومات اور اعداد و شمار، ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر بھر پور کالم اور مضمون لکھنے کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ بد قسمتی سے سرکاری ویب سائٹ صحیح اعداد و شمار اور حقائق پیش نہیں کرتی۔ جس کی وجہ سے اس موضوع پر کام کرنا ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے آخر کار یہ موضوع ذرائع ابلاغ کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ بیماری کے بارے میں معلومات تک رسائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس وجہ سے بھی کام میں روکاؤٹس حائل ہوتی ہیں۔ کمیٹی کے ارکان نے تسلیم کیا کہ کبھی آئندہ ایک آرٹ ہے لہذا اس موضوع پر کام کرنے والے صحافیوں کا ذہن تخلیقی ہونا چاہیے جو اس مسئلے کو بھر پور طریقے سے اٹھانے کے لئے نئی راہیں تلاش کر سکتے ہوں۔

باب نمبر 2

بنیادی مسائل اور اخذ کردہ نتائج:-

ذرائع ابلاغ کا ایک نمایاں ترین کردار ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز اور نئی تعلقات کے بارے میں ابلاغ کے راستے کھولنا، بحث و مباحثے کا آغاز کرنا اور اُسے فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے بے شمار تربیتی پروگرام کئے گئے کہ اس موضوع پر خبر نگاری کیسے کرنی ہے؟ لیکن عام طور پر ذرائع ابلاغ کے نمائندے زیادہ دیر تک سے باؤ نہیں رکھتے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ صحافی مسئلے سے آگاہ تو ہو جاتے ہیں مگر ضروری نہیں ہے کہ یہ بات بھی سمجھ آ جائے کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے، اُسے کس طرح استعمال کرنا ہے۔

- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز، صنف اور حقوق کے درمیان ایک گہرا ربط ہونا چاہیے۔ ان روابط کو بنیاد بنا ہی کر اس موضوع پر "صحت" اور "حفاظت" کے علاوہ نئے طریقوں سے لکھنے کے راستے کھلتے ہیں۔ اس تناظر کے ساتھ جب صحافی کام شروع کریں گے تو ان کی صلاحیتوں کا ایک نیاروپ اُبھر کر سامنے آئے گا جو معاشرے میں تبدیلی لانے کے اہل فرد کی حیثیت سے ان کے سماجی کردار کا تعین کرے گا۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر خبر نگاری کرنے کے لئے نئی اصطلاحات اور الفاظ کی ضرورت ہے۔
- صورت حال کے مطابق اترو یوکا طریقہ کار بدل ڈالنے، خاص طور پر جہاں لوگ بدنامی کے خوف سے خاموش ہوں، یا امتیازی سلوک کا خوف ہو یا پھر وہ چاہتے ہی نہ ہوں کہ اس مسئلے پر بات کی جائے۔

افریقہ میں صحافی ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر خبر نگاری کے سلسلے میں ٹریننگ لینے کا آغاز کرنے والے ہیں۔

بھارت میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کا ابھی سہ سے ایک خطرے کے طور پر جائزہ ہی نہیں لیا گیا۔ اس لئے ذرائع ابلاغ نے بھی اس مسئلے پر زیادہ دلچسپی ظاہر نہیں کی۔

پاکستان میں ذرائع ابلاغ کی نجکاری کے عمل سے ذرائع ابلاغ کی کارکردگی میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی خبر نگاری اور اس مسئلے پر ذرائع ابلاغ کی تربیت کاری کے سلسلے میں ایک نمایاں اور مثبت تبدیلی نظر آتی ہے۔

"صحافیوں کو چاہیے کہ اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کو صنفی حوالوں، اقتصادی پہلو، بچوں اور صحت کے مسائل وغیرہ کے حوالے سے پیش کریں اور محض اعداد و شمار پیش کرنے پر اکتفا کرنے کے بجائے ان مسائل کو معاشرتی مسائل کے طور پر پیش کریں۔ بعض صحافی محض اس بات پر اکتفا کر لیتے ہیں کہ کس علاقے میں بیماری پھیل رہی ہے، اور "نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام" کے اعداد و شمار اس علاقے کے رہنے والوں کے لئے مزید بدنامی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بہت اہم، سنجیدہ اور حساس موضوع ہے اس لئے اس پر بہت احتیاط کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔"

ہانا خاور فری لانس جرنلسٹ، 12 ستمبر 2005ء، اسلام آباد

ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کی تشریح:-

ذرائع ابلاغ کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز جیسے مہلک مرض کے بارے میں ایک حساس طریقے سے معلومات فراہم کریں۔ دنیا بھر میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے مریضوں کی تعداد 38.6 (اڑتیس اعشاریہ چھ) ملین ہے۔ (اقوام متحدہ کے ایڈز کنٹرول پروگرام کے 2005ء کے خاتمے پر عالمی اندازے کے مطابق) پاکستان میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے درج شدہ مریضوں کی تعداد 3198 ہے لیکن ان کی اصل تعداد 70,000 تا 80,000 تک ہے یعنی کہ آبادی کا %1.0 (نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام، ایم۔ او۔ ایچ، یو۔ این۔ جی اے۔ ایس ایس کی رپورٹ برائے 2005ء کے مطابق) اگرچہ اس مرض کی قبولیت کی شرح پاکستان میں کم ہے، لیکن ملکی آبادی کے کچھ طبقوں میں یہ ہماری تشویش ناک صورت اختیار کر سکتی ہے، کیونکہ چند مخصوص عادات کی وجہ سے اس بیماری کا وائرس منتقل ہونے کی مواقع وہاں زیادہ ہیں، مثلاً سُرُج کے ذریعے نشیات کا استعمال وغیرہ۔ پاکستان میں ابھی بیماری کا ابتدائی دور ہے۔ اس کی خیر نگاری کا اندازہ بھی خاص طور پر قابل اعتراض ہے، کیونکہ مریض کی بدنامی اور امتیازی سلوک کا خدشہ ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ زیادہ ضرورت مند افراد کا علاج ملنے کی سہولتوں تک رسائی کی یقین دہانی بھی ضروری ہے۔

"ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز پر طبی تعلیم کا بھی فقدان ہے۔ لوگوں کو اس کے بارے میں تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ اخبارات اور نشریاتی اداروں سے شائع اور نشر ہونے والے اشتہارات مبہم نہیں ہونے چاہیے۔"

مسٹر ظاہر شاہ شیرازی، روزنامہ سٹینڈسٹین، 4 نومبر 2006ء، اسلام آباد

مسئلہ

جب کہا جاتا ہے کہ پاکستان ایک مہلک وبائی مرض کی زد میں ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آبادی کے کچھ طبقوں میں جو سُرُج کے ذریعے نشیات استعمال کرتے ہیں، اور عصمت فروشی کے دھندے میں ملوث ہیں، ان میں اس مرض کی قبولیت کی شرح پانچ فی صد (5%) ہے۔ تاہم کراچی میں سُرُج کے ذریعے نشیات استعمال کرنے والوں میں اس وائرس کی قبولیت کی شرح 26 فی صد سے زیادہ ہے۔

- پاکستان کی کل بالغ آبادی میں (1.0%) لوگ ایڈز کے وائرس سے متاثرہ ہیں۔
- پاکستان میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متاثرہ افراد کی تعداد 7 ہزار 80 ہزار کے درمیان ہے۔
- وائرس سے متاثرہ مردوں کی تعداد متاثرہ عورتوں سے زیادہ ہے۔ متاثرہ مرد مریضوں کی شرح %7.1 ہے۔
- وائرس سے متاثرہ ہونے کی عمر عام طور پر 22 تا 44 سال کے درمیان ہوتی ہے۔

اب تک کے اندراج شدہ مریضوں میں وائرس کے منتقل ہونے کے نمایاں طریقوں کی شرح کچھ اس طرح سے ہے۔ 37 فی صد آزاد جنسی خیال کے حامی یعنی ایک سال سے زیادہ لوگوں کے ساتھ جنسی روابط رکھنے والے اور مرد پرستی کے عادی یعنی مرد سے مرد کے جنسی تعلقات رکھنے والے، 21 فی صد سُرُج کے ذریعے نشیات استعمال کرنے والے۔

6.7 فی صد آلودہ خون اور خون کے آلودہ اجزاء کے استعمال سے %1.3 متاثرہ ماں سے متاثرہ ہونے والے بچے۔

تاہم اس وبائی مرض کے پھیلاؤ کے رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ اندراج شدہ اور غیر اندراج شدہ، ہر دو طرح سے مریضوں میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو سُرُج کے ذریعے نشیات کا استعمال کرتے ہیں۔ اندراج شدہ ایک تہائی مریضوں میں وائرس منتقل ہونے کی وجہ کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہو سکتا ہے انہوں نے بدنامی کے خوف سے یا لاعلمی کی وجہ سے، سبب نہ بتایا ہو۔

"ہم جنس پرستی اور بچوں کے ساتھ بد فعلی کے مسائل کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے تاکہ ذرائع ابلاغ اس مسئلے کے بارے میں آگہی پیدا کر سکیں۔"

محترمہ فاطمہ بیگم ریز، سہارک، 4 نومبر 2006ء، اسلام آباد

اقدامات

- یونیسف پاکستان کے قومی ایڈز کنٹرول پروگرام، صوبائی ایڈز کنٹرول پروگرام اور مقامی غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ اس کے مقصد ہیں:-
- نوبالوں اور نوجوانوں کو سکولوں میں گھروں میں، جیلوں میں نوجوانوں کے مراکز میں، بچوں کی نگرانی کے مراکز میں اور لاوارث بچوں کو ایڈز سے بچاؤ، وائرس کی منتقلی، جنسی روابط سے منتقل ہونے والی بیماریوں اور نشیاتی کی عادت کے بارے میں جامع معلومات فراہم کی جائیں اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ اس مرض کے خلاف اپنا دفاع کر سکیں۔ نیز متعلقہ سہولتوں کے حصول کو ان کے لئے یقینی بنایا جائے۔
- والدین سے بچوں میں وائرس کی منتقلی کی روک تھام
- مرض کا شکار ہونے والے مریضوں اور ان کی وجہ سے بد حالی کا شکار ہونے والے مریضوں اور ان کے بچوں اور خاندانوں کی دیکھ بھال اور مدد کا باقاعدہ نظام بنانا۔
- وائرس سے متاثر ہونے والے بچوں کی دیکھ بھال علاج اور مدد کے لئے قومی ایڈز کنٹرول پروگرام کی رہنمائی کرنا اور مشاورت فراہم کرنا۔
- قومی ایڈز پروگرام کو وائرس سے متاثرہ بچوں اور نوجوانوں کو مشاورت فراہم کرنے کا طریقہ کار واضح کرنے پر آمادہ کرنا۔
- شدید خطرے کی زد میں ہونے والے بچوں کو حاصل شدہ سہولتوں میں کسی کمی اور معیار کا جائزہ لینا۔
- وائرس اور ایڈز سے متاثرہ اور اس کی وجہ سے پریشان حال بچوں کے تحفظ کے نظام کا جائزہ لینا۔
- ایچ۔آئی۔وی سے بچاؤ اور بدنامی کے مسائل پر، مذہبی راہنماؤں اور ذرائع ابلاغ کے ساتھ مل کر تحریک چلانا۔

نتائج

- ایک لاکھ تیس ہزار سے زیادہ نوبالوں کو زندگی کی حفاظت کی تربیت دی گئی۔ اس میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز نشیاتی اور متعدی جنسی بیماریوں سے بچاؤ کے طریقے بھی شامل تھے۔
- تقریباً 500 مذہبی راہنماؤں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کی تربیت دی گئی۔
- نوجوانوں کے لئے قومی سطح پر ایڈز سے بچاؤ کی حکمت عملی بنانے کے لئے یونیسف نے حکومت سے تعاون کیا۔
- والدین سے بچوں کو منتقل ہونے والے وائرس کی روک تھام اور ایڈز کا شکار چھوٹے بچوں کے علاج معالجے کے لئے ایک طریقہ کار بنانے اور اس پر عمل درآمد کے سلسلے میں یونیسف نے حکومت سے تعاون کیا۔
- معروف اور مقبول پاکستانی پاپ گلوکاروں کو قومی سفیر برائے ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز سے بچاؤ کا نام دیا گیا۔ اس کے علاوہ یونیسف نے اس مرض کے بارے میں آگہی پیدا کرنے والے کئی اقدامات کئے مثلاً
- ایچ۔آئی۔وی/ایڈز سے بچاؤ کے طریقوں پر مبنی ایک دستاویزی فلم تیار کی گئی۔ اور نشر کرنے کے لئے دعوایات تیار کئے جو ایچ۔آئی۔وی کا شکار نوجوانوں سے امتیازی سلوک نہ کرنے اور انہیں موردِ اذیت نہ ٹھہرانے سے متعلق تھے۔

اکثر پوچھے جانے والے سوالات اور خبر سازی

وہ سوالات جو مسلسل پوچھے جاتے ہیں

ایچ۔آئی۔وی سے کیا مراد ہے؟

ایچ۔آئی۔وی کا مطلب ہے۔ "ہیومن امیونو ڈیفنسی وائرس"۔ یہ وائرس خون میں موجود ان خاص قسم کے خلیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ جنہیں سی ڈی 4 یا ٹی خلیوں کا نام دیا گیا ہے۔ یہ خلیے انسانی جسم کے دفاعی نظام کی معمول کی کارکردگی کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہیں، جو بیماریوں کے خلاف جسم کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر جسم کا دفاعی نظام ایچ۔آئی۔وی سے متاثر ہو جائے تو پھر انسان مختلف بیماریوں مثلاً مختلف قسم کے سرطان، جراثیم اور بیکٹیریا، طفیلی کیڑوں، پھپھوندی کی قسم کی بیماریوں کی زد میں آسانی سے آجاتا ہے۔

ایڈز سے کیا مراد ہے؟

ایڈز "ایکوائزڈ امیونو ڈیفنسی سینڈروم" کا مخفف ہے۔ اگر کسی انسان کا دفاعی نظام ایچ۔آئی۔وی کی وجہ سے کمزور ہو جائے تو ایڈز ہو جاتی ہے۔ اور ایڈز جسم کے اس خاص حصے پر حملہ آور ہوتی ہے جو پہلے ہی سے کسی بیماری یا کسی قسم کے سرطان کی زد میں ہوتا ہے۔ ایڈز کے حملے کی صورت میں انسان پہلے سے کسی بیماری میں مبتلا نہ بھی ہو تو ایڈز کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر لیہارٹری ٹیبیس سے عابت ہو جائے کہ ایڈز کی وجہ سے دفاعی نظام بری طرح تباہ ہو چکا ہے۔

ایچ۔آئی۔وی کی تشخیص کیسے ممکن ہے؟

ایچ۔آئی۔وی کی تشخیص ایک طبی معائنے کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جیسے مادہ دافع کا ایچ۔آئی۔وی ٹیسٹ کہتے ہیں۔ اس میں خون کا نمونہ لے کر اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں ایچ۔آئی۔وی کے وائرس موجود ہوں تو اس شخص کو ایچ۔آئی۔وی پازیٹیو یا مثبت کہتے ہیں۔

ایچ۔آئی۔وی ایک فرد سے دوسرے فرد تک کیسے منتقل ہوتی ہے؟

ایچ۔آئی۔وی کی منتقلی کی ابتدا درج ذیل طریقوں سے ہوتی ہے:

- غیر محفوظ جنسی عمل اور روابط سے (عورت یا مرد کی شرمگاہ یا منہ کے ذریعے جنسی عمل کرنے سے)
- خون کی رطوبتوں سے خون، خون کی مصنوعات، مادہ منویہ (مردانہ جنسی اعضاء سے خارج ہونے والی رطوبتیں) عورت کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی رطوبتیں، اور چھاتی کے دودھ سے)
- آلودہ سُرُج یا آلودہ آلات کے ذریعے۔
- ماں سے بچے کو

ایچ۔آئی۔وی کس طرح منتقل نہیں ہوتی؟

ایچ۔آئی۔وی کا وائرس اتنی آسانی سے ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل نہیں ہوتا۔ یہ روزانہ معمول کی میل ملاقات یا رابطوں سے منتقل نہیں ہوتا مثلاً مرلیٹس کے ساتھ ہاتھ ملانے، گلے ملنے، مرلیٹس کے اپنے پسینے یا آنسو اورتقے سے یہ مرض نہیں پھیلتا۔ مرلیٹس کے پیشاب اور پانخانے میں کسی حد تک اس وائرس کی موجودگی پائی جاتی ہے مگر یہ مقدار اتنی معمولی ہوتی ہے کہ اب تک ان کے ذریعے اس مرض کا منتقلی کا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا۔ اس کے علاوہ چھرا اور دوسری قسم کے کیڑے مکوڑے بھی اس مرض کو پھیلانے کا سبب نہیں بنتے۔

ایچ۔آئی۔وی ایڈز کی منتقلی کیسے روکی جاسکتی ہے؟

ایچ۔آئی۔وی ایڈز سے بچاؤ کس طرح ممکن ہے؟

ایک یقینی طریقہ ایسا وائرس سے بچاؤ کا تو یہ ہے کہ تمام عادات اور رکنوں سے گریز کیا جائے، جن کی وجہ سے ایچ۔آئی۔وی سے متاثر ہونے کا خطرہ ہو۔ جنسی تعلقات کے دوران اس وائرس سے بچنے کا صرف ایک ہی مؤثر طریقہ ہے کہ ریبو کے خلاف (کنڈوم) استعمال کئے جائیں۔ ایچ۔آئی۔وی سے متاثرہ حاملہ خواتین اپنے ہونے والے بچے کے لئے وائرس سے متاثر ہونے کے خطرے کو کم کرنے کے لئے ایچ۔آئی۔وی ایڈز ایک مخصوص علاج کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ نشہ آور اور ادویات استعمال کرنے والے افراد کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی استعمال شدہ سُرُج استعمال نہ کریں۔

ایچ۔آئی۔وی کا دائرہ کتنے عرصے بعد ایڈز کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے؟

دائرہ سے متاثر ہونے کے بعد ایڈز میں مبتلا ہونے کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا انحصار متاثرہ فرد کی حالت پر ہوتا ہے، وقت کا تعلق متاثرہ شخص کی علاج تک رسائی ہونے نہ ہونے سے ہوتا ہے۔ عام طور پر وہ افراد جو ایچ۔آئی۔وی سے متاثر ہونے کے بعد دو ماہوں سے اپنا علاج جاری رکھتے ہیں۔ انہیں ایڈز میں مبتلا ہونے میں دس سال یا اس سے زائد وقت لگ سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایڈز کنٹرول پروگرام نے تخمینہ لگایا کہ دنیا بھر کے ایسے ملک جس کے عوام کی علاج تک رسائی بہت کم ہے یا علاج کی سہولت میسر نہیں، وہاں ایچ۔آئی۔وی سے متاثرہ افراد کی اکثریت کو مجموعاً 10 تا 8 سال ایڈز کا مریض بننے میں لگتے ہیں۔

ایچ۔آئی۔وی اور تپ دق کے درمیان کیا تعلق ہے؟

ایچ۔آئی۔وی دفاعی نظام کے ان خلیوں کو کمزور کر دیتا ہے جو تپ دق کے جراثیم کے خلاف لڑتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں موجود ایچ۔آئی۔وی ایڈز سے متاثرہ افراد میں سے ایک تہائی کو تپ دق کا مریض بھی لاحق ہے اور عالمی سطح پر اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے، جنہیں ایڈز کے ساتھ ساتھ تپ دق کا مریض بھی لاحق تھا۔

ایچ۔آئی۔وی اور متعدی جنسی امراض میں کیا تعلق ہے؟

جنسی متعدی امراض میں مبتلا لوگوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ ایچ۔آئی۔وی سے متاثر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اعضائے تناسل کے پھوڑے جو داء کے چھالوں کی وجہ سے بن جاتے ہیں، ایچ۔آئی۔وی کے سرایت کرنے کے لئے جگہ فراہم کرتے ہیں۔ وہ افراد جو ایچ۔آئی۔وی سے متاثرہ ہوتے ہیں، دوسروں کی نسبت ان میں جنسی متعدی بیماریوں میں مبتلا ہونے کی بھی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے، کیونکہ ان کے جسم کی قوت مدافعت کمزور پڑ چکی ہوتی ہے، لہذا جسم کو حملہ آور جراثیموں کے خلاف مدافعت کرنے میں کافی مشکل پیش آتی ہے۔

کیا ایچ۔آئی۔وی ایڈز کا علاج ممکن ہے؟

ایچ۔آئی۔وی ایڈز کا اب تک کوئی علاج دریافت نہیں ہوا، ہاں البتہ ایک علاج موجود ہے جو ایچ۔آئی۔وی کے جسمانی دفاعی نظام کو کمزور کرنے والے عمل کو سست رفتار بنا سکتا ہے۔ ماہرین تحقیق میں مصروف ہیں کہ ایڈز سے بچاؤ کے لئے کوئی ویکسین (انسدادی ٹیکہ) تیار کر سکیں۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ان کوششوں کے بار آور ہونے میں ابھی کئی سال لگیں گے۔

ایچ۔آئی۔وی ایڈز کے مریضوں کی تعداد کتنی ہے؟

اقوام متحدہ کے ایڈز کنٹرول پروگرام کے اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ایچ۔آئی۔وی ایڈز میں مبتلا لوگوں کی تعداد 40.3 ملین ہے، بین الاقوامی سانس دانوں کا اندازہ ہے کہ ایڈز سے بچاؤ کے لئے اگر سختی سے اقدامات نہ کئے گئے تو 2010 تک ایڈز کے مریضوں کی تعداد 45 ملین تک بڑھ سکتی ہے۔ اگرچہ صحیح اعداد و شمار موجود نہیں ہیں، تاہم متعدی امراض کے اندازے لگانے والے اداروں کے تخمینے ہی عالمی سطح پر صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کا ایڈز کنٹرول ادارہ ہی اس عالمی سطح پر پھیلنے والے متعدی مرض کے بارے میں زیادہ قابل اعتماد و شمار پیش کرتا ہے۔ جن سے استفادہ کرنے کے لئے ان کی ویب سائٹ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ www.unaids.org

دواؤں کی مزاحمت سے کیا مراد ہے؟

دواؤں کی مزاحمت سے مراد ہے کہ کوئی نامیاتی عنصر مثلاً وائرس، جراثیم، بیکٹیریا، طفیلی کیڑا یا فنگس انسانی جسم میں موجود ہو اور انہیں ختم کرنے والی دواؤں کے استعمال کے باوجود پھلتا پھولتا رہے۔ اس سے وہ دوائیں جو ایچ۔آئی۔وی کے اثرات کو کم کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، ان کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگوں میں، جنہیں ایچ۔آئی۔وی کے اثرات کم کرنے والی زیادہ سخت قسم کی دوائیں دی جا رہی ہوتی ہیں، ان میں بھی دیکھا گیا ہے کہ ایچ۔آئی۔وی نے ایک نیا روپ اختیار کر لیا جو موجودہ استعمال دواؤں کے خلاف زیادہ مزاحمت کی قوت رکھتا ہے۔

اے۔بی۔سی سے کیا مراد ہے؟

اے۔بی۔سی ایچ۔آئی۔وی سے بچاؤ کے ایک طریقے کا مخفف ہے۔ جس کا مطلب ہے ایک ہی جنسی ساتھی کے ساتھ وفادار رہنا اور کنڈوم استعمال کرنا۔ یہ ایڈز سے بچاؤ کے لئے جانے والے اقدامات میں سے ایک ہے، جو بطور سلوگن اکثر محلے، ادارے اور حکومتی ادارے ایچ۔آئی۔وی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر میڈیا کی خبر سازی کے متعلق اکثر پوچھے گئے سوالات :-

خبر دینا کہ فلاں کو ایڈز ہے ایسا یہ کہنا کہ فلاں ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہے۔ کیا دونوں میں فرق ہے؟
جی ہاں! ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہونے کا مطلب ہے کہ کوئی شخص ایچ۔ آئی۔ وی یعنی وائرس سے متاثر ہے اور یقیناً ممکن ہے کہ آگے چل کر اس وائرس کی وجہ سے اُسے ایڈز کا مرض لاحق نہ ہو، ہو سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا کہ اس میں ایڈز تشخیص ہو۔ جبکہ ایڈز کا مطلب ہے کہ کسی شخص کے دفاعی نظام کو وائرس شدید نقصان پہنچا چکا ہے اور اس کا نظام کمزور ہو چکا ہے۔ اس لئے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اس بیماری کے بارے میں لکھتے ہوئے اس کے مختلف مراحل کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا جائے۔

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں خبر سازی کے دوران راز داروں کی کیا اہمیت ہے؟
ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز میں مبتلا افراد کی شناخت کو ان کی حتمی اجازت کے بغیر ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ خبر نگار کا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی شناخت ظاہر کرنے پر رضامند ہو بھی جائے تو خبر نگار اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ شخص اس سلسلے میں متوقع نتائج سے پوری طرح آگاہ ہے۔

وہ کون سی روایتیں کوتاہیاں ہیں جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر پورنگ کے دوران عام طور پر سرزد ہو جاتی ہیں؟
ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز میں مبتلا افراد متنوع اقسام کے ہوتے ہیں۔ اور یہ بات آپ کی خبر نگاری سے پتہ چلنی چاہئے۔ خبر نگاری کا مقصد اور حقائق پر مبنی ہونی چاہئے۔ ایک روایتی انداز یہ بھی ہے کہ کس قسم کے لوگ ایڈز سے متاثر ہوتے ہیں۔ جبکہ پرخطر عادات و حرکات اس ضمن میں نمایاں حقیقت ہیں۔ مگر اس سلسلے میں کئی قسم کے پیچیدہ حقائق سے سامنا پڑتا ہے۔ جس میں کسی سماجی، معاشی حالات بھی شامل ہوتے ہیں جو اس کے لئے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک اور روایتی قسم کا انداز یہ بھی ہے کہ کس کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ فلاں کا تعلق اس طبقے سے ہے جو بطور خاص وائرس کے خطرے کی زد میں ہے۔ اور وہ ضرور ایڈز میں مبتلا ہو جائیں گے۔

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متعلق خبر سازی کے دوران کن الفاظ کے بارے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے؟
الفاظ کی جو فہرست ہم نے مرتب کی ہے اس سے استفادہ کریں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں غلط سلسلہ روایتی قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کریں۔ نیز ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز میں مبتلا افراد پر کسی قسم کی بہتان تراشی نہ کریں، مرض کے بارے میں سُنی سنائی کہانیوں اقدار کے منافی باتوں سے احتراز کریں۔ ایسی اصطلاحات استعمال کریں جو عام سُننے والے نہ سمجھ سکیں خاص طور پر طبی کہانیوں پر خبر سازی کے دوران ان باتوں کا ضرور خیال رکھیں۔ بیماری بھرمک الفاظ استعمال کئے بغیر درست معلومات فراہم کرنا اصل مقصد ہے ورنہ آپ کے سننے والوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے علاج کے بارے میں خبر سازی کے دوران کون سی مشکلات پیش آسکتی ہیں؟
کسی بھی مرض کے علاج بالخصوص ایڈز کے علاج کی نسبت، ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ مریض کے علاج کے بارے میں بات کرنا خاصا مشکل کام ہے۔ کیونکہ ایڈز کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا بھی کافی آسان ہے کہ کون کون سی دوائیں اس مرض کے پھیلنے کی رفتار کو بطور علاج کم کر سکتی ہیں۔ مگر ان دواؤں کا استعمال علاج ہرگز نہیں یہ تو صرف زندگی بڑھانے کا حیلہ ہوتا ہے۔

کیا یہ کہنا درست ہے کہ فلاں شخص ایڈز سے مرگیا؟
ایڈز امراض کا ایک مجموعہ ہے۔ اس کی تشخیص کئی قسم کی بیماریوں اور کئی قسم کے سرطان سے ہو سکتی ہے۔ ایڈز کسی ایک بیماری کا نام نہیں ہے۔

پراجیکٹ کی سرگرمیوں کی تصاویر



معلومات اور خبریں جمع کرنا

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈیز کے بارے میں مؤثر خبر سازی کے لئے ضروری ہے کہ پیغام معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہو۔ صرف یہی دو مقاصد ہی کافی ہیں۔ اب تک کئی قسم کے پروگرام سامعین کے لئے پیش کئے گئے ہیں جن میں وائرس کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں لیکن اب تک جن پروگراموں نے نمایاں کامیابی حاصل کی، ان میں تفریحی عنصر والے پروگرام سرفہرست تھے۔

پاکستان میں 1990ء کے آغاز میں ایک مٹی ڈرامہ سیریل "کل" کے نام سے پیش کیا گیا۔ جمال شاہ جس کے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر تھے۔ یہ ڈرامہ سیریل پاکستان ٹیلی ویژن کے ذریعے پورے ملک میں دکھائی گئی۔ اس ڈرامے کا موضوع ایک محنت کش کی کہانی پر مبنی تھا، جو متحدہ عرب امارات سے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہو کر وطن واپس آتا ہے۔ یہاں اسے اس بیماری کی وجہ سے جس قسم کے امتیازی سلوک اور الزام تراشیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہی اس کہانی کا مرکزی خیال تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان ٹیلی ویژن سے ایک اور مٹی ڈرامہ سیریل اردو میں "آہٹ" کے نام سے پیش کی گئی۔ اس ڈرامے کا موضوع معلوماتی بھی تھا اور تفریحی بھی۔ ناظرین کے لئے پیغام کا متاثر کن ہونا ضروری ہے۔

ذرائع ابلاغ کی طرف سے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈیز کے موضوع کو اہمیت دینے کا ایک رخ یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس موضوع پر خبروں کو سرفہرست رکھا جاتا ہے۔ موضوع کی اہمیت کو برقرار رکھنے میں ذرائع ابلاغ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کہ وہ عالمی رہنماؤں اور پالیسی سازوں کو اس طرف متوجہ کرتے رہیں تاکہ وہ اس مہلک وباء کو سمجھدگی سے اہمیت دیں اور اس کی مناسب روک تھام کے لئے، وسائل مہیا کریں اور اس کے مریضوں کی دیکھ بھال، امداد، بحالی، علاج اور انسدادی پروگراموں کے لئے ضروری مالی معاونت فراہم کریں۔

کامیاب شمولیت کے لئے ضروری نہیں کہ ذرائع ابلاغ کے دیگر ادارے آپ کے پاس ہوں۔ مثلاً وسیع پیمانے پر غیر سرکاری اداروں، سرکاری حکموں اور تنظیموں کے ساتھ باہمی معاونت سے کام کیا جاسکتا ہے، اس سے دونوں فریقوں کو قابل ذکر فائدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً ریڈیو نشریات کے لئے وقت کا حصول، ان ماہرین کی فراہمی کی پیش کش کے ساتھ ہو سکتا ہے جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈیز کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا فریضہ دوسرے فریق کی طرف سے سرانجام دیں۔ تخلیقی ڈرامہ نگار مفید بیانات کے بارے میں بتا سکتے ہیں اور یہ کہ کس طرح مخصوص سامعین تک انہیں پہنچایا جاسکتا ہے۔ جبکہ ایڈیٹرز، پروڈیوسرز اور نامہ نگار خبر کے نکتہ نظر سے بتا سکتے ہیں کہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈیز کے متعلقہ پہلوؤں کو کس طرح بہتر انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

"جب تک ذرائع ابلاغ اس مسئلے کی طرف توجہ نہیں دیں گے، اُس وقت تک اس کے بارے میں عوامی سطح پر شعور پیدا نہیں ہوگا۔ میں عکس کے ساتھ معاونت کے لئے متعلقہ صحافیوں کی نشاندہی کروں گی تاکہ انہیں اس مسئلے پر کام کرنے والے صحافیوں کے مرکزی گروپ میں شامل کیا جاسکے۔"

محترمہ عاصمہ شہرازی، چیوٹی وی، 9 جون 2005ء، اسلام آباد

باب نمبر 3

صنعتی اصطلاح اور ذرائع ابلاغ - کیوں؟

صنعتی اصطلاح کے بارے میں سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ صحافی اور ذرائع ابلاغ سے منسلک دیگر افراد ایسی بات کا مشاہدہ رکھتے ہوں کہ صنعت کے اعتبار سے ہمارے معاشرے میں کسی عورت یا مرد کے لئے معاشرتی سطح پر کیا کردار متعین ہے۔ نہ صرف صنعت کے اعتبار سے بلکہ نسل، اذات، طبقے، عمر اور فرقہ کے اعتبار سے بھی معاشرتی کردار کے تعین کے سلسلے میں حقائق کیا ہیں۔ کسے تشہیر کے قابل سمجھا جاتا ہے؟ کس انداز سے پیش کیا جاتا ہے؟ کس انداز نظر سے دیکھا اور دکھایا جاتا ہے؟ مختلف اصناف، اقوام، نسلوں، طبقوں، ذاتوں اور دیگر گروہوں کے لوگوں کی عکاسی کس روایتی انداز سے کی جاتی ہے؟ کیا پیش کردہ مواد معاشرے میں صنعتی مساوات اور غیر جانبداری کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے؟ یا اس موضوع کو اسی متعین روایتی اقدام اور رسم و رواج کے مطابق پیش کر دیا جاتا ہے؟ کیا معاشرے میں عام طور پر عورت اور مرد کے مفادات کو الگ الگ خانوں میں رکھا جاتا ہے؟

حوالہ:- "ابلاغیات و اطلاعات میں صنعتی رجحانات" جان روز فرینک سن، کامن ویلتھ سیکلر ریٹ۔ مئی 2000ء

ذرائع ابلاغ عوام کی خاطر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اور ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرنے والے فریق کی حیثیت سے عوام کے لئے ضروری ہے کہ اس امر کی نگرانی کریں کہ ذرائع ابلاغ کس "عوام" کی خدمات سرانجام دے رہا ہے؟ اور پیش کردہ مواد میں کس کی عکاسی کر رہا ہے؟

"اگرچہ کاغزی کاروائی کے طور پر ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز کے مسئلے پر کئی تنظیمیں عوامی آگہی کے لئے مصروف کار دکھائی جاتی ہیں مگر کام کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ جب ذرائع ابلاغ کے لئے کسی تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا جاتا ہے، صحافی اس میں شرکت ہی نہیں کرتے۔ سٹیٹس مین وہ پہلا اخبار ہے جس نے ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز کے انسانی پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے ان لوگوں کی کہانیاں شائع کیں، جو ایچ۔ آئی۔ وی کے متاثرہ افراد کے طور پر زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ اس طرح اس مسئلے کے صنعتی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کہانیوں میں بتایا گیا کہ اس مرض سے متاثر ہو کر عورتیں کس طرح مردوں کی

نسبت دھری اذیت برداشت کرتی ہیں"

مسٹر ظاہر شاہ شیرازی، روزنامہ سٹیٹس مین، 12 ستمبر 2005ء، اسلام آباد

ایڈیٹرز اور صحافیوں کو چاہئے کہ صنعتی آگہی کے بارے میں اپنی استعداد بڑھائیں اور ایسا تجرباتی طریقہ کار وضع کریں جس کی مدد سے مسائل کے بارے میں خبروں اور معلومات کے پیش کرنے، جمع کرنے اور ان کا صحیح تناظر کے ساتھ تجزیہ کرنے کا رجحان از خود پیدا ہو جائے۔ صحافیوں کو "صحیح سوال پوچھنے" کی تربیت ملنی چاہئے جو کہ خبر کے پیچھے چھپی خبر حاصل کرنے کے لئے ایک اہم ہنر ہے۔ اور خبر نگاری کے نئے مواد اٹھا کرتے ہوئے "کون؟ کیا، کب؟ اور کہاں؟ کیسے؟ اور کس طرح؟" کو مد نظر رکھا جائے۔ صنعتی خبر نگاری بہتر طریقے سے کر کے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ صلاحیت اُسے اس قابل بھی بنا دیتی ہے کہ کسی بھی موضوع پر خبر سازی کرتے ہوئے صنعتی رجحانات اس کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کے لئے صحفی تجزیے کا طریقہ کار

اہم سوالات کی فہرست

ذرائع ابلاغ میں صحفی مواد کی پیش کش

- 1- خواتین اور متعلقہ شعبوں میں ان کی نمائندگی کا جائزہ لیجئے۔ کیا یہ نمائندگی مساوی ہے یا غیر مساوی؟
- 2- عورت کی آواز: کیا انہیں اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ انہیں بھی باوقار اور بااختیار انداز سے بات کرنے کا حق حاصل ہے؟ بولنے کا حق رکھنے والے فرد کی جنس کیا ہے؟
- 3- صحفی کردار: کیا روایتی صحفی کردار متعین ہیں اور ان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ مثلاً خاندانی زندگی کی عکاسی کیسے کی جاتی ہے؟ یا گھر کے باہر حصول روزگار میں مصروف؟ یا گریز؟
- 4- مثالی روایتی عورت: کیا وہ سرگرم رکن ہیں؟ کیا خود مختار عورت کو مثالی عورت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے؟
- 5- عورت کا روایتی فطری کردار: کیا خبر سازی کے مواد میں عورت کا روایتی کردار پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً فطری طور پر آسانی سے بات مان جانے والی، فرمانبردار، جذباتی، سوجھ بوجھ نہ رکھنے والی، ناقص العقل وغیرہ ہوتی ہیں؟
- 6- روایتی طور پر جنسی آلہ کار: کیا عورتوں کو بنیادی طور پر مردوں کی خواہشات پوری کرنے والی چیز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے؟
- 7- خصوصیتی کی روایت: جسمانی طور پر عورت اور مرد کے لئے کیا معیار پیش کیا جاتا ہے؟ مثال کے طور پر عمر، وزن، جلد کا رنگ اور کپڑے وغیرہ؟
- 8- عورتوں پر تشدد: کیا مواد میں تشدد کو عام سمجھا جاتا ہے؟ کیا یہ کہا جاتا ہے کہ عورتیں مار پیٹ کو پسند کرتی ہیں اور قبول کرتی ہیں؟ تشدد کا شکار عورتوں کی تصویر کشی کس انداز سے کی جاتی ہے؟
- 10- کٹی روپ: کیا خبروں میں عورت کی اس طرح عکاسی کی جاتی ہے کہ جس کے پڑھنے والوں کو یہ تاثر ملے کہ عورتوں کے کٹی روپ ہوتے ہیں مثلاً شخصیت کے اعتبار، صلاحیتوں کے اعتبار، دلچسپیوں کے اعتبار سے اور ترجیحات کے لحاظ سے؟ کیا مواد میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ معاشرے میں عمر، سماجی طبقے، ذات اور جسمانی خدو خال کے اعتبار سے عورت اور مرد میں فرق ہوتا ہے۔

"لڑکیوں اور عورتوں کو ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز کے بارے میں ضرور معلومات فراہم کرنی چاہیے کیونکہ اس مسئلے کے بارے میں ان کی آگہی بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے اپنی ذاتی زندگی میں اپنے شوہروں کے ذریعے اس بیماری میں ان میں مبتلا ہونے کے بعد خدشات موجود ہیں۔ اکتوبر کے زلزلے کے بعد تحقیقاتی صحافت کرنے والے صحافیوں کو چاہیے کہ ان علاقوں میں تحقیق کے لئے جائیں۔ صحافیوں اور خبرنگاروں کے کندھوں پر یہ ایٹ بڑی ذمہ داری ہے جسے انہیں پورا کرنا چاہیے۔"

سعدیہ حق، ریسرچ ایسیویٹس، کس، 18 فروری 2006ء، اسلام آباد

اختیاری بنا پر ذرائع ابلاغ میں صنفی موضوعات کی خبر سازی نہ کرنے کا رویہ

ایڈز کے خلاف عالمی مہم میں ذرائع ابلاغ کا ایک موثر ترین مقام ہے۔ نشریاتی ادارے تو پہلے ہی سے اس میں شریک ہیں اور ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں متاثر کن کام کر رہے ہیں، لیکن اس سے کہیں زیادہ کام کرنے کی ابھی ضرورت ہے۔ نشریاتی ذرائع ابلاغ کے یہ ادارے اس کام کو زیادہ بہتر کرنے کے لئے اپنے پروگراموں کے اہداف کا بنیادی عنصر ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کو بنا سکتے ہیں اور بلاشبہ یہ ان کی حکمت عملی میں بھی ہونا چاہئے۔ یہ کام کئی طریقوں سے کیا جاسکتا ہے، بشمول درج ذیل طریقوں کے:

- ✗ اس بیماری کے بارے میں خبروں کو نمایاں طور پر نشر کیا جائے۔
 - ✗ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز سے متعلق اعلانات کو "عوام کے نام پیغام" کے طور پر نشر/شائع کرنے کے لئے نشریاتی وقت اور جگہ (اخبارات میں) بخش کی جائے۔
 - ✗ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز سے متعلق خصوصی پروگرام نشر کرنے میں تعاون کیا جائے
 - ✗ اس موضوع پر کام کرنے والے دوسرے اداروں کو عوامی پیغامات اور موضوعی پروگرام نشر کرنے کے لئے بلا معاوضہ خدمات فراہم کی جائیں۔ اس موضوع پر کام کرنے کے لئے وسعت نظر، موضوع سے وابستگی اور سب سے بڑھ کر اس بات کی ضرورت ہے کہ تخلیقی نوہیت کے ایسے پروگرام تشکیل دیئے جائیں جو سامعین پر حقیقی اور دیرپا اثرات چھوڑیں۔
- نشریاتی اداروں کو ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر پروگرام نشر کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ سامعین اور ناظرین سے ایسی زبان میں گفتگو کریں جو آسانی ان کی سمجھ میں آسکے اور وہ پیش کش سے لطف اندوز ہوں اور اس کی تعریف کریں۔ نشریاتی ادارے آپس میں مل کر باہمی تعاون سے بھی کام کر سکتے ہیں، یہ ادارے بااختیار حکام پر دباؤ ڈال سکتے ہیں کہ وہ اس بیماری کی روک تھام کے لئے سنجیدگی سے اقدامات کریں، اسے معمولی نہ سمجھیں اور عوام کو اس کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کریں جن کی انہیں اور ان کی محبوب ہستیوں کو اس بیماری سے بچاؤ کے لئے ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے حملے کا رخ پھیرنے میں ذرائع ابلاغ کا ایک بنیادی کردار بنتا ہے۔
- ✗ زبان ایسی استعمال کی جائے جو غیر جانبدار، جتنی حساسیت پڑنی اور بااختیار بنانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔
 - ✗ دنیا بھر میں بے شمار خواتین ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کی زد میں ہیں اور بدنامی کے داغ کے علاوہ امتیازی سلوک کا نشانہ بن رہی ہیں۔
 - ✗ انفرادی طور پر خواتین نسبتاً اس بیماری میں زیادہ مبتلا اور متاثر ہوتی ہیں۔
 - ✗ ذرائع ابلاغ کے لئے ضروری ہے کہ صنفی امتیاز کے اس رخ سے بخوبی واقف ہوں صنفی تعلقات اس بیماری کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تحفظ سے لے کر منتقلی تک، علاج سے لے کر بحالی اور دیکھ بھال تک یہ محیط ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی خبر نگاری میں ان سب پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔
 - ✗ ذرائع ابلاغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مخصوص صنفی تصورات اور تعصبات سے پوری طرح آگاہ ہوں اور وہ صنفی روایتی رویوں کے خلاف ایک ڈھال بن جائیں۔

"یہ محسوس کیا گیا کہ جنسی اور جنسیات کے بارے میں معاشرتی رویوں میں تبدیلی آتی ہے مگر ان معاملات کے بارے میں رویے بہت متاثر نہ ہوتے ہیں۔ پہلے سے متوازن معلومات میں توازن قائم کرنا ایک مشکل کام ہے جبکہ وہ اشتعال انگیز نہیں ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی طرف سے رویوں میں تبدیلی لانے کی کوئی بھی کوشش ابتدائی طور پر چوںکا سکتی ہے۔ مگر چند ماہ میں اس تبدیلی کو قبول کیا جاسکتا ہے۔"

(فوکس گروپ مباحثہ سے ایک اقتباس، 28 مارچ 2005ء، اسلام آباد)

ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور صنفی حقوق کے مابین روابط کا تجزیہ

"صنفی حوالہ ایک ایسا موضوع ہے جو ذرائع ابلاغ کی کارکردگی کی فہرست میں کہیں بھی درج نہیں، حوالہ انگیز موضوع ہے مگر ساتھ ہی خوفزدہ کرنے والا بھی ہے۔ خوفزدہ کرنے والا اس لئے کہ جب آپ شیر کو اس کے کچھار میں چھینٹنے کا خطرہ مول لیتے ہیں تو آپ کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پوری دنیا میں ذرائع ابلاغ نے اپنی کامیابی کے لئے یہ اصول وضع کر رکھا ہے" قانون صرف اپنی حد تک اگر اس اصول کو توڑنے کی کوشش کی جائے تو مشکلات کے پہاڑ کھڑے ہو جاتے ہیں، ذرائع ابلاغ کی آزادی کے دعوے، مقصدیت اور غیر جانبداری کے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔"

دھین جی۔ وی۔ جی بیٹر پرسن، چیئر مین رکنس بورڈ، ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے موضوع میں صنفی حوالے کو شامل کرنا مسلسل آگے اور کوششوں کی ضرورت کا متقاضی کام ہے۔ یہ صرف ایک بار کر کے مکمل ہو جانے والا کام نہیں اور نہ ہی صحیح اصطلاحات استعمال کرنے کا معمولی معاملہ ہے۔

صحافیوں کو موجود معلومات میں سے تلاش کر کے کسی ایک کہانی کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ لیکن کام جاری رکھنے کے لئے نئی کہانیوں کی بے پناہ ضرورت رہتی ہے۔ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں مشہور کہانیوں میں سے اکثر کہانیاں کئی بار سنائی جا چکی ہیں، اور اب یہ رویہ معمول کے مطابق نظر آنے لگا ہے۔ یوگنڈا، سنی کال اور تھائی لینڈ میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے نئے متاثرین کی شرح میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ اور اس بیماری سے تحفظ اور اس کی روک تھام کے بارے میں کافی سوچ بوجھ پیدا ہوئی ہے، خاص طور پر یوگنڈا اور تھائی لینڈ میں۔ صحافیوں کو اپنی خبروں کی سرخی جمانے کے لئے موجودہ حالات کا تجزیہ کرنا ہوگا، بجائے اس یقین کا فریفتہ میں روزانہ، ہر فرد ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کا شکار ہو رہا ہے۔ اور کیونکہ ان متاثرین میں آدھی سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہوتی ہے، تو ان کہانیوں میں صنفی حوالے بھی موجود ہیں۔ جب صحافی یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متعلق ہر چیز صنفی حوالوں سے جڑی ہوتی ہے تو ان کے لئے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ موجود معلومات کی اچھی طرح چھان بین کرنے کا کام شروع کر سکیں۔

جب کوئی صنفی موضوع اور ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کی بات کرتا ہے تو ضروری ہے کہ اختیار اور اس کے پس پشت ناقابل تبدیل صورت حال پر بھی نظر ڈالے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ انہیں شائد پزیرائی نہ ملے، اگر کوئی صحافی ان کی کہانیوں کو شائع نہیں کرتا، تو یہ شائد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں ان کہانیوں کی مناسب جگہ دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ شائد یہ کہانیاں زیادہ اچھی نہیں ہیں یا شائد تازہ نہیں ہیں۔ مشورہ یہ ہے کہ کہانی میں سے ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کا کوئی پہلو پہلے تلاش کیا جائے اور پھر اس میں سے صنفی حوالے تلاش کئے جائیں۔

صحافیوں کو شائد خود بھی معلوم نہ ہو کہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور صنفی موضوعات کے درمیان رابطے کس طرح بنائے جاتے ہیں اور یہ کہ خود ان کے اپنے حقوق کیا ہیں؟ مگر ہمارا مرکز نگاہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور صنفی حوالے ہیں، اس ضمن میں محدود حقوق کا مخصوص حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور صنفی موضوع پر ہونے والے مباحثے سے ابھر کر سامنے آنے والے نمایاں حقوق، شناخت، احترام، بنیادی ضروریات، اور قابل برداشت ہونا جیسے حقوق ہیں ان میں سے انتخاب کر سکتے ہیں۔ اتصال کی مختلف اقسام اور قواعد و ضوابط کے مابین روابط کا بھی بغور جائزہ لیا جائے اور ان کا خیال رکھا جائے۔

"مسئلے کے بارے میں لاعلمی، بے خبری اور غلط تصورات عام ہیں اور اس کا سبب یہ حقیقت ہے کہ ہماری معاشرتی / تہذیبی اور مذہبی حساسیت ہمیں اس موضوع پر کھل کر بحث کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ایک رپورٹ نے کہا کہ ہمارا معاشرہ چیزوں کو پر دے کے پیچھے چھپانا پسند کرتا ہے۔"

خواتین کے حقوق کو انسانی حقوق کہنا

1994ء میں بنکاک میں "خواتین کو بااختیار بنانے کی تشہیر" کے موضوع پر ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس، جس میں تقریباً 400 تائیدی موضوع پر کام کرنے والے محقق اور ذرائع ابلاغ کے نمائندے شریک ہوئے، کئی وجوہات کی بناء پر ایک یادگار واقعہ ثابت ہوئی۔ اس کانفرنس کا سب سے نمایاں کارنامہ جی۔ ایم۔ ایم۔ پی یعنی "ذرائع ابلاغ کی نگرانی کے عالمی منصوبے" کی منظوری تھی۔ یہ منصوبہ ذرائع ابلاغ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ایک ایسا باضابطہ ذریعہ ثابت ہوا کہ خواتین کے لئے نہ صرف اپنے ذرائع ابلاغ کا جائزہ لینا آسان ہو گیا بلکہ اس کی مدد سے منفی تعصب کے مختلف طریقوں اور ضمنی امتیاز کے بارے میں دستاویز تیار کرنا بھی آسان ہو گیا۔

ذرائع ابلاغ کی بین الاقوامی مشیر اور محقق گلو ریا یونڈر کا کہنا ہے کہ ذرائع ابلاغ تحقیق کے لئے شہریوں کو خبر کھنے اور عمل درآمد کے مابین جی۔ ایم۔ ایم۔ پی ذرائع ابلاغ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ایک مضبوط ترین اور کامیاب ترین ذریعہ ہے۔

ذرائع ابلاغ کے سمجھنے اور سرسازی کے لئے معاون بین الاقوامی انسانی حقوق کی قراردادوں کا ڈھانچہ برائے خواتین کے حقوق:

- اقوام متحدہ کی قرارداد (1945ء)
- عالمی قرارداد برائے انسانی حقوق (1948ء)
- خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کی منسوختی کا معاہدہ (1980ء)
- بچوں کے حقوق کا معاہدہ (1989ء)
- انسانی حقوق کے متعلق عالمی اجلاس (1993ء)
- خواتین کے متعلق چوتھی عالمی کانفرنس اور بیجنگ عمل درآمد منصوبہ (1995ء)

خواتین کی شرح آبادی دنیا بھر کی آبادی میں 52% ہے۔ لیکن خبروں میں ان کی عالمی شرح صرف 21% ہے۔ نشریاتی ذرائع ابلاغ میں خواتین کی نمائندگی کی شرح سب سے کم ہے یعنی ریڈیو میں 17 فی صد، جبکہ ٹیلی ویژن میں 22 فی صد اور اخبارات میں نمائندگی کی شرح صرف 21 فی صد ہے۔ عکس نے ریڈیو پاکستان کی عالمی سروے کے ساتھ دسمبر 2004ء میں ایک مکالماتی رابطے کا اہتمام کیا۔ اور مندرجہ ذیل موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

- بیرون ملک رہنے والے اور تارکین وطن پاکستانیوں کو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خطرات کے بارے میں کس طرح آگاہ کیا جائے۔ جبکہ ان کا شمار اس وباء کی زد میں آنے والے امکانی گروہ میں ہوتا ہے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں ریڈیو پر مہم چلاتے ہوئے، اسلامی نکتہ نظر کو شامل کیا جائے۔
- پاکستان میں اس وباء کی روک تھام اور اس کی آگے کے بارے میں مہم کا آغاز کیا جائے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں مختلف پیغامات کی ترسیل کے لئے ریڈیو پروڈیوسرز کو تربیت دی جائے یعنی ایسے پیغامات، جن کی ترجمانی جو جوہر مشکل ہے۔

ذرائع ابلاغ کے ذریعے اور اس کے علاوہ بھی خواتین کی آواز اور ان کے حقوق کو پہچاننے کے لئے کئی طریقوں سے دستاویز تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل ذرائع ابلاغ کے محققین نے ایک اصطلاح وضع کی تھی۔ "علاقہ خاتمہ" (جارج گریز اور گے نک مین 1978ء) جس کا مقصد اس دعوے کی وضاحت کرنا تھا کہ معاشرے کے طاقتور طبقات، کمزوروں پر حاوی ہوتے ہیں، اور کسی حد تک ان کے ساتھ ایسا رویہ رکھتے ہیں، جس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ ان کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں ہے (بے آواز طبقہ ہے)۔ (ذرائع ابلاغ اور ضمنی امتیاز۔ سینٹھا کارٹر اور لنڈا اسٹینر۔ اوپن یونیورسٹی پریس 2004ء)

یہ مشورہ بھی دیا جاتا تھا کہ اگر صحابیوں کو ایچ۔آئی۔وی / ایڈز کو موضوع بنانا ہو تو ولیدی حقوق کے حوالے سے اس موضوع پر بات کی جاسکتی ہے۔ خواتین کے ولیدی حقوق میں سبھی حقوق بشمول، ولیدی صحت کی حفاظت کا حق، اور اپنے حق خود اختیاری سمیت سبھی حقوق آجاتے ہیں مثلاً:-

- زندہ رہنے کا، آزادی اور تحفظ کا حق۔
- تشدد کا نشانہ نہ بننے کا حق
- صحیح امتیاز سے نجات کا حق
- ایسے رسم و رواج ختم کرنے کا حق جو خواتین کے خلاف امتیازی ہوں
- ذاتی رازداری کا حق
- خاندان کے حصول کے لئے شادی کا حق
- بچوں کی تعداد اور پیدائش کے درمیان وقفے کا فیصلہ کرنے کا حق
- جنسی تشدد اور استحصال سے نجات کا حق اور
- سائنسی ترقی کے ثمرات سے لطف اندوز ہونے کا حق

مندرجہ بالا حقوق میں سے کسی ایک حق سے بھی محرومی، عورت کے لئے ایچ۔آئی۔وی / ایڈز کا شکار بننے کے خدشات میں اضافے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسانی حقوق کی نگرانی کرنے والے ادارے نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ "خواتین کے حقوق کی عالمگیریت اور تمام عملی اقدامات میں ان کی عدم موجودگی کا خاتمہ، ایک خواب سے کچھ نہیں تھا"۔

"ذرائع ابلاغ، ان لوگوں کے بارے میں خاموش ہے جو اس مرض کی زد میں آنے کے خطرے سے زیادہ دوچار ہیں مثلاً ٹیکسی ڈرائیور وغیرہ۔ ایچ۔آئی۔وی / ایڈز کے بارے میں ایسی تشہیری پیغامات تیار کرنے کی ضرورت ہے جو معاشرتی طور پر قابل قبول ہوں۔ خاص طور پر ٹرک ڈرائیوروں کے لئے۔ نیز محفوظ جنسی عمل کے بارے میں بے باک پیغام تیار کرنے کی ضرورت ہے۔"

فوکس گروپ مباحثہ سے ایک اقتباس، اپریل 2005ء، اسلام آباد

باب نمبر 4

اخلاقی اصول:

ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے خلاف مہم میں ذرائع ابلاغ کا مرکزی کردار ہے۔ ذرائع ابلاغ کی بے شمار تنظیمیں اس سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے لئے مستعد ہیں، اور عوامی راہنمائی کے لئے ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں معلوماتی پروگراموں کے ذریعے آگہی پیدا کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے پروگراموں کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں سمجھنے میں لوگوں کی مدد کی جائے۔ اور سامعین و ناظرین کو اس بیماری کے خالق کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں نیز بتایا جائے کہ اس بیماری کو کیسے روکا جاسکتا ہے۔

معلومات کے فقدان کے علاوہ ایک اور مسئلہ اس بیماری کے وجود سے انکار کا ہے۔ دائس کی موجودگی سے انکار، انفرادی اور معاشرتی ہر دو سطح پر موجود ہے۔ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں یہ رویہ سرکاری اور غیر سرکاری دونوں مقامات پر ترجیحات متعین کرنے کی بنیاد بن رہا ہے۔ مرض سے متاثرہ افراد اور وہ لوگ جو اس میں مبتلا ہونے کے خدشات کی زد میں ہیں، دونوں معاشرتی طور پر الگ کر دیئے جاتے ہیں، نہ ہی ان کا علاج کیا جاتا ہے نہ دیکھ بھال، علاوہ ازیں انہیں ملازمتوں سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ صاف ظاہر ہے اس بدنامی اور امتیازی سلوک کے اثرات دور تک جاتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے اداروں کے لئے ضروری ہے کہ اپنا موثر کردار ادا کرتے ہوئے اس بیماری کے موضوع پر ذمہ دارانہ خبر نگاری کے لئے ان اخلاقی رویوں، رجحانات اور محتاط زبان کے استعمال کو یقینی بنائیں اور اس بات کا خیال رکھنا نہ صرف عالمی سطح پر بلکہ پاکستان میں بھی لازمی ہے۔

"قومی سطح کے صحافی اپنی خبریں وغیرہ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میڈیا کو ارسال کیا کریں تاکہ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ بھی ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے متعلق پاکستان میں موجود صورت حال سے آگاہ ہوسکیں"

مختصر مفاہیل ریز، چارک، 18 فروری 2006ء، اسلام آباد

اس مقصد کے لئے راہنما اخلاقی اصول درج ذیل ہیں:

- بدنامی اور امتیازی سلوک کے خلاف تحریک چلائی جائے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز میں مبتلا افراد کے حقوق کی طرف توجہ دی جائے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور صنفی موضوعات کی حساسیت کا خیال رکھا جائے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز میں مبتلا اور اس کی وجہ سے متاثر ہونے والے بچوں کے حقوق کی طرف توجہ دی جائے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز میں مبتلا افراد کے بارے میں خبر نگاری کرتے ہوئے محتاط زبان کا استعمال
- ایک معاون اور بحال کرنے والا ماحول بنانے کی کوشش کی جائے۔

"کسی بھی اشجاری مہم کا بنیادی مقصد لوگوں کے ذہن میں کسی مخصوص تاثر کو اس طرح قائم کرنا ہوتا ہے کہ مہم کے خاتمے کے بعد وہ تاثر لوگوں کے دل و دماغ پر جاری ہو کر تہذیبی اقدار کا حصہ بن جائے، نہ کہ معدوم ہو جائے۔"

(فوکس گروپ مباحثہ سے ایک اقتباس، 30 ستمبر 2004ء، اسلام آباد)

آزادی اظہار

میرا حق، میرا فرض

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین، پاکستان کے ہر فرد کو ذاتی رازداری اور ذاتی زندگی کو صیغہ راز میں کھنے کی ضمانت دیتا ہے۔ پاکستانی آئین کے پہلے باب میں جس کا عنوان "بنیادی حقوق" ہے، مندرجہ ذیل حقوق ذاتی رازداری اور ذاتی زندگی کو صیغہ راز میں کھنے کے متعلق متعین کئے گئے ہیں:-

12(1) قانون کے تحت کسی فرد کو سزا نہیں دی جاسکتی:-

ا- کسی ایسے عمل یا بھول چوک کی سزا نہیں دی جاسکتی جو قانون کے مطابق سزا کے قابل نہیں ہے۔

14(1) قانون کے مطابق کسی فرد کے احترام یا اس کے گھر کے تخلیے میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ذرائع ابلاغ کے خبر نگاروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ:

- ✘ ایچ آئی وی / ایڈز کسی بھی فرد کا ذاتی معاملہ ہے، اسے صیغہ راز میں رکھنا چاہیے۔
- ✘ تمام افراد کو بیعت حاصل ہے کہ اپنے بارے میں ذاتی معلومات کو خفیہ رکھیں، چاہے وہ معلومات عوامی یا نیم عوامی دستاویزات میں پہلے سے موجود ہی کیوں نہ ہوں
- ✘ بچوں کو بھی ذاتی زندگی صیغہ راز میں رکھنے کا حق حاصل ہے۔

رازداری:

ایچ آئی وی / ایڈز میں مبتلا کسی فرد کا نام یا تصویر اس کی پیشگی اجازت کے بغیر شائع / یا نشر نہ کی جائے۔

پیشگی اجازت

کسی فرد کی پیشگی اجازت لینے کے لئے صحافیوں / فوٹو گرافروں اور کیمرہ کی عکاسی کرنے والوں کو چاہیے کہ:

- ✘ ایچ آئی وی / ایڈز میں مبتلا افراد کا انٹرویو کرنے یا ان کی تصویر لینے سے پہلے اپنا مکمل تعارف کروائیں۔
- ✘ انٹرویو یا فوٹو لینے کا مقصد بیان کریں، نیز کہاں کہاں انہیں استعمال کیا جائے گا اس کے علاوہ متاثرہ افراد، ان کے بچوں اور خاندان کے مختلف ارکان کے ممکنہ تحفظات کو پیش نظر رکھیں۔
- ✘ اس بات پر غور کریں کہ آیا متاثرہ فرد اس قابل ہے کہ پیشگی منظوری دے سکے۔
- ✘ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جس متاثرہ شخص کو آپ انٹرویو کر رہے ہیں اس نے اپنے متعلقہ افراد، شرکاء اور خاندان کے بارے میں کچھ چھپایا نہیں۔
- ✘ کوشش کریں کہ متعلقہ فرد سے پیشگی اجازت اگر ممکن ہو تو اس کے گھر میں بولی جانے والی فہم زبان میں حاصل کریں۔
- ✘ کسی فرد کے بارے میں لکھتے ہوئے یا نشر کرتے ہوئے محتاط رہیں کہ کہیں آپ کی پیش کردہ رائے اس فرد کے بارے میں ایچ آئی وی سے متاثرہ فرد ہونے کی دلیل نہ بن جائے۔
- ✘ ایسا کوئی وعدہ نہ کریں جو آپ پورا نہ کر سکیں۔

اخذ کردہ ایچ آئی وی / ایڈز کے موضوع پر خبر سازی کے لئے راہنما اصول (نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام) قومی ادارہ صحت پاکستان

ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ:

- معلومات تک رسائی حاصل کرنا قانونی طور پر جائز ہے خاص طور پر اگر ان معلومات کا تعلق کسی ایسے معاملے سے ہو جو عوامی مفادات کے حق میں ہوں اس شق کا تعلق خاص طور پر حکومت سے اس معلومات کے حصول سے ہے جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں ہیں اور پاکستان میں اس بیماری کی صورت حال سے متعلق ہیں تاہم اس شق کا اطلاق ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز میں مبتلا افراد یا ان کے خاندان کے افراد پر ہرگز نہیں ہوتا۔
- صحافتی تحریک اس کا مطلب ہے صحافی اور ذرائع ابلاغ کا عوام میں شعور بیدار کرنے کے لئے ہم چلانا اپنے خیالات کا پرچار کرنا، خاص طور پر اس صورت حال میں جب ذمہ دار افراد اور ادارے اس سلسلے میں اپنے فرائض ادا کرنے سے غافل ہوں۔ تاہم صحافیوں کے لئے ضروری ہے کہ حقائق کو موڑے توڑے بغیر پیش کرنے کی ذمہ داری نبھائیں اور اس سلسلے میں خود اپنا احتساب اور نگرانی کریں۔
- سرکاری ادارے ایڈز کے خلاف مہم چلانے والوں اور دیگر مالی معاونت کرنے والے اداروں اور افراد سے معلومات حاصل کرتے وقت ذاتی تجزیہ نگاروں پر زور دینے تاکہ آپ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے قائم کر سکیں۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے، جامع، تازہ ترین، سائنسی معلومات اور بدلتے ہوئے معاشرتی رجحانات کو بطور خاص مد نظر رکھیں اور اس مقصد کے لئے تربیتی پروگراموں میں شرکت کریں۔ غیر واضح حقائق کو پرکھنے کے لئے معاون ماہرین سے استفادہ کریں۔
- معلومات پر مبنی خبر نگاری ہوتے اسباب کا حوالہ ضرور دیں مثال کے طور پر اعداد و شمار پیش کرتے وقت پس پردہ ان تاریخی، نسلی، ثقافتی، صنفی، معاشی حقائق کا حوالہ ضرور دیں جو اس بیماری کے پھیلاؤ کا سبب بنتے ہیں نیز معاشرے کے تمام طبقات پر اس کے اثرات کا جائزہ پیش کریں۔
- مثبت اور تنقیدی خبر نگاری کرتے ہوئے موضوعاتی مواد اور اس کی پیش کش میں توازن برقرار رکھیں۔
- خبر کی سرخیاں، تصویر کا تعارف اور پیغامات درج کرتے وقت سنسی نیجری سے اجتناب کریں اور محتاط زبان استعمال کریں۔ خاص طور پر جہاں ان سرخیوں کی وجہ سے علاج معالجے کی سہولتوں کی امید متاثر ہونے یا بدنامی کا خوف اور امتیازی رویوں کے فروغ ملنے کا احتمال ہو۔
- حوالہ جات کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے۔ کم از کم فی مضمون دو ماخذوں سے رجوع کیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو ان کی شناخت کو درج کریں۔
- غیر امتیازی سلوک اور بیماری کے خاتمے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ذرائع ابلاغ میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی تصویر کشی کا جائزہ، ثقافتی/تہذیبی اور مذہبی روایات کی روشنی میں لیا جائے۔

برائے مہربانی محتاط زبان استعمال کیجئے

زبان و الفاظ کا استعمال: ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے موضوع پر کام کرتے ہوئے صحافیوں کا واسطہ دو چیزوں سے پڑتا ہے۔ زبان اور اصطلاح انہیں خود زبان پر عبور حاصل ہونا چاہیے تاکہ عوام تک اپنی بات اچھی طرح پہنچا سکیں مندرجہ ذیل فہرست میں ایسے الفاظ اور اصطلاحات شامل ہیں جو ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں محتاط خبر نگاری کے سلسلے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

متبادل

مروجہ زبان

ایچ۔ آئی۔ وی مثبت ہو یا پازیٹو	ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز
ایڈز کے متاثرہ والدین کی اولاد	ایڈز کے یتیم
ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے متاثرہ افراد	ایڈز کے مریض
ایچ۔ آئی۔ وی قوت مدافعت کا معائنہ	ایڈز کا معائنہ
ایچ۔ آئی۔ وی وہ وائرس جو ایڈز کا سبب بنتا ہے	ایڈز کا وائرس
رطوبتوں کی وضاحت کریں (مثلاً خون وغیرہ)	جسمانی رطوبتیں
ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ، ایچ۔ آئی۔ وی مثبت ہونا	ایڈز میں مبتلا ہونا
ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کی وجہ سے ہونے والی متعلقہ بیماری سے مرگیا	ایڈز سے مرگیا
ایچ۔ آئی۔ وی کے خلاف مدافعتی علاج، ایڈز کے علاج کے لئے ادویات	ایڈز کے لئے ادویات
ایڈز	بھرپور ایڈز
مرد سے جنسی تعلقات رکھنے والے مرد (ایم ایس ایم)	مرد پرست / ہم جنس پرست
ایچ۔ آئی۔ وی مثبت فرد	ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے متاثرین سے انٹرویوز

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے متاثرین کو ملک کے دیگر شہریوں کی طرح مکمل رازداری اور عزت سے زندگی بسر کرنے کے حقوق حاصل ہیں۔ یہ بیماری جو ابھی تک مہلک تصور کی جاتی ہے، اس کے متاثرین عدد درجہ خیر گیری اور نہایت توجہ کے مستحق ہیں۔ اس طرح کے کیسز کو رپورٹ کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری بڑھ چکی ہے۔ پاکستان میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرین کے ساتھ اظہار ہمدردی کے ساتھ بنیادی ثبوت یہ ہے کہ ان کی صورت حال کو خفیہ انداز سے اجاگر کیا جائے۔ اور یہ کہ اس ضمن میں ذرائع ابلاغ نہایت مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

" ذرائع ابلاغ کو خیر نگاری کی ٹریننگ ضرور دی جائے مگر زیادہ ترقی یافتہ انداز اور انسانی دلچسپی کو مدنظر رکھ کر دی جائے۔ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز میں مبتلا افراد کی زندگی کی کہانیوں اور ان کے تجربات کو منظر عام پر لانا چاہیے۔ علاوہ ازیں ذرائع ابلاغ کی مہم کا خاص مقصد اس بیماری کی روک تھام کے مسائل، اس کے بارے میں معلومات اور حفاظتی اقدامات کو اجاگر کرنا چاہیے۔ "

مختصر ماہنامہ نئی نئی جرنلسٹ، 18 فروری 2006ء، اسلام آباد

آئیے، ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرہ کچھ لوگوں سے ملتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ میڈیا کوریج کے بارے میں کیا سوچتے ہیں ان کا ہم وادراک کیا ہے اور مستقبل کی ترجیحات کیا ہیں۔

عاصم اشرف

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرہ شخص

پسماندہ طبقے سے تعلق

لاہور

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر عالمی کوریج کے بارے میں عاصم کہتا ہے کہ اس نے ہمسایہ ممالک کی مختلف تقاریر دیکھی ہیں اور اس کے مطابق یہ چیز روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گلوبل میڈیا ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے مسئلے کو صحیح سیاق و سباق اور انتہائی سنجیدگی سے اجاگر کرتا ہے۔

پاکستان میں میڈیا کوریج کے بارے میں عاصم نے کہا کہ پاکستانی میڈیا اس مسئلے کو حساس طریقے سے رپورٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور خاص طور پر اب تو ایڈز سے متاثرہ لوگوں کی کہانیاں بھی شائع ہو رہی ہیں لیکن معاشرے کے کچھ طاقت ور طبقے میڈیا کے اس راستے میں روکاؤ نہیں پیدا کر رہے ہیں۔ بعض اوقات یہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرین کے ساتھ بغض اور حسد کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ نہیں چاہتے کہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کو میڈیا میں اتنی پہچان ملے۔ دوسری طرف حکومت میڈیا کو اعداد و شمار کے حوالے سے مجبور کرتی ہے کہ وہ حقیقی صورت حال کو سامنے لے کر آئیں۔

عاصم کے خیال کے مطابق بعض بڑے اخبارات میں چھپنے والی تصاویر ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی نہ ہی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے حالات کی صحیح منظر کشی کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس یہ اخبارات ایڈز سے متاثرین کے لیے مزید مشکلات پیدا کرتے ہیں۔

کیا عاصم ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے مسئلے پر کسی میڈیا مہم یا کوریج کو پسند کرتا ہے؟ "جی ہاں" اس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا، کہ پیشل ایڈز کنٹرول پروگرام کی مہم اپنی نوعیت کے اعتبار سے حساس ہے۔ اور ملک میں عوام کے شعور اور آگہی کے معیار کو بڑھا رہی ہیں۔ عاصم نے کہا، کہ این۔ سی۔ اے۔ پی کے پیغامات بڑے واضح اور قابل فہم ہوتے ہیں۔ جنہیں پڑھنے، سننے اور دیکھنے والے کسی الجھاؤ کا شکار نہیں ہوتے جیسا کہ کچھ برس پہلے ہوا کرتا تھا۔

اس نے خصوصی طور پر ریڈر بن ہم کو پسند کیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اس نے کہا کہ اب میری ان پڑھ ماں اور چچی ریڈر بن سے متعلق کسی بھی اشتہار یا خبر پر توجہ دیتی ہیں۔ اس کے خیال میں ریڈر بن ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے بارے میں لوگوں کو معلومات فراہم کرنے کا ایک موثر، حساس اور بصورت ذریعہ ہے۔

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز پر میڈیا کورٹج کی ناپسندیدگی کے حوالے سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔ عاصم نے کہا کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعے میں بتا سکوں کہ پاکستان میں اس کی کورٹج میں کتنی بے دردی، بے حسی اور جنسی تفاوت پائی جاتی ہے۔ اس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے میڈیا پرائز ام ایگیا کہ وہ ایک ہی بات بار بار دہراتے ہیں کہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز بڑے جنسی کاموں اور تعلقات سے پھیلتی ہے۔ میڈیا معاشرے کو اس کی حوصلہ شکنی کے لیے وجوہات بتاتا ہے۔ اور اس مسئلے کا کھلے عام تنگ نظر رویہ دکھاتا ہے جو ان لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جنسی تعلقات ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے پھیلنے کی بنیادی وجہ ہے۔ یہ انگریزی اور اردو اخبارات کے مضامین کی مشہور شدہ سرخی ہوتی ہے۔ اس نے مثال دیتے ہوئے ایک اخبار کی سرخی کے بارے میں بتایا جو کچھ یوں ہے "گندمی بیماری سے جو بڑے جنسی کاموں کی وجہ سے پھیلتی ہے"۔

عاصم نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ عام لوگوں میں خوف پیدا کرتی ہیں اور اس طرح ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے متاثرین علاج معالجے سے گریز کرتے ہیں۔ میڈیا کے اس عمل سے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز سے متاثرہ شخص شرم، احساس محرومی اور اپنے خاندان سے رد کیے جانے کے خوف سے خاموش رہتا ہے۔ عاصم نے تجویز دیتے ہوئے کہا کہ اس خاموشی کو توڑنے کے لیے ایچ۔ آئی۔ وی سے متعلق اطلاعات کے تبادلے کے لیے ٹی وی پرنٹک شو اور مذاکروں کا دورانیہ بڑھایا جائے۔ پبلک اور پرائیویٹ ٹی وی چینلز کے ذریعے عوامی رابطہ مہم کو فوقیت دی جائے۔

اُس نے مشورہ دیا کہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے متاثرین اور خاندان والوں کے ٹی وی اور ریڈیو پورٹل ایجوٹریووز ہونے چاہیے تاکہ لوگ دیکھیں اور سنے اور سمجھ سکیں کہ وہ بھی نارمل لوگوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور وہ بھی انسان ہی ہیں۔

پرنٹ میڈیا خصوصاً اخبارات اور نیوز لیٹرز جن کے پڑھنے والوں کی خاصی تعداد ہوتی ہے، ان میں رپورٹنگ کے دوران میں سادہ اور آسان زبان کا استعمال کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ ڈان ٹی وی لاہور نے عاصم اور اُس کی زندگی پر دلچسپ دستاویزی پروگرام پیش کیا۔ اُس نے کہا کہ یہ ایک مثبت قدم ہے۔ اور اس طرح کے دستاویزی پروگرام اور ڈرامے پیش کئے جائیں، جن میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے متاثرین کی زندگی کو موضوع بنایا جائے۔ جب ایک ایچ۔ آئی۔ وی ایڈرز کے متاثرہ کو دنیاوی معاملات مثلاً کھانا پکانے، ڈرائیونگ کرتے ہوئے، دوستوں اور خاندان کے افراد کے ساتھ مل بیٹھ کر اپنے کام انجام دیتے ہوئے دکھایا اور بتایا جائے گا، تو یقیناً اُس طرح کے پروگرامز ایڈرز کے متاثرین میں خوف و ہراس کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

نوٹ: یہ ایجوٹریو عاصم کی رہائش گاہ، پُرانے لاہور شہر میں لیا گیا۔ یہاں وہ اپنے والدین اور بیوی کے ساتھ رہائش پزیر ہے۔ ایڈرز سے متاثرہ افراد سے متعلق میڈیا کورٹج کے بارے میں اطلاعات و خیالات کا تبادلہ رات کے کھانے کے موقع پر کیا گیا۔

ریحانہ

ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو

تیس چوال، نچلے ساماجی طبقے سے تعلق

شادی شدہ

دو بچے

ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متعلق گلوبل کوریج کے بارے میں ریحانہ کے پاس کچھ زیادہ معلومات نہیں ہے کہ گلوبل میڈیا ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے مسائل کو کیسے اُجاگر کر رہا ہے، تاہم وہ سمجھتی ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز دنیا کے کچھ ممالک کا مسئلہ ہے۔ پاکستان اور انڈیا کی طرح کے ممالک سرحدوں کے دونوں اطراف جنسی تجارت کی وجہ سے اس مسئلے کا سامنا کرتے ہیں۔

ریحانہ ملک میں اس مسئلے کو اُجاگر کرنے میں پاکستانی میڈیا کے کردار سے ناخوش ہے۔

اُس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صحافی تو صرف مرچ مصالحے والی خبریں لکھتے ہیں جو صرف اخبارات بیچنے اور ایڈز سے متاثرین خصوصاً خواتین کے اندر خوف و ہراس پیدا کرتے ہیں۔

ریحانہ نے کہا کہ صرف چند ایک ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرہ خواتین باہر لوگوں میں آنے جانے کی جرأت کرتی ہیں۔ اُس نے کہا کہ اگر کوئی اخبار اُس کے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثر ہونے کے بارے میں بتاے گا، تو اس کے خاندان اور کمیونٹی کے لوگ اُسے گھر سے نکال باہر کریں گے۔ ہر کوئی اُس کے بارے میں یہی سوچے گا کہ اُس کے کسی اور کے ساتھ ناجائز تعلقات رہے ہیں جس کی وجہ سے اسے ایڈز ہوئی ہے۔ اُس کے خاندان کے رشتہ دار اُسے قتل کر دیں گے۔ اُس کی پسندیدہ میڈیا کوریج کے بارے میں جب اُس سے پوچھا گیا تو اُس نے کہا کہ اب ٹی وی پر جو اشتہارات آتے ہیں، اُن میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متعلق واضح بیانات ہوتے ہیں اور وہ حکومت کے پہلے کے اشتہارات سے اب ان کو بہتر طور پر سمجھ سکتی ہے۔

این جی او خصوصاً دیہاتی علاقوں میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز پر کام کرنے والی سماجی تنظیمیں اس ضمن میں آسان زبان میں بروشرز / پمفلٹس اور نیوز لیٹرز بنا رہے ہیں جو دیہات میں رہنے والوں کو تفصیل سے معلومات دے رہی ہیں۔ ریحانہ نے خاص طور پر چند اُردو اخبارات، جنگ اور خبریں میں ایڈز سے متاثرین کی اُن کی اجازت کے بغیر تصاویر کی اشاعت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اُس نے ایک اُردو اخبار (اخبار کا نام یاد نہیں ہے) کے مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اُس میں ایڈز کے ایک متاثرہ شخص کو اُس کی زندگی کی منفی کہانی کے ساتھ مرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اُس کے خیال میں یہ عام لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کرتا ہے۔ اُس نے انتہائی دکھی لہجے میں کہا کہ لوگ بیماری سے نہیں بیمار آدمی سے نفرت کرتے ہیں اور افسوس یہ ہے کہ میڈیا اس نفرت کو ابھار رہا ہے۔ ایڈز کے متاثرین میں خاموشی بڑھ رہی ہے اور جو اب تک خاموش ہیں وہ علاج کے مواقع کھو رہے ہیں۔ ریحانہ کہتی ہے کہ پاکستان کی ثقافت بھرپور ہے اور بہت سی علاقائی زبانیں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز سے متعلق آگہی کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ اُس نے اس ضمن میں بہتری کے متعلق تجاویز دیتے ہوئے کہا کہ بہت سے طریقے ہیں جن میں علاقائی زبانوں میں نغمے سر فہرست ہیں جو اس فاصلے کو کم کرنے میں مدد سے سکتے ہیں۔ غریب لوگ انٹرنیٹ کے لئے علاقائی موسیقی کو بہت پسند کرتے ہیں اور ملک میں بہت سے لوگ گلوکار موجود ہیں جو اس مہم کا حصہ بن سکتے ہیں۔ اُس کے خیال میں اس مسئلے کے بارے میں دیہات میں رہنے والوں کو فراہمی کا ایک اور ستاؤ ریڈیو سٹیشن تیسڑکا ہے جو ناخواندہ لوگوں میں آگہی کے لئے مدد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اُس نے میڈیا سے یہ درخواست بھی کی کہ وہ ایڈز سے متاثرین کی تصاویر اور ان کے بارے میں مضامین ان کی اجازت جو ان کا بنیادی حق ہے، کے بغیر نہ چھاپے جائیں۔

اس کے خیال میں پاکستانی خواتین کو پہلے ہی اپنی زندگیوں کے بارے میں کچھ کہنے کا اختیار نہیں اور ہمارا میڈیا ایڈز سے متاثرہ خواتین کی راہیں اور کٹھن کر رہا ہے اور اس طرح وہ انہیں خاموشی سے تہاموت کے منہ میں دھکیل رہا ہے۔

نوٹ: یہ انٹرویو بیغیر آواز میں رکھنے کی شرط پر لیا گیا اس میں انٹرویو دینے والی کا نام اور عمر اس کی درخواست پر تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ بیماری موصوفہ کو اس کے شوہر سے منتقل ہوئی جو ہانگ کانگ میں مزدوری کر رہا تھا اور اب فوت ہو چکا ہے۔

شکر یگل

ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹیو

خاتون +35

ڈائریکٹر پاک پلس، لاہور

ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے حوالے سے عالمی میڈیا کے ردعمل پر خصوصاً امیریکہ، نیپال اور انڈیا میں شکر یہ بڑی شکر گزار ہیں۔ شکر یہ کا کہنا ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی کو ایک ترقیاتی عمل کے طور پر واضح کرنے سے کوریج کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور اس حساس مسئلے پر بین الاقوامی میڈیا کی توجیت بھی سامنے آئی ہے۔

اُس نے کہا کہ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ایڈز کنٹرول کے لئے بہت کچھ کر رہا ہے۔ اس کے لئے اُس نے مختلف گروپوں مثلاً گھریلو خواتین، باہر سے آنے والے ورکرز، سیکس ورکرز اور باقیوں کے لئے مختلف تحریک اور طریقے استعمال کئے ہیں۔

جب مختلف گروپس ان تحریکوں کو دیکھتے ہیں تو وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھال سکیں اور اُن کی شناخت کر سکیں۔ جو اُن کے سماجی محرکات کو نشانہ بناتی ہے اور اس علم کو سمجھنے کے قابل بھی ہو سکیں جو مسئلے کے حل کے لئے اُن کے فہم کے مطابق ہو۔

اُس کے خیال میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کی کوریج کے لئے پاکستانی میڈیا کو ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے، اُس نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا کہ اب تک میڈیا کے پیغامات افسردہ کرنے والے اور کوریج انتہائی مایوس کن رہی ہے۔

اُس نے بڑی دلیری سے کہا کہ صحافی جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور صرف جنسی عمل ہی کو ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز کے پھیلاؤ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کا عکس اُن کی کہانیوں کے مرکزی خیال سے عیاں ہیں اور یوں وہ مکمل صورت حال کو اجاگر کرنے میں ناکام رہے ہیں، شکر یہ نے کہا کہ ہمارے صحافی ایچ۔ آئی۔ وی سے متعلق کم آگہی رکھتے ہیں اور اس کی رپورٹنگ کے متعلق اور اس پر انہیں کوئی دسترس نہیں ہے۔

نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام میڈیا مہم کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ یہ ہمارے ملک میں مذہبی فرقوں سے منسلک ہے اس لئے پیغامات غیر واضح اور مبہم ہوتے ہیں۔

کیا شکر یہ کسی میڈیا کیسٹیشن کو پسند کرتی ہے؟ جی ہاں! اُس نے حالیہ این۔ اے۔ سی۔ پی کی مہم کی اُس کی واضح شکل کی وجہ سے تعریف کی ہے۔ حالیہ سالوں میں اُس کا کئی پاکستانی صحافیوں کے ساتھ تبادلہ خیال ہوا ہے اور اُس نے محسوس کیا ہے وہ سمجھ دار ہیں اور کہانی کو مثبت انداز میں پیش کرنا جانتے ہیں۔

اُس نے ایڈز میں میڈیا مہم اور فلم کے بارے میں بھی گفتگو کی اور فلم میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کے بارے میں کردار ادا کرنے والی بالی ووڈ کی دو فنکاراؤں شبنامہ اعظمی اور شیلپا سیٹھی کی پرفارمنس کو سراہا۔ منیڈ براں وہ یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ اب ملک میں ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز اور اس سے متعلق حقائق پر انگریزی اخبارات کی کوریج میں بھی بہتری آئی ہے۔

اُس نے مشورہ دیا کہ عوامی بھلائی کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دیئے جانے چاہئیں جن سے مایوسی کم سے کم پھیلے اور معلومات زیادہ سے زیادہ فراہم ہو سکیں۔

شکریہ نے کہا کہ ملک کے بڑے فنکاروں گلوکاروں اور پاپ گنگرز کو جو جو انوں میں مقبول ہیں، انہیں اس مہم کا شریک کار ہونا چاہیے، اُس نے اُس پاپ سٹار کا بہت شکریہ ادا کیا جس نے حال ہی میں شکریہ گل کی زندگی پر جو تو انائی سے بھرپور ہے، گانا تیار کیا جسے سُننے والوں میں خاصی پزیرائی ملی۔ لیکن صد افسوس کہ انتہائی تلاش و بسیرا کے بعد بھی اس گانے کی کسیٹ لاہور کی مقامی مارکیٹ یا کسی اور جگہ سے نال سکی۔

حوالہ: بی انٹرویو ایک پارک میں کھلی فضا میں لیا گیا۔ ہماری صحافی اور شکر یگل نے چہل قدمی کرتے ہوئے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے مختلف مسائل اور زندگی کے لیے اُس کی کوششوں سے متعلق ہلکے پھلکے انداز میں گفتگو کی۔ شکریہ نے اپنے خاندان کی خاموشی اور معاشرے کی بعض روایتی قدروں کو موردِ الزام ٹھرایا جن کی وجہ سے اُسے اپنے اور اپنے بچوں کے لئے معاشرے میں مقام اور عزت و وقار بحال کرنے کے لیے سخت تگ و دو کرنی پڑی۔

راحت النساء

ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو، پوشیدہ

شادی شدہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی

راولپنڈی

راحت نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح پر ایچ۔ آئی۔ وی کی کوریج اور ایڈز سے متاثریرین کی کہانیاں دیکھتی اور سنتی ہوں اور میرے خیال میں یہ ایک مثبت کوریج ہے اور انٹرنیٹ اور بین الاقوامی اخبارات میں اس سے متعلق بہت سی معلومات ہوتی ہیں۔

راحت نے تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس کے انٹرویو سے ایک ہفتہ قبل اُردو روزنامہ جنگ میں ایچ۔ آئی۔ وی کی ایک دل دہلا دینے والی تصویر دیکھی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے، کہ ایک عورت جس کے کسی پیر (روحانی پیشوا) کے ساتھ تعلقات تھے۔ اور اُس وجہ سے وہ اس مکروہ بیماری کا شکار ہوئی۔ اُس نے اُس عورت کی اخبار میں تصویر اور اُس پر لگائے گئے گھٹیا الزامات کی رپورٹ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

اُس کا کہنا ہے کہ پرنٹ میڈیا کی زبان قابلِ اعتراض ہے اور وہ اس طرح کی زبان استعمال کر کے صرف متاثرہ شخص کی زندگی کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔

راحت کے خیال میں معاشرے میں ہر کسی کو کسی دوسرے کو پرکھنے کا حق نہیں ہے خصوصاً ایچ۔ آئی۔ وی کے لوگوں کے بارے میں کہ انہیں یہ بیماری کیسے منتقل ہوئی۔

راحت نے ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز کے متعلق وزارتِ صحت اور این۔ سی۔ اے۔ پی کے ٹیلی وژن پراس اشتهار کی طرف اشارہ بھی کیا جس میں ایک عورت اور مرد کو پردے کے پیچھے دکھایا گیا ہے اور ایک صوتی پیغام آگ اگل رہا ہے کہ ایڈز خطرناک ہے۔ اور یہ مرد اور عورت کے جنسی تعلقات کی وجہ سے منتقل ہوتا ہے۔ یہ آگ پہلے ہی سے اُن پڑھ اور تعلیم سے بے بہرہ ملکی آبادی کو درغلانے کا مختصر ترین راستہ ہے۔

راحت نے انکشاف کیا کہ میڈیا حکومت کی مدد اور مذہبی بنیاد پرستوں کے خوف سے بار بار ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز کے بارے میں اس طرح کا تاثر دیتا ہے کہ یہ جنسی عمل کے ذریعے پھیلتا ہے، تاہم یہ درست نہیں ہے۔ راحت کچھ سال پہلے آپریشن کے دوران بغیر سٹیئر لائز ڈسرجیکل اوزاروں سے ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متاثر ہوئی تھی۔

اُس نے الزام لگایا کہ پاکستانی میڈیا انگریزی اور اردو دونوں اخبارات میں منفی مضامین اور تصاویر شائع کرتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ہمارے ملک میں اتنی ترقی کے باوجود اب تک اتنی جذباتی اور حساس خبریں ہوتی ہیں جو لوگوں میں ڈپریشن پیدا کرتی ہیں خاص طور پر ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ اور ان کے خاندان میں۔ اُس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں سے آنکھیں نہیں ملا سکتی اور یہ بات اُس کی موت سے کم نہیں کہ اُس کے بچوں کو اُن کی ماں کی حالت کا پتہ چل جائے۔

اپنی پسند کے بارے میں راحت نے تبادلہ خیال کرتے ہوئے این۔ سی۔ اے۔ پی کی حالیہ مہم کو حوصلہ افزا قرار دیا اور کہا کہ یہ تصویر کا صحیح رخ پیش کر رہے ہیں۔ سوچو، سمجھو اور احتیاط کرو پہلی مہم ہے جس نے اُس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیر دی۔

وہ "ریڈر بن" کو پسند کرتی ہے۔ جو وصلے کی علامت ہے۔ اور ایچ۔ آئی۔ وی کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اُس کی رائے کے مطابق اس کے بہت سے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ دوست اور قریبی عزیز ایسا ہی سوچتے ہیں۔

کیا راحت میڈیا کو کوئی تجویز دینا پسند کرے گی؟ یقیناً اُس کے پاس ایچ۔ آئی۔ وی کی کوریج کو بہتر بنانے کے لئے کئی تجاویز ہیں اور اس کی ایک تجویز ایچ۔ آئی۔ وی متاثرین اور ان کی زندگی پر فیملی ڈرامہ سیریل اٹھا چاہیے جو کہ پی ٹی وی اور تمام پراڈیٹ چینلوں سے دکھائی جائے۔ مزید برآں اُس نے یہ تجویز بھی دی کہ کہانیوں کا اختتام یا انجام مثبت ہونا چاہیے اور یہ ایڈز کے متاثرین کی حقیقی زندگیوں پر مبنی ہو۔ اگر وہ استاد ہے تو اُسے کمرہ جماعت میں پڑھاتا ہوا دکھایا جائے اور پبلک ٹرانسپورٹ میں اس کی نقل و حرکت اور اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دکھایا جائے۔

وہ فیملی تفریحات کو کیوں اتنی ترجیح دیتی ہے؟ اس لئے کہ ہمارے لوگ فیملی ڈرامہ دیکھنا پسند کرتے ہیں اور راحت محسوس کرتی ہے کہ اس بیماری سے متعلق معلومات ایسے ڈراموں کا لازمی جزو ہونا چاہیے۔

حوالہ: یہ انٹرویو سینڈرا کے تحت لیا گیا ہے۔ شخصیت اور جگہ کے نام تبدیل کئے گئے ہیں۔



نذیر مسیح

انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو، غیر پیشہ

نیز لائٹ سوسائٹی، لاہور

پاکستانی میڈیا اور اس کی موجودہ صورت حال پر نا پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے نذیر نے کہا کہ رویوں کی تبدیلی ایک انتہائی ضروری تجویز ہے میڈیا کے لئے اور ہمارا میڈیا اس حقیقت کو قبول نہیں کر پارہا اور یہی وجہ ہے کہ وہ موٹو اور قیصری انداز نگہ کے ساتھ اس انتہائی نازک مسئلے کو اجاگر نہیں کر پارہا۔

دس کاوشوں میں سے صرف دو یا زیادہ سے زیادہ تین کوششیں ہی ایسی ہوں گی جس کے ذریعے سننے اور پڑھنے والوں کی توجہ اس حساس معاملے کی طرف دلائی گئی ہو، ہماری گوشتو کے دوران نذیر نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح مختلف طریقوں سے رویوں میں تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے جو واقعی میں معاشرے کے ذہنوں کو مثبت انداز سے بدل سکتے ہیں۔ وہ اس بات کا فراغ دلی سے اقرار کرتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ لوگوں کے رویوں میں تبدیلی آئے گی۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جب انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کو بلا جھجک خوش دلی کے ساتھ ایک نارمل انسان کی حیثیت سے معاشرہ انہیں قبول کرنا شروع کر دے گا۔ اردو اخبارات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے نذیر نے کہا کہ چونکہ اس میڈیم میں صحیح سمت میں پیشہ ورانہ تربیت کا فقدان ہے جس کی وجہ سے ان کی سوچ کا انداز انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کے لئے منفی ہے۔ اُس نے اردو روزناموں میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کے لئے صرف جلتی پرتیل کا کام کرتے ہیں۔

نذیر کے کہنے کے مطابق پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا صرف اس بات کی تشہیر کرتے ہیں کہ انجی۔ آئی۔ وی ایڈز کے پھیلاؤ کی وجہ صرف جنسی تعلقات ہیں۔ (جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے)۔ اس تشہیر سے انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں میں موت کی سی سراسیمگی چھا گئی ہے کہ وہ عوام کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے اور گھبراتے ہیں۔

کیا نذیر کو میڈیا کی کوریج کا کوئی انداز خصوصاً طور پر پسند ہے؟ جی ہاں! کچھ نیوز لیٹر کو اُس نے صراحتاً جو مختلف سماجی تنظیمیں شائع کرتی ہیں اس کے علاوہ اس نے ان صحافیوں کی بھی تعریف کی جو بڑے واضح اور مثبت انداز میں اس مسئلے پر لکھ رہے ہیں۔ اور ان کی اس کاوش کے نتیجے میں عام لوگوں تک موٹو انداز میں پیغام پہنچ رہا ہے۔ نذیر کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں انگریزی اخبارات اور رسالوں کی کارکردگی اردو اور مقامی زبانوں میں چھپنے والے اخبارات اور جٹوں سے کہیں بہتر ہے۔ اُس نے "روزنامہ خبریں" میں شائع ہونے والی ضلع خانیوال کے رہنے والے ایک انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو کی کہانی اور قصور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ انداز بالکل بھی ٹھیک نہیں۔ اس طرح انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں میں مایوسی اور باقی عوام میں انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کے خلاف نفرت پھیل گئی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نذیر مستقبل میں کسی بہتری کی توقع رکھتا ہے؟ نذیر اس بارے میں پُر امید دکھائی دیتا ہے اور اُس کا خیال ہے کہ یہ بہتری آسکتی ہے اگر انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کو میڈیا کے ذریعے پیش کی جانے والی تحریک میں بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع ملے۔ اس طرح کی تحریک سے زیادہ موٹو اور سود مند انداز سے دیکھنے والوں کی ہمدردیاں انجی۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاثرہ لوگوں کے لئے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

حکومت کو سماجی تنظیموں اور میڈیا کے ساتھ باہمی اشتراک سے ایسی تحریکیں شروع کرنی چاہئیں جو کہ ثقافتی اور سماجی لحاظ سے قابل قبول ہوں اور جن سے انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کے لئے باقی عوام کی نظر میں احترام اور ہمدردی جیسے جذبات اُجاگر کیے جاسکیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو چاہئے کہ وہ رویوں کی تبدیلی اور انجی۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں پروگرام ترتیب دیتے وقت انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کو بھی شامل کریں۔

نذیر نے کہا کہ چونکہ ہمارا معاشرہ مردوں کا معاشرہ ہے اور اس حقیقت کے پیش نظر ایک مرد ہونے کی حیثیت سے میں تو یہ بجز اُت کر سکتا ہوں کہ علی الاطلاق اپنے بارے میں بتا سکوں کہ میں انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو ہوں مگر ایک خاتون کے لئے ایسا کرنا بہر حال انتہائی مشکل ہے۔

اُس نے اس بات پر زور دیا کہ میڈیا کو ایسے ڈرامے بنانے سے پہلے جن میں کہ انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کی حالات زندگی اور تھسا بردھائی جائیں، انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں سے ہمیشہ اجازت لینی چاہئے اور یہ شرط تھنجر والوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ ان ڈراموں یا دستاویزی پروگراموں کا مقصد انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کی زندگیاں اجرا کرنا نہیں بلکہ معاشرے میں ایک مثبت اور قیصری تبدیلی لانا ہونا چاہئے۔

وہ پیراکن کن حد تک "کس" کی اس کارکردگی سے خوش اور متاثر تھا جس کے ذریعے انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کے مثبت انداز میں اثر پوز لیے جارہے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ایسی بارہوا ہے کہ انجی۔ آئی۔ وی پاز بیٹو لوگوں کی آراء اور تھساویز کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس کا کام "کس" "رہبرج" "ریڈیوس" میڈیا سینٹر کے سر جاتا ہے کہ جس کے مشن کے میڈیا میں انتہائی حساس انداز سے انجی۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق لوگوں میں شعور اجاگر کیا۔ بی بی سی سائنس ریڈیوس اور ملک کے مختلف علاقوں میں ایف۔ ایم ریڈیوس ریڈیو میں یقیناً انتہائی موٹو انداز سے اس مسئلے کے بارے میں لوگوں کو آگہی دی جاسکتی ہے۔



نذیر نے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی رپورٹنگ کے بارے میں ایک میڈیا پالیسی تجویز پیش کی، جس کے مطابق تمام میڈیا ایجنسیوں اور صحافیوں کو جو اس مسئلے پر کام کر رہے ہیں اس بات کا پابند ہونا چاہیے کہ وہ انسانیت کے احترام اور وقار کو کسی بھی قیمت پر مجروح نہ کریں۔

وہ چاہتا ہے کہ اس پالیسی پر نہ صرف این۔ اے۔ سی۔ پی بلکہ حکومت پاکستان بھی عمل پیرا ہوتے ہوئے ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو لوگوں کو نارمل انسانوں کے سے حقوق دیں۔ مستقبل میں صرف یہی ایک طریقہ ہے مثبت انداز سے رویوں کی تبدیلی کا۔

"دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں"

حوالہ: ہماری صحافی نے نذیر سے انٹرویو کے لئے وقت مانگا، جس کے لیے وہ فوراً تیار ہو گیا۔ چنانچہ لاہور نیوز لائنس ایڈز سوسائٹی آفس میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز اور میڈیا میں پلوا کی شخصیت کے بارے میں اس کی دلچسپ گفتگو ریکارڈ کی گئی۔ لاہور آفس کے اسٹاف ممبرز کی اکثریت ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو ہے مگر وہ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔

موسیٰ قاضی

ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو، پوشیدہ

22 سال

ہیونیا

گرینجویٹ سٹوڈیٹ، ملتان

یڈین نوجوان کمپیوٹر کا شوقین ہے۔ وہ اپنے فرصت کے لمحات بین الاقوامی اور بلاگ سائٹس پر ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق معلومات پڑھنے میں گزارتا ہے۔ موسیٰ پیدائشی طور پر خون کی کمی کا شکار رہا ہے، کئی سالوں سے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے ساتھ براہ راست تعلق نے اس میں صحت، ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق دلچسپی بڑھا دی ہے۔ اُس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیٹ نوجوانوں کے لئے معلومات فراہم کرنے کا بڑا ذریعہ ہے کیونکہ ہمارے ملک میں نوجوان شب و روز اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عالمی میڈیا کی کوریج مختلف سامعین اور ناظرین کے لئے بالکل واضح اور برحیل ہے اور کوئی بین الاقوامی نیگزین اور اخبارات کو پڑھ کر تذبذب کا شکار نہیں ہوتا۔

پاکستانی میڈیا کی کوریج کے بارے میں موسیٰ پریشان دکھائی دیتا ہے۔ جب تک وہ اس راز سے ناواقف تھا کہ وہ بھی ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہو چکا ہے، اُس نے اس بات پر کوئی توجیہ نہیں دی کہ میڈیا کیا لکھ رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔

تین سال پیش اُسے اپنے بارے میں پتا چلا کہ وہ بھی اُن چند متاثرین میں سے ایک ہے جو ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو ہیں اور اس آگاہی نے اُس کی سوچ بدل دی۔ پلوا کے بارے میں اب جو کچھ لکھا جاتا ہے یا ٹی وی سکرین پر دکھایا اور سُنا جاتا ہے وہ ان سب کے بارے میں اب انتہائی حساس ہو چکا ہے۔

اب وہ اپنے ہی ہم عصروں اور دوستوں کا سامنا کرتے ہوئے بھی گھبراتا ہے جیسا کہ وہ جانتا ہے کہ یہ بیماری محض ناجائز تعلقات کا پیش خیمہ ہے جب کہ اُس کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔

آج کل ملک بھر میں ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کا جو نقشہ کھینچا جا رہا ہے، وہ اس سے بالکل بھی متفق نہیں خاص طور پر اُردو اخبارات میں پلاز کی زندگی کے بارے میں جس بھونڈے متعصبانہ انداز سے لکھا جاتا ہے۔ وہ اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتا جب اُس سے کچھ اخبارات کے نام لینے کے لئے کہا گیا تو اُس نے بلا جھجک جن اخبارات کے نام لئے وہ یہ ہیں، "دن"، "خبریں" اور "جنگ"۔ یہ وہ اخبارات ہیں (جو موسیٰ کے کہنے کے مطابق) جو کہ ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کے بارے میں انتہائی خوفناک انداز میں لکھتے ہیں۔

موسیٰ قاضی نے انگریزی اخبارات "ڈان"، اور "دی نیوز" کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے بھی ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کے بارے میں لکھ رہے ہیں جس سے اُن کی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔

موسیٰ قاضی کا کہنا ہے کہ انگلش میڈیا گورنمنٹ اور این۔جی۔اوز کی کارکردگی کا بہت اچھے انداز میں تنقیدی جائزہ لے رہا ہے۔ اُس نے "اے۔آر۔وائے ون ورلڈ" پرائن اے سی پی کی جانب سے پیش کئے جانے والے ٹاک شو کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ پراگرام نہایت منظم انداز سے ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہیں مگر ان چینلز کو ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کا صرف ایک ہی رخ نہیں دکھانا چاہیے بلکہ اس کے ہر پہلو پر بات ہونی چاہیے۔

لاہور میں سرگرم عمل ایک این۔جی۔او "پاک پلس" ہے جس نے بین الاقوامی سطح پر خاندانی صحت کے حوالے سے ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کے بارے میں کچھ معلوماتی کتابچے شائع کئے ہیں۔ موسیٰ نے اس کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ کوریج کا ایک مثبت اور موثر انداز ہے جسے جاری رہنا چاہیے۔

کیا آپ کے ذہن میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کوئی تجویز ہے؟ موسیٰ نے اس سوال کے جواب میں بھرپور انداز سے کہا کہ میڈیا اور ایڈورٹائزنگ انجینئرز خاص طور پر میڈیا وغیرہ کو ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کی رائے اور انٹرویوز ضرور شائع کرنے چاہیے۔ تمام ایچ۔آئی۔وی پازیٹولوگوں کو خواتین ہوں یا مرد، نوجوان ہوں یا عمر کی کئی بہاریں دیکھ چکے ہوں، پاکستان میں مقیم ہوں یا پھر دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے پاکستانی ہنرمند یا محنت کش ہوں، اُن سب کے نظریات اور خیالات، سروے اور سوائنٹس کی صورت میں اکٹھے کرنے چاہیے۔ تاکہ تمام ہم وطنوں کو اس طرح کی تحقیق کے نتائج سے آگاہی ہو اور انظہار رائے کے ذریعے آگاہی دلانے والی ایسی تحریکوں میں پلاز کی دادرسی ہو سکے۔

ایف۔ایم ریڈیو چینلز پرائڈین نغموں کے بجائے لوک اور پاپ موسیقی کے ذریعے ایچ۔آئی۔وی ایڈز کے بارے میں مثبت انداز سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کے بارے میں میڈیا کے تمام پراگراموں کو پہلے شہری اور دیہی آبادی کے ایک مخصوص طبقے پر آزمانے کے بعد پھر جو اچھے نتائج برآمد ہوں انہیں ملک بھر میں لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

اے۔ بی۔ سی

اے۔ بی۔ سی کے ان الفاظ کا جن کے معنی ہیں جنسی عمل سے احتراز یا پہلی بار جنسی عمل کا تجربہ چھوٹی عمر کے بجائے دیر سے کرنا۔
بی۔ سی کے معنی ہیں ایک ہی شریک حیات کے ساتھ وفادار رہنا ایک ہی ساتھی سے جنسی تعلقات رکھنا جو ایڈز سے متاثر نہ ہو۔
سی کا مطلب ہے کنڈوم (ریز کے غلاف) کا صحیح اور ہمیشہ استعمال

ایڈز

اے آئی ڈی ایس (ایڈز) کا مطلب ہے قوت مدافعت میں کمی کی وجہ سے اس صورت میں لاحق ہوتی ہے جب کسی فرد کے جسم کا مدافعتی نظام ایچ۔ آئی۔ وی وائرس کی وجہ سے کمزور پڑ چکا ہوتا ہے۔ اتنا زیادہ کہ بہت سی بیماریاں یا کینسر جسم پر حملہ آور ہو کر اس فرد کو مریض بنا دیتے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں ان میں سے کوئی بھی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ مگر لیبارٹری ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مدافعتی نظام بری طرح تباہ ہو چکا ہے، ان کے بارے میں بھی یہ تشخیص کی جاتی ہے کہ آگے چل کر وہ ایڈز میں مبتلا ہو جائیں گے۔

ایٹنی ہاڈیز

انسانی جسم میں موجود ان خلیوں کو کہا جاتا ہے جو جسم میں داخل ہونے والے اجنبی اجزاء مثلاً بکٹیریا، جراثیم اور وائرس کو تباہ کرتے ہیں ایچ۔ آئی۔ وی کے اچھی قسم کے ٹیسٹ میں یہی معائنہ کیا جاتا ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس کا مقابلہ کرنے کے لئے جسم میں یہ خلیے ایٹنی ہاڈیز موجود ہیں یا نہیں اور کہیں اس وائرس کے خلیے غالب تو نہیں آگئے اگر ٹیسٹ کا نتیجہ ایچ۔ آئی۔ وی مثبت آئے تو اس کا مطلب ہے کہ وائرس جسم میں موجود ہے۔

ایٹنی ریٹرو وائریل تھیراپی (اے آر ٹی)

اس میں اس وائرس کے خلاف استعمال ہونے والا ہر قسم کا علاج و دوائیں سمیت شامل ہے یہ دوائیں جسم پر حملہ آور ہونے والے وائرس کو ختم کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس اور اس کے پھیلنے کے امکانات کو ختم کرنے کے لئے۔

عالمی فنڈ

(گلوبل فنڈ) یہ فنڈ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوئی منان کی خواہش پر 2001ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا مقصد ایڈز، تپ دق، اور لیبریا جیسے وبائی امراض کے خاتمے کے لئے مہم چلانا تھا عالمی فنڈ، حکومتوں، نجی اداروں اور متاثرہ افراد کے لواحقین کے باہمی اشتراک سے قائم کیا گیا ہے یہ مالی معاونت فراہم کرنے والے خود مختار ادارہ ہے جس کا مقصد ترقی پذیر ممالک میں ایڈز، تپ دق اور لیبریا جیسے امراض کے خاتمے کے لئے مہم چلانا ہے۔

ایچ۔ آئی۔ وی ٹیسٹ

ایچ۔ آئی۔ وی کے معیاری معائنے کا مقصد خون میں ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس کا پتہ چلانا ہوتا ہے۔ ایچ۔ آئی۔ وی ایٹنی ہاڈیز کے خلیے ایک بار جسم میں پیدا کئے جاتے ہیں تاکہ ایچ۔ آئی۔ وی وائرس کا پتہ چلا یا جاسکے اگر کسی جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی وائرس داخل ہو جائے تو اس کے نتیجے میں فوری طور پر ایچ۔ آئی۔ وی ایٹنی ہاڈیز جسم میں پیدا نہیں ہو جاتیں، اس میں کچھ وقت لگتا ہے ایٹنی ہاڈیز جسم میں پیدا ہونے سے پہلے کے دورانیے کو "ونڈ و پیریڈ" یعنی آغاز کا دورانیہ کہا جاتا ہے۔ اس دوران ہو سکتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی ٹیسٹ کا نتیجہ منفی نکلے جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی کی موجودگی کا پتہ لگانے کی نسبت ایچ۔ آئی۔ وی منفی ٹیسٹ ممکن ہوتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی کے معائنے کے بے شمار طریقے ہیں اور کئی قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جن سے جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی کی موجودگی کی تصدیق یا تردید کی جاسکتی ہے۔

ایچ۔ آئی۔ وی (ہیومن امیونو ڈیفینس شیٹی وائرس)

یہ وہ وائرس ہے جو ایڈز کا سبب بنتا ہے یہ وائرس خون کے ذریعے بہ آسانی دوسرے فرد تک منتقل ہو سکتا ہے اس کے علاوہ مادہ منویہ، اندام نہانی سے خارج ہونے والی رطوبتیں، چھاتی کا دودھ اس وائرس کی منتقلی کے ذرائع ہیں۔ متاثرہ حاملہ عورت سے اس کے بچے کو دوران حمل یا وضع حمل کے دوران یہ وائرس منتقل ہو سکتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی کی دو اقسام ہیں۔ ایچ۔ آئی۔ وی 1 اور ایچ۔ آئی۔ وی 2 دونوں کی منتقلی کے طریقے، ذرائع بھی ایک ہیں اور نتیجہ ایڈز لاحق ہونے کی صورت میں نکلتا ہے۔ "ایچ۔ آئی۔ وی 1" پوری دنیا میں پھیلنے والے وبائی امراض میں سرفہرست ہے جبکہ "ایچ۔ آئی۔ وی 2" کا پھیلاؤ کم ہے اس کی ابتداء مغربی افریقہ سے ہوئی تھی۔

قوت مدافعت

(امیون سسٹم) جسم کا وہ حفاظتی نظام ہے جو جسم میں اجنبی اجزاء، بیکٹیریا، وائرس، فنگلی وغیرہ کے باہر سے داخل ہونے کے بعد ان کے حملے سے جسم کو بچاتا ہے۔ امیونو ڈیفینس (قوت مدافعت میں کمی) وہ صورت حال ہے جب جسم کا حفاظتی نظام جراثیموں کے خلاف جسم کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہے ایچ۔ آئی۔ وی حملہ آور ہونے کے بعد رفتہ رفتہ جسم کے حفاظتی نظام کو کمزور کر دیتا ہے اور امیونو ڈیفینس یا قوت مدافعت میں کمی کا سبب بنتا ہے۔

ماں سے بچے کو مرض کی منتقلی

اس کا مطلب ہے کہ کسی ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ حاملہ عورت کے بچے کو دوران حمل، زچگی یا پیدائش کے عمل کے دوران ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہو جانا یا دودھ پلانے کے دوران بچے کا متاثر ہو جانا۔ ماں سے بچے کو وائرس منتقل ہونے کے اس عمل کو قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش منتقلی کہا جاتا ہے۔

ایم۔ ایس۔ ایم

اس اصطلاح کا مطلب ہے۔ مردوں سے مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات استوار کرنا۔ مرض کے پھیلنے کے خدشے کے پیش نظر یہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے بجائے یہ کہنے کے کہ فلاں ہم جنس پرست ہے کیونکہ یہ ایک خندوش روہ ہے، شاخت کے خدشے سے زیادہ یہ خدشہ ہوتا ہے کہ دوسرے اس روہے یا عادت کو نہ اپنالیں۔ بہت سے ممالک میں اور تہذیبی رویوں میں مرد سے مرد کے جنسی تعلقات کو ممکن ہے ہم جنس پرستی نہ سمجھا جاتا ہو۔

ہین ڈبیک

ایڈز کو کہا جاتا ہے یعنی ایک انتہائی مہلک بیماری جس نے دنیا بھر کے بے شمار ممالک میں آبادی کے بڑے حصے کو متاثر کر کے تباہی پھیلا رکھی ہے۔ خطرناک عادات یا روہے (Risk Behaviour) اس کا مطلب ہے کسی فرد کی کوئی بھی ایسی عادت، حرکت یا روہے جس کی وجہ سے اس کے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہونے کے امکانات میں اضافہ ہو جائے۔ خندوش عادات کی چند مثالیں یہ ہیں۔ غیر محفوظ جنسی عمل، بہت سے لوگوں سے جنسی تعلقات رکھنا اور سرنج کے ذریعے نشیات کا استعمال، شراب کے استعمال کو بھی خندوش عادات میں شمار کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کی قوت فیصلہ کمزور ہو جاتی ہے اور وہ غیر محفوظ جنسی عمل سے خود کو بچا نہیں سکتا۔

ایس۔ ڈی۔ ڈی یا ایس ٹی آئی

جنسی متعدی امراض کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی ایسے امراض جو جنسی عمل کے ذریعے ایک سے دوسرے فرد تک منتقل ہوتے اور پھیلتے ہیں۔

یاد رکھنے کے قابل باتیں

- موضوع کی جزئیات اور اصطلاحات پر عبور حاصل کریں
- ضمنی امتیاز کے خاتمے کے لئے پالیسی سازی، قواعد و ضوابط مرتب کرنے اور باضابطہ نظام کار متعین کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ، پالیسی سازوں، ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور بیرونی پالیسی سازوں پر دباؤ ڈالیں۔
- تعاون کے لئے مردوں اور عورتوں دونوں کو رضا کارانہ شرکت کی دعوت دیں۔
- آراء کی بجائے موضوعات پر بات کریں۔ متعلقہ مسئلے پر قلم اٹھانے سے پہلے اپنی تیاری مکمل کریں۔ سابقہ اور موجودہ حقائق اور اعداد و شمار کی تحقیق کریں۔
- ضرورت کے مطابق پس منظر سے آگہی حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ صحافی انٹرویو کرتے وقت، جس کا انٹرویو لیا جا رہا ہو اس کی بات سننے کے بجائے اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کریں۔
- صحافیوں کو قومی قوانین کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ انہیں علم ہونا چاہیے کہ پالیسی کیا ہے اور عام طور پر عمل درآمد کی صورت حال کیا ہے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے موضوع پر آگہی کے لئے بہترین ذریعہ نیچر نگاری ہے۔
- صحافیوں کو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی اصطلاحات پر عبور ہونا چاہیے اور ہمیشہ ایسی زبان استعمال کریں جو ان کے سامعین کے لئے قابل فہم ہو۔

صنفي موضوع پر ذرائع ابلاغ کے لئے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی تجزیاتی فہرست

اس فہرست کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صنفي حساسیت کے موضوع پر خبر نگاروں کو ایسی آگہی فراہم کی جائے جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے موضوع پر پروگرام پیش کرتے ہوئے یا مضامین لکھتے وقت ان کے کام آسکے۔ صنفي حساسیت کا شعور رکھنے والے افراد پروگرام مرتب کرتے ہوئے اس بات کا بطور خاص خیال رکھتے ہیں کہ تمام اصناف کا خیال رکھا جائے یعنی صنفي امتیاز سے گریز کیا جائے۔ صنفي حساسیت خاص طور پر ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی روک تھام کے سلسلے میں ایک اہم تصور ہے۔

"صنف" کی اصطلاح کسی معاشرے کے مختلف افراد کی معاشرتی کردار نگاری کی وضاحت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے یعنی وہ کردار، جوان کے لئے معاشرے کی طرف سے متعین کیا گیا ہے جبکہ "جنس" کا تعلق جسمانی کردار سے ہوتا ہے "صنف" کا کردار معاشرہ متعین کرتا ہے۔ اس کردار کو ادا کرنے کی تعلیم و تربیت دی جاسکتی ہے۔ یہ کردار مختلف معاشروں میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ پرانی نسل سے نئی نسل تک کے کردار میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ صنفي کردار ان رویوں اور تعلقات کی عکاسی کرتے ہیں جو کسی مخصوص معاشرے کی طرف سے ان کے لئے متعین کر دیئے جاتے ہیں یعنی عورت اور مرد کا مخصوص کردار کیا ہونا چاہیے۔

فہرست

یہ فہرست ولولہ انگیز خبر نگاری کے لئے موضوعات کی فراہمی میں بھی معاون ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حساس موضوعات کے بارے میں پالیسی سازی کے لئے بھی مددگار ثابت ہو سکتی۔ جب فہرست مکمل ہو جائے تو اپنے جوابات کا جائزہ لیجئے تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ بہترین خبر نگاری کے لئے آپ صنفي حساسیت پر مبنی موضوعات کو کس طرح خبر سازی میں شامل کر سکتے ہیں۔

کیا آپ کو خبر ہے:

(1) تمام شرکاء کو مساوی سطح پر معلومات اور آگہی حاصل ہوئی؟

ہاں / نہیں

(2) کیا معاشرے کی طرف سے متعین کردہ عورتوں، مردوں اور بالعموم کے کردار پر بحث مباحثے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

ہاں / نہیں

(3) کیا مختلف سماجی حقائق مثلاً اقتصادیات، سیاست اور سماجی ڈھانچے کے بارے میں ایسی آگہی پیدا ہوتی ہے جو عورتوں اور مردوں میں زیادہ تر ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خطرے کا سبب بنتی ہے؟

ہاں / نہیں

(4) کیا یہ مباحث پیدا ہوتے ہیں کہ صنفي امتیاز کس طرح ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی روک تھام متعلق اور دیکھ بھال و علاج پر اثر انداز ہوتا ہے؟

ہاں / نہیں

(5) کیا عورتوں اور مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کے مابین اختیارات کے عدم توازن کو ختم کرنے کی تحریک ملتی ہے؟

ہاں / نہیں

(6) کیا عورتوں اور لڑکیوں پر روار کھے جانے والے تشدد کو موضوع بنایا گیا ہے؟

ہاں / نہیں

(7) کیا یہ سوال اٹھتا ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کو ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے اپنے تحفظ کے لئے تعلیم حاصل کرنے کا اختیار حاصل ہے (مثال کے طور پر لڑکیوں اور عورتوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے مختلف نئے ہنر سیکھنے کی حوصلہ افزائی، اپنی مرضی کے مطابق زیادہ ذمہ داریاں اٹھانا صحت و صفائی کے فروغ کے لئے مقامی لیڈر بننے کی حوصلہ افزائی وغیرہ؟

ہاں / نہیں

(8) کیا اس دوہرے معیار کو موضوع بنایا گیا ہے جو عورتوں اور مردوں کی جنسی سرگرمیوں کے لئے لاگو ہے؟ (مثال کے طور پر: مرد کو یہ اجازت ہے کہ وہ بیوی کے علاوہ جس سے چاہے جنسی تعلقات استوار کر سکتا ہے مگر عورت کو نہیں، مرد شادی سے پہلے عام طور جنسی تجربے سے گزر چکے ہوتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ عورتوں کو بھی یہ اجازت ہونی چاہیے بلکہ اس دوہرے معیار کے خاتمے کا مقصد ہے مردوں کو بھی یہ اجازت نہیں ہوئی چاہے؟

ہاں / نہیں

(9) کیا جنسی زیادتی کو موضوع بنایا گیا ہے (مثلاً زنا بالجبر، حرام کاری وغیرہ)؟

ہاں / نہیں

(10) کیا بالغوں میں یہ آگہی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جنسی صحت اور صحت تولید کی حفاظت کے لئے سہولتیں موجود ہونا بچوں اور نوجوانوں کی ضرورت ہے؟

ہاں / نہیں

(11) کیا یہ موضوع موجود ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کیا اثرات چھوڑتی ہے؟ نیز عورتیں اور مرد کس طرح تولیدی انتخاب کرتے ہیں؟

ہاں / نہیں

(12) کیا عورتوں اور مردوں دونوں کی خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

ہاں / نہیں

اچھی اور بری خبر نگاری کے نمونے

جیسا کہ معمول ہے صحافی یہ استعداد حاصل کرتے ہیں کہ معاشرے میں موجود مختلف مسائل کے بارے میں آگہی حاصل کی جائے ان ہی معلومات کو پھر مختلف کہانیوں کی صورت میں ذرائع ابلاغ میں پیش کیا جاتا ہے (کہانی یا سٹوری میڈیا کی زبان میں خبر کے متن کو کہا جاتا ہے۔ اچھی خبر نگاری کے لئے ذرائع ابلاغ کے متعین کردہ چند اصول یہ ہیں:

- جامعیت
- توازن
- صاف واضح اور اختصار (مختصر نویسی)
- تکنیکی وضاحت بھرپور انداز سے
- معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے استفادہ
- سیاق و سباق

جامعیت: یہ اس پیشیے کا ایک منہمک اصول ہے۔ ایک صحافی کا فرض ہوتا ہے کہ ہمیشہ حقائق پیش کرنے تک محدود رہے، اپنی ذاتی رائے اور ہر قسم سے تعصبات سے بالاتر ہو کر خبر لکھے۔ ایک اچھا صحافی کبھی نہیں جھکتا اور نہ ہی سچائی کو مروت و ڈر کر اپنی طرف سے کچھ گھڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

توازن: خبر میں برقرار رکھنے کے لئے مختلف ذرائع سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی خیال رکھنا ہوتا ہے کہ صحافی اپنی رائے تعصبات اور ذاتی دلچسپی کو حقائق پر غالب نہ آنے دے نیز کسی شخصیت کو انٹرویو کرنا چاہیے اور کس کو نہیں۔ توازن سے یہ بھی مراد ہے کہ کسی مسئلے کے تمام پہلوؤں کو پیش کیا جائے چاہے وہ مخالف آئیڈیالوجیوں یا متضاد یا تو صفتی۔ درست حقائق حاصل کرنے کے لئے کسی مسئلے کی مقامی، علاقائی اور عالمی سطح پر پیش کردہ صورت حال کا جائزہ لینا اور اس سے متعلق مواد کو استعمال کرنا، کسی خبر کو صحیح سیاق و سباق میں پیش کرنے کا بنیادی اصول ہے۔

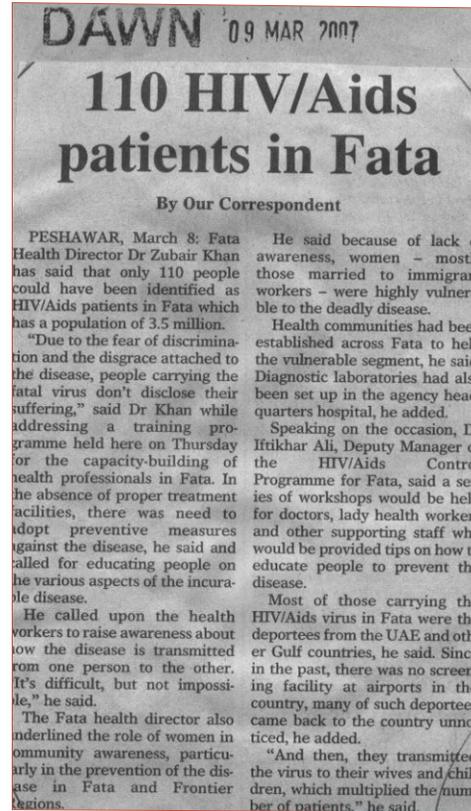
واضح اور مختصر: کسی مسئلے پر خبر نگاری کرتے وقت ابلاغ کے لئے زبان ایک صحافی کی سب سے بڑی مددگار ہوتی ہے۔ اصطلاحات سے اچھی طرح آگاہ ہو کر اور ناقابل فہم الفاظ کی وضاحت پر عبور حاصل کر کے صحافی اپنی تحریر میں استعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں اور عوام تک کسی مسئلے کو پہنچانے کے لئے کئی بہتر اور موثر طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔

ایک صحافی کے لئے ضروری ہے کہ "روایتی عقل مندی" کو جو ضرب الامثال کی صورت میں موجود ہے، انہیں رد کرنے یا غلط ثابت کرنے کی اہمیت رکھتا ہو۔ معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لئے درست تناظر کے ساتھ یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا میں ابتدائی تمہید پر یقین کر لوں؟ مثال کے طور پر وہ کہہ سکتے ہیں کہ صنفی کردار معاشرے کے معین کردہ ہیں کوئی مکمل سچائی نہیں انہیں تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے صنفی موضوع پر بات کرنے کے لئے یا اپنی خبروں میں صنفی حوالوں کو مسلسل پیش کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ روایتی عقلمندی "ضرب الامثال" میں موجود عورتوں اور مردوں کے لئے مقرر کردہ کردار کے بارے میں سوالات اٹھائے جائیں یا پھر امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ صنفی موضوعات پر شائع ہونے والے مواد کو مسلسل تجزیہ کیا جائے۔ جب ایک صحافی اچھی طرح سمجھ لیتا/لیتی ہے کہ جدید ترین معلومات تک آسانی سے رسائی حاصل کرنے کے لئے سوالات کر سکے اور نئی کہانیاں تخلیق کر سکے۔

پشاور میں نومبر 2006ء میں ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز کے موضوع پر خبر نگاری کی تربیتی ورکشاپ کے موقع پر عکس کی ڈائریکٹر محترمہ تسنیم احمد نے اس نکتہ پر خاص زور دیا کہ ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز پر خبر نگاری کرتے ہوئے صحافیوں کو اور ذرائع ابلاغ کو مذمومہ دار نہ رو یہ اختیار کرنا چاہیے۔ خبر نگاری کے دوران علاقے اور جگہ کا نام خفیہ رکھنا چاہیے، ایسے علاقوں کو نشاندہی کرنا اور ان کے نام تحریر کرنا جہاں ایڈز میں مبتلا افراد کی اکثریت ہے، غیر اخلاقی رو یہ کیونکہ جب کسی مخصوص علاقے کی بطور خاص نشاندہی کردی جاتی ہے تو یہ بات ان لوگوں کے لئے بدنامی کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں صنفی تصور عام کرنے کا سبب بنتی ہے انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ذرائع ابلاغ ایچ۔ آئی۔ وی/ایڈز کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے اسے انسانوں کے ناقابل مزاحمت بیماری کے طور پر پیش کرنے سے احتراز کریں۔

عکس کے زیر اہتمام قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ نفسیات کے طلبہ کے ساتھ دسمبر 2004ء میں منعقد ہونے والے موضوعی گروپ مباحثے کے دوران کچھ لوگوں نے رائے دی کہ:

- اہم اور بنیادی مسائل پر آگہی پھیلانے کے سلسلے میں ہالی ووڈ کی فلم "پہرلیں گے" کی مثال ایک اچھی کوشش ہے
- ایچ آئی وی/ایڈز کے موضوع پر خبر سازی کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو مزدوروں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکنوں پر تحقیق کرنی چاہیے جن میں سے اکثر لوگ دیہاتوں سے شہروں میں آ کر رہتے ہیں اور جنسی جذبات کی تسکین کے لئے پیشہ ورانہ عصمت فروش کے اڈوں پر جاتے ہیں۔
- تحقیق سے ثابت ہوا کہ متحرک نفوش (فلم ڈرامہ کارٹون فلم تہی تماشہ) کسی بھی دوسرے جامعہ نفوش (مصوری کارٹون خبر سازی) کی نسبت کو ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام اور آگہی جیسے مقاصد میں کامیابی کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔



حوالہ جات کی فہرست:

- ذرائع ابلاغ میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں آگہی پھیلانے والی تنظیم (پاکستان) عکس کی رپورٹیں
- ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر خبر سازی کے لئے راہنما اخلاقی اصول (نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام)
- ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر خبر سازی کے لئے اختصار یہ برائے صحافت کیسر میڈیا فیوشپ برائے صحت (2004)
- مشن پوسیبیل: (Mission Possible) صنفی موضوعات پر ذرائع ابلاغ کی معاونت کے لئے کتابچہ (ڈبلیو اے سی)
- "صنف"، "ایچ۔آئی۔وی/ایڈز" اور "حقوق" (آئی پی ایس)
- ریڈیو اور ایچ۔آئی۔وی/ایڈز فرق واضح کرنے کے لئے گارڈن ڈیم اور گولا ہارنوڈ (یو این ایڈز)

"ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں مہم پاکستان میں کئی وجوہ کی بنا پر تسلسل کے ساتھ جاری نہیں رہ سکی۔ مثلاً مالی وسائل کی کمی، حکومتی اداروں کی طرف سے فنڈز کی منظوری میں تاخیر، بنیادی حفظان صحت کے اصولوں سے لوگوں کی باخبری، مسئلے کے بارے میں صحافی حضرات کی معلومات بھی ایک عام آدمی سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ لہذا مسئلے کے بارے میں معلوماتی مواد تقسیم کرنے، صحافیوں اور لکھنے والوں کو چوکس کرنے کے لئے سیمینار اور ورکشاپیں منعقد کرنے کی ضرورت ہے جس بنیادی معلومات اس بیماری کے متعلق فراہم کی جائیں۔ مہم اس قسم کی نہ ہو کہ اس میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کو محض روایتی انداز میں ایک بیماری کے طور پر پیش کیا جائے اور خاص طور پر اس مہم کے مرکز توجہ ٹرک ڈرائیورز، پیشہ ور عصمت فروش، نشہ آور ادویات استعمال کرنے والے، اور خون بیچنے والے ہونے چاہئے۔ مہم کا رویہ مثبت ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ محض بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے لوگوں کو ہدایت کی جائے۔"

(فوکس گروپ مباحثہ سے ایک اقتباس، 30 ستمبر 2004ء، اسلام آباد)

راحت نے ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز کے متعلق وزارتِ صحت اور این۔ سی۔ اے۔ پی کے ٹیلی وژن پراس اشتهار کی طرف اشارہ بھی کیا جس میں ایک عورت اور مرد کو پردے کے پیچھے دکھایا گیا ہے اور ایک صوتی پیغام آگ اگل رہا ہے کہ ایڈز خطرناک ہے۔ اور یہ مرد اور عورت کے جنسی تعلقات کی وجہ سے منتقل ہوتا ہے۔ یہ آگ پہلے ہی سے اُن پڑھ اور تعلیم سے بے بہرہ ملکی آبادی کو درغلانے کا مختصر ترین راستہ ہے۔

راحت نے انکشاف کیا کہ میڈیا حکومت کی مدد اور مذہبی بنیاد پرستوں کے خوف سے بار بار ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز کے بارے میں اس طرح کا تاثر دیتا ہے کہ یہ جنسی عمل کے ذریعے پھیلتا ہے، تاہم یہ درست نہیں ہے۔ راحت کچھ سال پہلے آپریشن کے دوران بغیر سٹیرلائزڈ سرجیکل اوزاروں سے ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متاثر ہوئی تھی۔

اُس نے الزام لگایا کہ پاکستانی میڈیا انگریزی اور اردو دونوں اخبارات میں منفی مضامین اور تصاویر شائع کرتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ہمارے ملک میں اتنی ترقی کے باوجود اب تک اتنی جذباتی اور حساس خبریں ہوتی ہیں جو لوگوں میں ڈپریشن پیدا کرتی ہیں خاص طور پر ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ اور ان کے خاندان میں۔ اُس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں سے آنکھیں نہیں ملا سکتی اور یہ بات اُس کی موت سے کم نہیں کہ اُس کے بچوں کو اُن کی ماں کی حالت کا پتہ چل جائے۔

اپنی پسند کے بارے میں راحت نے تبادلہ خیال کرتے ہوئے این۔ سی۔ اے۔ پی کی حالیہ مہم کو حوصلہ افزا قرار دیا اور کہا کہ یہ تصویر کا صحیح رخ پیش کر رہے ہیں۔ سوچو، سمجھو اور احتیاط کرو پہلی مہم ہے جس نے اُس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیر دی۔

وہ "ریڈر بن" کو پسند کرتی ہے۔ جو وصلے کی علامت ہے۔ اور ایچ۔ آئی۔ وی کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اُس کی رائے کے مطابق اس کے بہت سے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ دوست اور قریبی عزیز ایسا ہی سوچتے ہیں۔

کیا راحت میڈیا کو کوئی تجویز دینا پسند کرے گی؟ یقیناً اُس کے پاس ایچ۔ آئی۔ وی کی کوریج کو بہتر بنانے کے لئے کئی تجاویز ہیں اور اس کی ایک تجویز ایچ۔ آئی۔ وی متاثرین اور ان کی زندگی پر فیملی ڈرامہ سیریل اٹھا چاہیے جو کہ پی ٹی وی اور تمام پراڈیٹ چینلوں سے دکھائی جائے۔ مزید برآں اُس نے یہ تجویز بھی دی کہ کہانیوں کا اختتام یا انجام مثبت ہونا چاہیے اور یہ ایڈز کے متاثرین کی حقیقی زندگیوں پر مبنی ہو۔ اگر وہ استاد ہے تو اُسے کمرہ جماعت میں پڑھاتا ہوا دکھایا جائے اور پبلک ٹرانسپورٹ میں اس کی نقل و حرکت اور اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دکھایا جائے۔

وہ فیملی تفریحات کو کیوں اتنی ترجیح دیتی ہے؟ اس لئے کہ ہمارے لوگ فیملی ڈرامہ دیکھنا پسند کرتے ہیں اور راحت محسوس کرتی ہے کہ اس بیماری سے متعلق معلومات ایسے ڈراموں کا لازمی جزو ہونا چاہیے۔

حوالہ: یہ انٹرویو سینڈرا کے تحت لیا گیا ہے۔ شخصیت اور جگہ کے نام تبدیل کئے گئے ہیں۔



نذیر مسیح

انجی۔ آئی۔ وی پازینو، غیر پیشہ

نیز لائٹ سوسائٹی، لاہور

پاکستانی میڈیا اور اس کی موجودہ صورت حال پر نا پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے نذیر نے کہا کہ رویوں کی تبدیلی ایک انتہائی ضروری تجزیہ ہے میڈیا کے لئے اور ہمارا میڈیا اس حقیقت کو قبول نہیں کر پارہا اور یہی وجہ ہے کہ وہ موخر اور تعمیری انداز نگہ کے ساتھ اس انتہائی نازک مسئلے کو اجاگر نہیں کر پارہا۔

دس کاوشوں میں سے صرف دو یا زیادہ سے زیادہ تین کوششیں ہی ایسی ہوں گی جس کے ذریعے سننے اور پڑھنے والوں کی توجہ اس حساس معاملے کی طرف دلائی گئی ہو، ہماری گوشتوں کے دوران نذیر نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح مختلف طریقوں سے رویوں میں تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے جو واقعی میں معاشرے کے ذہنوں کو مثبت انداز سے بدل سکتے ہیں۔ وہ اس بات کا فرارغ دلی سے اقرار کرتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ لوگوں کے رویوں میں تبدیلی آئے گی۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جب انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کو بلا جھجک خوش دلی کے ساتھ ایک نارمل انسان کی حیثیت سے معاشرہ انہیں قبول کرنا شروع کر دے گا۔ اردو اخبارات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے نذیر نے کہا کہ چونکہ اس میڈیم میں صحیح سمت میں پیشہ ورانہ تربیت کا فقدان ہے جس کی وجہ سے ان کی سوچ کا انداز انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کے لئے مضنی ہے۔ اُس نے اردو روزناموں میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کے لئے صرف جلتی پرتیل کا کام کرتے ہیں۔

نذیر کے کہنے کے مطابق پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا صرف اس بات کی تشہیر کرتے ہیں کہ انجی۔ آئی۔ وی ایڈز کے پھیلاؤ کی وجہ صرف جنسی تعلقات ہیں۔ (جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے)۔ اس تشہیر سے انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں میں موت کی سی سراسیمگی چھا گئی ہے کہ وہ عوام کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے اور گھبراتے ہیں۔

کیا نذیر کو میڈیا کی کوریج کا کوئی اندازہ خصوصی طور پر پسند ہے؟ جی ہاں! کچھ نیوز لیٹر کو اُس نے صراحتاً جو کہ مختلف سماجی تنظیمیں شائع کرتی ہیں اس کے علاوہ اس نے ان صحافیوں کی بھی تعریف کی جو بڑے واضح اور مثبت انداز میں اس مسئلے پر لکھ رہے ہیں۔ اور ان کی اس کاوش کے نتیجے میں عام لوگوں تک موخر انداز میں پیغام پہنچ رہا ہے۔ نذیر کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں انگریزی اخبارات اور رسالوں کی کارکردگی اردو اور مقامی زبانوں میں چھپنے والے اخبارات اور جگلوں سے کہیں بہتر ہے۔ اُس نے "روزنامہ خبریں" میں شائع ہونے والی ضلع خانپور کے رہنے والے ایک انجی۔ آئی۔ وی پازینو کی کہانی اور قصور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ انداز بالکل بھی ٹھیک نہیں۔ اس طرح انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں میں مایوسی اور باقی عوام میں انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کے خلاف نفرت پھیل گئی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نذیر مستقبل میں کسی بہتری کی توقع رکھتا ہے؟ نذیر اس بارے میں پُر امید دکھائی دیتا ہے اور اُس کا خیال ہے کہ یہ بہتری آسکتی ہے اگر انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کو میڈیا کے ذریعے پیش کی جانے والی تحریک میں بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع ملے۔ اس طرح کی تحریک سے زیادہ موخر اور سوسندہ انداز سے دیکھنے والوں کی ہمدردیاں انجی۔ آئی۔ وی ایڈز سے متاخرہ لوگوں کے لئے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

حکومت کو سماجی تنظیموں اور میڈیا کے ساتھ باہمی اشتراک سے ایسی تحریکیں شروع کرنی چاہئیں جو کہ ثقافتی اور سماجی لحاظ سے قابل قبول ہوں اور جن سے انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کے لئے باقی عوام کی نظر میں احترام اور ہمدردی جیسے جذبات اُجاگر کیے جاسکیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو چاہئے کہ وہ رویوں کی تبدیلی اور انجی۔ آئی۔ وی ایڈز کے بارے میں پروگرام ترتیب دیتے وقت انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کو بھی شامل کریں۔

نذیر نے کہا کہ چونکہ ہمارا معاشرہ مردوں کا معاشرہ ہے اور اس حقیقت کے پیش نظر ایک مرد ہونے کی حیثیت سے میں تو یہ تجربات کر سکتا ہوں کہ علی الاطلاق اپنے بارے میں بتا سکوں کہ میں انجی۔ آئی۔ وی پازینو ہوں مگر ایک خاتون کے لئے ایسا کرنا بہر حال انتہائی مشکل ہے۔

اُس نے اس بات پر زور دیا کہ میڈیا کو ایسے ڈرامے بنانے سے پہلے جن میں کہ انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کی حالات زندگی اور تھسا بردھائی جائیں، انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں سے ہمیشہ اجازت لینی چاہئے اور یہ شرط تھنجر والوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ ان ڈراموں یا دستاویزی پروگراموں کا مقصد انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کی زندگیاں اجبر کرنا نہیں بلکہ معاشرے میں ایک مثبت اور تعمیری تبدیلی لانا ہونا چاہئے۔

وہ ہیران کن حد تک "کس" کی اس کارکردگی سے خوش اور متاثر تھا جس کے ذریعے انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کے مثبت انداز میں اثر پوز لیے جارہے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ایسی بارہوا ہے کہ انجی۔ آئی۔ وی پازینو لوگوں کی آراء اور تھسا بردھ کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس کام کا سہرا "کس" ریسرچ، ریسورس، میڈیا سینٹر کے سر جاتا ہے کہ جس کے مشن میں میڈیا میں انتہائی حساس انداز سے انجی۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق لوگوں میں شعور اجاگر کیا۔ بی بی سی سائنس ریڈیو سروس اور ملک کے مختلف علاقوں میں ایف۔ ایم ریڈیو نشریات کے ذریعے علاقائی زبانوں میں یقیناً انتہائی موخر انداز سے اس مسئلے کے بارے میں لوگوں کو آگہی دی جاسکتی ہے۔



نذیر نے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی رپورٹنگ کے بارے میں ایک میڈیا پالیسی تجویز پیش کی، جس کے مطابق تمام میڈیا ایجنسیوں اور صحافیوں کو جو اس مسئلے پر کام کر رہے ہیں اس بات کا پابند ہونا چاہیے کہ وہ انسانیت کے احترام اور وقار کو کسی بھی قیمت پر مجروح نہ کریں۔

وہ چاہتا ہے کہ اس پالیسی پر نہ صرف این۔ اے۔ سی۔ پی بلکہ حکومت پاکستان بھی عمل پیرا ہوتے ہوئے ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو لوگوں کو نارمل انسانوں کے سے حقوق دیں۔ مستقبل میں صرف یہی ایک طریقہ ہے مثبت انداز سے رویوں کی تبدیلی کا۔

"دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں"

حوالہ: ہماری صحافی نے نذیر سے انٹرویو کے لئے وقت مانگا، جس کے لیے وہ فوراً تیار ہو گیا۔ چنانچہ لاہور نیوز لائنس ایڈز سوسائٹی آفس میں ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز اور میڈیا میں پلوائز کی شخصیت کے بارے میں اس کی دلچسپ گفتگو ریکارڈ کی گئی۔ لاہور آفس کے اسٹاف ممبرز کی اکثریت ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو ہے مگر وہ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔

موسیٰ قاضی

ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو، پوشیدہ

22 سال

ہیونیا

گرینجویٹ سٹوڈیٹ، ملتان

یڈیز نوجوان کمیونٹی کا شوقین ہے۔ وہ اپنے فرصت کے لمحات بین الاقوامی اور بلاگ سائٹس پر ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق معلومات پڑھنے میں گزارتا ہے۔ موسیٰ پیدائشی طور پر خون کی کمی کا شکار رہا ہے، کئی سالوں سے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے ساتھ براہ راست تعلق نے اس میں صحت، ایچ۔ آئی۔ وی اور ایڈز سے متعلق دلچسپی بڑھادی ہے۔ اُس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیٹ نوجوانوں کے لئے معلومات فراہم کرنے کا بڑا ذریعہ ہے کیونکہ ہمارے ملک میں نوجوان شب و روز اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عالمی میڈیا کی کوریج مختلف سامعین اور ناظرین کے لئے بالکل واضح اور برحاصل ہے اور کوئی بین الاقوامی نیگزین اور اخبارات کو پڑھ کر تذبذب کا شکار نہیں ہوتا۔

پاکستانی میڈیا کی کوریج کے بارے میں موسیٰ پریشان دکھائی دیتا ہے۔ جب تک وہ اس راز سے ناواقف تھا کہ وہ بھی ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہو چکا ہے، اُس نے اس بات پر کوئی توجیہ نہیں دی کہ میڈیا کیا لکھ رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔

تین سال پیش اُسے اپنے بارے میں پتا چلا کہ وہ بھی اُن چند متاثرین میں سے ایک ہے جو ایچ۔ آئی۔ وی پازیٹو ہیں اور اس آگاہی نے اُس کی سوچ بدل دی۔ پلوائز کے بارے میں اب جو کچھ لکھا جاتا ہے یا ٹی وی سکرین پر دکھایا اور سنایا جاتا ہے وہ ان سب کے بارے میں اب انتہائی حساس ہو چکا ہے۔

اب وہ اپنے ہی ہم عصروں اور دوستوں کا سامنا کرتے ہوئے بھی گھبراتا ہے جیسا کہ وہ جانتا ہے کہ یہ بیماری محض ناچائز تعلقات کا پیش خیمہ ہے جب کہ اُس کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔

آج کل ملک بھر میں ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں کا جو نقشہ کھینچا جا رہا ہے، وہ اس سے بالکل بھی متفق نہیں خاص طور پر اردو اخبارات میں پلواز کی زندگی کے بارے میں جس بھونڈے متعصبانہ انداز سے لکھا جاتا ہے۔ وہ اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتا جب اُس سے کچھ اخبارات کے نام لینے کے لئے کہا گیا تو اُس نے بلا جھجک جن اخبارات کے نام لئے وہ یہ ہیں، "دن"، "خبریں" اور "جنگ"۔ یہ وہ اخبارات ہیں (جو موئی کے کہنے کے مطابق) جو کہ ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں کے بارے میں انتہائی خوفناک انداز میں لکھتے ہیں۔

موئی قاضی نے انگریزی اخبارات "ڈان"، "اور" "دی نیوز" کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے بھی ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں کے بارے میں لکھ رہے ہیں جس سے اُن کی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔

موئی قاضی کا کہنا ہے کہ انگلش میڈیا گورنمنٹ اور این۔جی۔اوی کی کارکردگی کا بہت اچھے انداز میں تنقیدی جائزہ لے رہا ہے۔ اُس نے "اے۔آر۔وائے ون ورلڈ" پرائزن اے سی بی کی جانب سے پیش کئے جانے والے ٹاک شو کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ پراگرام نہایت منظم انداز سے ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہیں مگر ان چینلز کو ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کا صرف ایک ہی رخ نہیں دکھانا چاہیے بلکہ اس کے ہر پہلو پر بات ہونی چاہیے۔

لاہور میں سرگرم عمل ایک این۔جی۔او "پاک پلس" ہے جس نے بین الاقوامی سطح پر خاندانی صحت کے حوالے سے ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں کے بارے میں کچھ معلوماتی کتابچے شائع کئے ہیں۔ موئی نے اس کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ کوریج کا ایک مثبت اور موثر انداز ہے جسے جاری رہنا چاہیے۔

کیا آپ کے ذہن میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کوئی تجویز ہے؟ موئی نے اس سوال کے جواب میں بھرپور انداز سے کہا کہ میڈیا اور ایڈورٹائزنگ انجینئرز خاص طور پر میڈیا وغیرہ کو ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں کی رائے اور اثر و پوز ضرور شائع کرنے چاہیے۔ تمام ایچ۔آئی۔وی پازینولوج خواہ خواتین ہوں یا مرد، نوجوان ہوں یا عمر کی کئی بہاریں دیکھ چکے ہوں، پاکستان میں مقیم ہوں یا پھر دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے پاکستانی ہنرمند یا محنت کش ہوں، اُن سب کے نظریات اور خیالات، سروے اور سوالنامے کی صورت میں اکٹھے کرنے چاہیے۔ تاکہ تمام ہم وطنوں کو اس طرح کی تحقیق کے نتائج سے آگاہی ہو اور اظہار رائے کے ذریعے آگاہی دلانے والی ایسی تحریکوں میں پلواز کی دادرسی ہو سکے۔

ایف۔ایم۔ریڈیو چینلز پرائڈین نغموں کے بجائے لوک اور پاپ موسیقی کے ذریعے ایچ۔آئی۔وی ایڈز کے بارے میں مثبت انداز سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

ایچ۔آئی۔وی اور ایڈز کے بارے میں میڈیا کے تمام پراگراموں کو پہلے شہری اور دیہی آبادی کے ایک مخصوص طبقے پر آزمانے کے بعد پھر جو اچھے نتائج برآمد ہوں انہیں ملک بھر میں لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

حوالہ: ایچ۔آئی۔وی پازینولوجوں نے یہ انٹرویو لاہور میں دیا اُس کو یقین دلا گیا تھا کہ اُس کے معاملات صحت راز میں رکھے جائیں گے لہذا کرداروں اور جگہ کے نام تبدیل کر دیے گئے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ

باب نمبر 5

اصطلاحات اور مخفف الفاظ کی تفصیل

اے۔ بی۔ سی

اے مخفف ہے انگریزی کے ان الفاظ کا جن کے معنی ہیں جنسی عمل سے اعتراف یا پہلی بار جنسی عمل کا تجربہ چھوٹی عمر کے بچے کے لیے دیر سے کرنا۔
بی مخفف ہے ان الفاظ کا جن کے معنی ہیں ایک ہی شریک حیات کے ساتھ وفادار رہنا ایک ہی ساتھی سے جنسی تعلقات رکھنا جو ایڈز سے متاثر نہ ہو۔
سی کا مطلب ہے کنڈوم (برکے خلاف) کا صحیح اور ہمیشہ استعمال

ایڈز

اے آئی ڈی ایس (ایڈز) کا مطلب ہے قوت مدافعت میں کمی کی وہاں یہ اس صورت میں لاحق ہوتی ہے جب کسی فرد کے جسم کا مدافعتی نظام ایچ۔ آئی۔ وی وائرس کی وجہ سے کمزور پڑ چکا ہوتا ہے اتنا زیادہ کہ بہت سی بیماریاں یا کینسر جسم پر حملہ آور ہو کر اس فرد کو مرلیض بنا دیتے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں ان میں سے کوئی بھی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ مگر لیبارٹری ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مدافعتی نظام بری طرح تباہ ہو چکا ہے، ان کے بارے میں بھی یہ تشخیص کی جاتی ہے کہ آگے چل کر وہ ایڈز میں مبتلا ہو جائیں گے۔

ایٹنی باڈیز

انسانی جسم میں موجود ان خلیوں کو کہا جاتا ہے جو جسم میں داخل ہونے والے اجنبی اجزاء مثلاً بکٹیریا، جراثیم اور وائرس کو تباہ کرتے ہیں ایچ۔ آئی۔ وی کی اچھی قسم کے ٹیسٹ میں یہی معائنہ کیا جاتا ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس کا مقابلہ کرنے کے لیے جسم میں یہ خلیے ایٹنی باڈیز موجود ہیں یا نہیں اور کہیں اس وائرس کے خلیے غالب تو نہیں آگئے اگر ٹیسٹ کا نتیجہ ایچ۔ آئی۔ وی مثبت آئے تو اس کا مطلب ہے کہ وائرس جسم میں موجود ہے ایٹنا ٹریٹمنٹ (اے آئی۔ وی) اس میں اس وائرس کے خلاف استعمال ہونے والا ہر قسم کا علاج دووائس سمیت شامل ہے یہ دووائس جسم پر حملہ آور ہونے والے وائرس کو ختم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس اور اس کے پھیلنے کے امکانات کو ختم کرنے کے لیے۔

عالمی فنڈ

(گلوبل فنڈ) یہ فنڈ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوئی عنان کی خواہش پر 2001ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا مقصد ایڈز، تپ دق، اور ملیریا جیسے وبائی امراض کے خاتمے کے لیے مہم چلانا تھا عالمی فنڈ، حکومتوں، نجی اداروں اور متاثرہ افراد کے لواحقین کے باہمی اشتراک سے قائم کیا گیا ہے یہ مالی معاونت فراہم کرنے والے خود مختار ادارہ ہے جس کا مقصد ترقی پذیر ممالک میں ایڈز، تپ دق اور ملیریا جیسے امراض کے خاتمے کے لیے مہم چلانا ہے۔

ایچ۔ آئی۔ وی ٹیسٹ

ایچ۔ آئی۔ وی کے معیاری معائنے کا مقصد خون میں ایچ۔ آئی۔ وی کے وائرس کا پتہ چلانا ہوتا ہے۔ ایچ۔ آئی۔ وی ایٹنی باڈیز کے خلیے ایک بار جسم میں پیدا کئے جاتے ہیں تاکہ ایچ۔ آئی۔ وی وائرس کا پتہ چلا جا سکے اگر کسی جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی وائرس داخل ہو جائے تو اس کے نتیجے میں فوری طور پر ایچ۔ آئی۔ وی ایٹنی باڈیز جسم میں پیدا نہیں ہو جاتیں، اس میں کچھ وقت لگتا ہے ایٹنی باڈیز جسم میں پیدا ہونے سے پہلے کے دورانیے کو "ونڈر ویئر ٹیڈ" یعنی آغاز کا دورانیہ کہا جاتا ہے۔ اس دوران ہو سکتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی ٹیسٹ کا نتیجہ منفی نکلے جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی کی موجودگی کا پتہ لگانے کی نسبت ایچ۔ آئی۔ وی منفی ٹیسٹ ممکن ہوتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی کو معائنے کے بے شمار طریقے ہیں اور کئی قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جن سے جسم میں ایچ۔ آئی۔ وی کی موجودگی کی تصدیق یا تردید کی جاسکتی ہے۔

ایچ۔ آئی۔ وی (ہیومن امیونو ڈیفینس شیٹی وائرس)

یہ وہ وائرس ہے جو ایڈز کا سبب بنتا ہے یہ وائرس خون کے ذریعے بہ آسانی دوسرے فرد تک منتقل ہو سکتا ہے اس کے علاوہ مادہ منویہ، اندام نہانی سے خارج ہونے والی رطوبتیں، چھاتی کا دودھ اس وائرس کی منتقلی کے ذرائع ہیں۔ متاثرہ حاملہ عورت سے اس کے بچے کو دوران حمل یا وضع حمل کے دوران یہ وائرس منتقل ہو سکتا ہے ایچ۔ آئی۔ وی کی دو اقسام ہیں۔ ایچ۔ آئی۔ وی 1 اور ایچ۔ آئی۔ وی 2 دونوں کی منتقلی کے طریقے، ذرائع بھی ایک ہیں اور نتیجہ ایڈز لاحق ہونے کی صورت میں نکلتا ہے "ایچ۔ آئی۔ وی 1" پوری دنیا میں پھیلنے والے وبائی امراض میں سرفہرست ہے جبکہ "ایچ۔ آئی۔ وی 2" کا پھیلاؤ کم ہے اس کی ابتداء مغربی افریقہ سے ہوئی تھی۔

قوت مدافعت

(امیون سٹم) جسم کا وہ حفاظتی نظام ہے جو جسم میں اجنبی اجزاء، بیکٹیریا وائرس، فنگی وغیرہ کے باہر سے داخل ہونے کے بعد ان کے حملے سے جسم کو بچاتا ہے۔ امیونو ڈیفینس (قوت مدافعت میں کمی) وہ صورت حال جب جسم کا حفاظتی نظام جراثیموں کے خلاف جسم کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہے ایچ۔ آئی۔ وی حملہ آور ہونے کے بعد رفتہ رفتہ جسم کے حفاظتی نظام کو کمزور کرتا ہے اور امیونو ڈیفینس یا قوت مدافعت میں کمی کا سبب بنتا ہے۔

ماں سے بچے کو مرض کی منتقلی

اس کا مطلب ہے کہ کسی ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثرہ حاملہ عورت کے بچے کو دوران حمل، زچگی یا پیدائش کے عمل کے دوران ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہو جانا یا دودھ پلانے کے دوران بچے کا متاثر ہو جانا۔ ماں سے بچے کو وائرس منتقل ہونے کے اس عمل کو قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش منتقلی کہا جاتا ہے۔

ایم۔ ایس۔ ایم

اس اصطلاح کا مطلب ہے۔ مردوں سے مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات استوار کرنا۔ مرض کے پھیلنے کے خدشے کے پیش نظر یہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، بجائے یہ کہنے کے کہ فلاں ہم جنس پرست ہے کیونکہ یہ ایک مخدوش رویہ ہے، شناخت کے خدشے سے زیادہ یہ خدشہ ہوتا ہے کہ دوسرے اس رویے یا عادات کو اپنائیں۔ بہت سے ممالک میں اور تہذیبی رویوں میں مرد سے مرد کے جنسی تعلقات کو ممکن ہے ہم جنس پرستی نہ سمجھا جاتا ہو۔

چین ڈیمک

ایڈز کو کہا جاتا ہے یعنی ایک انتہائی مہلک بیماری جس نے دنیا بھر کے بے شمار ممالک میں آبادی کے بڑے حصے کو متاثر کر کے تباہی پھیلا رکھی ہے۔ خطرناک عادات یا رویے (Risk Behaviour) اس کا مطلب ہے کسی فرد کی کوئی بھی ایسی عادت، حرکت یا رویہ جس کی وجہ سے اس کے ایچ۔ آئی۔ وی سے متاثر ہونے کے امکانات میں اضافہ ہو جائے۔ مخدوش عادات کی چند مثالیں یہ ہیں۔ غیر محفوظ جنسی عمل، بہت سے لوگوں سے جنسی تعلقات رکھنا اور سرخ کے ذریعے نشیات کا استعمال، شراب کے استعمال کو بھی مخدوش عادات میں شمار کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کی قوت فیصلہ کمزور ہو جاتی ہے اور وہ غیر محفوظ جنسی عمل سے خود کو بچا نہیں سکتا۔

ایس۔ ڈی۔ ڈی یا ایس ٹی آئی

جنسی متعدی امراض کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی ایسے امراض جو جنسی عمل کے ذریعے ایک سے دوسرے فرد تک منتقل ہوتے اور پھیلتے ہیں۔

یاد رکھنے کے قابل باتیں

- موضوع کی جزئیات اور اصطلاحات پر عبور حاصل کریں
- صنفی امتیاز کے خاتمے کے لئے پالیسی سازی، قواعد و ضوابط مرتب کرنے اور باضابطہ نظام کار متعین کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ، پالیسی سازوں، ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور بیرونی پالیسی سازوں پر دباؤ ڈالیں۔
- تعاون کے لئے مردوں اور عورتوں دونوں کو رضا کارانہ شرکت کی دعوت دیں۔
- آراء کی بجائے موضوعات پر بات کریں۔ متعلقہ مسئلے پر قلم اٹھانے سے پہلے اپنی تیاری مکمل کریں۔ سابقہ اور موجودہ حقائق اور اعداد و شمار کی تحقیق کریں۔
- ضرورت کے مطابق پس منظر سے آگہی حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ صحافی انٹرویو کرتے وقت، جس کا انٹرویو لیا جا رہا ہو اس کی بات سننے کے بجائے اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کریں۔
- صحافیوں کو قومی قوانین کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ انہیں علم ہونا چاہیے کہ پالیسی کیا ہے اور عام طور پر عمل درآمد کی صورت حال کیا ہے۔
- ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے موضوع پر آگہی کے لئے بہترین ذریعہ نیچر نگاری ہے۔
- صحافیوں کو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی اصطلاحات پر عبور ہونا چاہیے اور ہمیشہ ایسی زبان استعمال کریں جو ان کے سامعین کے لئے قابل فہم ہو۔

صنفي موضوع پر ذرائع ابلاغ کے لئے ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی تجزیاتی فہرست

اس فہرست کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صنفي حساسیت کے موضوع پر خبر نگاروں کو ایسی آگہی فراہم کی جائے جو ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے موضوع پر پروگرام پیش کرتے ہوئے یا مضامین لکھتے وقت ان کے کام آسکے۔ صنفي حساسیت کا شعور رکھنے والے افراد پروگرام مرتب کرتے ہوئے اس بات کا بطور خاص خیال رکھتے ہیں کہ تمام اصناف کا خیال رکھا جائے یعنی صنفي امتیاز سے گریز کیا جائے۔ صنفي حساسیت خاص طور پر ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی روک تھام کے سلسلے میں ایک اہم تصور ہے۔

"صنف" کی اصطلاح کسی معاشرے کے مختلف افراد کی معاشرتی کردار نگاری کی وضاحت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے یعنی وہ کردار، جوان کے لئے معاشرے کی طرف سے متعین کیا گیا ہے جبکہ "جنس" کا تعلق جسمانی کردار سے ہوتا ہے "صنف" کا کردار معاشرہ متعین کرتا ہے۔ اس کردار کو ادا کرنے کی تعلیم و تربیت دی جاسکتی ہے۔ یہ کردار مختلف معاشروں میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ پرانی نسل سے نئی نسل تک کے کردار میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ صنفي کردار ان رویوں اور تعلقات کی عکاسی کرتے ہیں جو کسی مخصوص معاشرے کی طرف سے ان کے لئے متعین کر دیئے جاتے ہیں یعنی عورت اور مرد کا مخصوص کردار کیا ہونا چاہیے۔

فہرست

یہ فہرست ولولہ انگیز خبر نگاری کے لئے موضوعات کی فراہمی میں بھی معاون ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حساس موضوعات کے بارے میں پالیسی سازی کے لئے بھی مددگار ثابت ہو سکتی۔ جب فہرست مکمل ہو جائے تو اپنے جوابات کا جائزہ لیجئے تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ بہترین خبر نگاری کے لئے آپ صنفي حساسیت پر مبنی موضوعات کو کس طرح خبر سازی میں شامل کر سکتے ہیں۔

کیا آپ کو خبر ہے:

- (1) تمام شرکاء کو مساوی سطح پر معلومات اور آگہی حاصل ہوئی؟
ہاں / نہیں
- (2) کیا معاشرے کی طرف سے متعین کردہ عورتوں، مردوں اور بالعموم کے کردار پر بحث مباحثے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟
ہاں / نہیں
- (3) کیا مختلف سماجی حقائق مثلاً اقتصادیات، سیاست اور سماجی ڈھانچے کے بارے میں ایسی آگہی پیدا ہوتی ہے جو عورتوں اور مردوں میں زیادہ تر ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کے خطرے کا سبب بنتی ہے؟
ہاں / نہیں
- (4) کیا یہ مباحث پیدا ہوتے ہیں کہ صنفي امتیاز کس طرح ایچ۔ آئی۔ وی ایڈز کی روک تھام متعلق اور دیکھ بھال و علاج پر اثر انداز ہوتا ہے؟
ہاں / نہیں
- (5) کیا عورتوں اور مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کے مابین اختیارات کے عدم توازن کو ختم کرنے کی تحریک ملتی ہے؟
ہاں / نہیں

(5) کیا عورتوں اور مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کے مابین اختیارات کے عدم توازن کو ختم کرنے کی تحریک ملتی ہے؟

ہاں / نہیں

(6) کیا عورتوں اور لڑکیوں پر روار کھے جانے والے تشدد کو موضوع بنایا گیا ہے؟

ہاں / نہیں

(7) کیا یہ سوال اٹھتا ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کو ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز سے اپنے تحفظ کے لئے تعلیم حاصل کرنے کا اختیار حاصل ہے (مثال کے طور پر لڑکیوں اور عورتوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے مختلف نئے ہنر سیکھنے کی حوصلہ افزائی، اپنی مرضی کے مطابق زیادہ ذمہ داریاں اٹھانا، صحت و صفائی کے فروغ کے لئے مقامی لیڈر بننے کی حوصلہ افزائی وغیرہ)؟

ہاں / نہیں

(8) کیا اس دہرے معیار کو موضوع بنایا گیا ہے جو عورتوں اور مردوں کی جنسی سرگرمیوں کے لئے لاگو ہے؟ (مثال کے طور پر: مرد کو یہ اجازت ہے کہ وہ بیوی کے علاوہ جس سے چاہے جنسی تعلقات استوار کر سکتا ہے مگر عورت کو نہیں، مرد شادی سے پہلے عام طور جنسی تجربے سے گزر چکے ہوتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ عورتوں کو بھی یہ اجازت ہونی چاہیے بلکہ اس دہرے معیار کے خاتمے کا مقصد ہے مردوں کو جی یہ اجازت نہیں ہونی چاہیے؟

ہاں / نہیں

(9) کیا جنسی زیادتی کو موضوع بنایا گیا ہے (مثلاً زنا بالجبر، حرام کاری وغیرہ)؟

ہاں / نہیں

(10) کیا بالغوں میں یہ آگہی پیدا کرتی ہے کہ جنسی صحت اور صحت تولید کی حفاظت کے لئے سہولتیں موجود ہونا بچوں اور نوجوانوں کی ضرورت ہے؟

ہاں / نہیں

(11) کیا یہ موضوع موجود ہے کہ ایچ۔ آئی۔ وی / ایڈز کیا اثرات چھوڑتی ہے؟ نیز عورتیں اور مرد کس طرح تولیدی انتخاب کرتے ہیں؟

ہاں / نہیں

(12) کیا عورتوں اور مردوں دونوں کی خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

ہاں / نہیں

اچھی اور بری خبر نگاری کے نمونے

جیسا کہ معمول ہے صحافی یہ استعداد حاصل کرتے ہیں کہ معاشرے میں موجود مختلف مسائل کے بارے میں آگہی حاصل کی جائے ان ہی معلومات کو پھر مختلف کہانیوں کی صورت میں ذرائع ابلاغ میں پیش کیا جاتا ہے (کہانی یا سٹوری میڈیا کی زبان میں خبر کے متن کو کہا جاتا ہے۔ اچھی خبر نگاری کے لئے ذرائع ابلاغ کے متعین کردہ چند اصول یہ ہیں:

- جامعیت
- توازن
- صاف واضح اور اختصار (مختصر نویسی)
- تکنیک نظر کی وضاحت بھرپور انداز سے
- معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے استفادہ
- سیاق و سباق

جامعیت: یہ اس پٹی کا ایک مستند اصول ہے۔ ایک صحافی کا فرض ہوتا ہے کہ ہمیشہ حقائق پیش کرنے تک محدود رہے، اپنی ذاتی رائے اور ہر قسم کے تعصبات کے بالاتر ہو کر خبر لکھے۔ ایک اچھا صحافی کبھی نہیں جھکتا اور نہ ہی سچائی کو موڑ توڑ کر اپنی طرف سے کچھ گھڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

توازن: خبر میں برقرار رکھنے کے لئے مختلف ذرائع سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی خیال رکھنا ہوتا ہے کہ صحافی اپنی رائے تعصبات اور ذاتی دلچسپی کو حقائق پر غالب نہ آنے دے نیز کسی شخصیت کو انٹرویو کرنا چاہے اور کسی کو نہیں۔ توازن سے یہ بھی مراد ہے کہ کسی مسئلے کے تمام پہلوؤں کو پیش کیا جائے چاہے وہ مبالغہ آمیز ہوں یا متضاد یا تو صیغی۔

درست حقائق حاصل کرنے کے لئے کسی مسئلے کی مقامی، علاقائی اور عالمی سطح پر پیش کردہ صورت حال کا جائزہ لینا اور اس سے متعلق مواد کو استعمال کرنا، کسی خبر کو صحیح سیاق و سباق میں پیش کرنے کا بنیادی اصول ہے۔

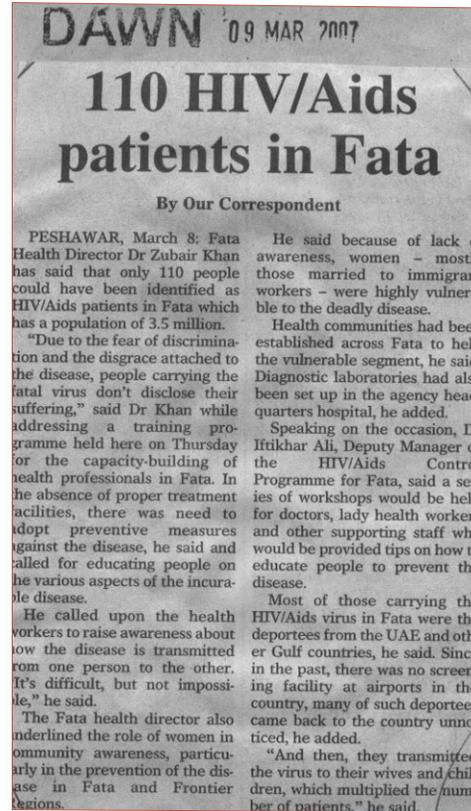
واضح اور مختصر: کسی مسئلے پر خبر نگاری کرتے وقت ابلاغ کے لئے زبان ایک صحافی کی سب سے بڑی مددگار ہوتی ہے۔ اصطلاحات سے اچھی طرح آگاہ ہو کر اور ناقابل فہم الفاظ کی وضاحت پر عور حاصل کر کے صحافی اپنی تحریر میں استعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں اور عوام تک کسی مسئلے کو پہنچانے کے لئے کئی بہتر اور موثر طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔

ایک صحافی کے لئے ضروری ہے کہ "روایتی عقل مندی" کو جو ضرب الامثال کی صورت میں موجود ہے، انہیں رد کرنے یا غلط ثابت کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لئے درست تناظر کے ساتھ یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا میں ابتدائی تہید پر یقین کر لوں؟ مثال کے طور پر وہ کہہ سکتے ہیں کہ صنفی کردار معاشرے کے معین کردہ ہیں کوئی مکمل سچائی نہیں انہیں تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے صنفی موضوع پر بات کرنے کے لئے یا اپنی خبروں میں صنفی حوالوں کو مسلسل پیش کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ روایتی عقلمندی "ضرب الامثال" میں موجود عورتوں اور مردوں کے لئے مقرر کردہ کردار کے بارے میں سوالات اٹھائے جائیں یا پھر امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ صنفی موضوعات پر شائع ہونے والے مواد کو مسلسل تجزیہ کیا جائے۔ جب ایک صحافی اچھی طرح سمجھ لیتا لیتی ہے کہ جدید ترین معلومات تک آسانی سے رسائی حاصل کرنے کے لئے سوالات کر سکے اور نئی کہانیاں تخلیق کر سکے۔

پشاور میں نومبر 2006ء میں ایچ۔آئی۔وی ایڈز کے موضوع پر خبر نگاری کی تربیتی ورکشاپ کے موقع پر کس کی ڈائریکٹر مسٹر تمہہ نسیم احمد نے اس نکتہ پر خاص زور دیا کہ ایچ۔آئی۔وی ایڈز پر خبر نگاری کرتے ہوئے صحافیوں کو اور ذرائع ابلاغ کو ذمہ دار نہ رو یہ اختیار کرنا چاہیے۔ خبر نگاری کے دوران علاقے اور جگہ کا نام خفیہ رکھنا چاہیے، ایسے علاقوں کو نشاندہی کرنا اور ان کے نام تحریر کرنا جہاں ایڈز میں مبتلا افراد کی اکثریت ہے، غیر اخلاقی رویہ کیونکہ جب کسی مخصوص علاقے کی بطور خاص نشاندہی کر دی جاتی ہے تو یہ بات ان لوگوں کے لئے بدنامی کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں صنفی تصور عام کرنے کا سبب بنتی ہے انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ذرائع ابلاغ ایچ۔آئی۔وی ایڈز کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے اسے انسانوں کے ناقابل مزاحمت بیماری کے طور پر پیش کرنے سے اعتراف کریں۔

عکس کے زیر اہتمام قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ نفسیات کے طلبہ کے ساتھ دسمبر 2004ء میں منعقد ہونے والے موضوعی گروپ مباحثے کے دوران کچھ لوگوں نے رائے دی کہ:

- اہم اور بنیادی مسائل پر آگہی پھیلانے کے سلسلے میں ہالی ووڈ کی فلم "پہرلیں گے" کی مثال ایک اچھی کوشش ہے
- ایچ آئی وی / ایڈز کے موضوع پر خبر سازی کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو مزدوروں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکنوں پر تحقیق کرنی چاہیے جن میں سے اکثر لوگ دیہاتوں سے شہروں میں آ کر رہتے ہیں اور جنسی جذبات کی تسکین کے لئے پیشہ ورانہ عصمت فروش کے اڈوں پر جاتے ہیں۔
- تحقیق سے ثابت ہوا کہ متحرک نفوش (فلم ڈرامہ کارٹون فلم تہی تماشہ) کسی بھی دوسرے جامعہ نفوش (مصوری کارٹون خبر سازی) کی نسبت کو ایچ آئی وی / ایڈز کی روک تھام اور آگہی جیسے مقاصد میں کامیابی کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔



حوالہ جات کی فہرست:

- ذرائع ابلاغ میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں آگہی پھیلانے والی تنظیم (پاکستان) عکس کی رپورٹیں
- ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر خبر سازی کے لئے راہنما اخلاقی اصول (نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام)
- ایچ۔آئی۔وی/ایڈز پر خبر سازی کے لئے اختصار یہ برائے صحافت کیسر میڈیا فیوشپ برائے صحت (2004)
- مشن پوسیبیل: (Mission Possible) صنفی موضوعات پر ذرائع ابلاغ کی معاونت کے لئے کتابچہ (ڈبلیو اے سی سی)
- "صنف"، "ایچ۔آئی۔وی/ایڈز" اور "حقوق" (آئی پی ایس)
- ریڈیو اور ایچ۔آئی۔وی/ایڈز فرق واضح کرنے کے لئے گارڈن ڈیم اور گولا ہارنوڈ (یو این ایڈز)

"ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کے بارے میں مہم پاکستان میں کئی وجوہ کی بنا پر تسلسل کے ساتھ جاری نہیں رہ سکی۔ مثلاً مالی وسائل کی کمی، حکومتی اداروں کی طرف سے فنڈز کی منظوری میں تاخیر، بنیادی حفظان صحت کے اصولوں سے لوگوں کی باخبری، مسئلے کے بارے میں صحافی حضرات کی معلومات بھی ایک عام آدمی سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ لہذا مسئلے کے بارے میں معلوماتی مواد تقسیم کرنے، صحافیوں اور لکھنے والوں کو چوکس کرنے کے لئے سیمینار اور ورکشاپیں منعقد کرنے کی ضرورت ہے جس بنیادی معلومات اس بیماری کے متعلق فراہم کی جائیں۔ مہم اس قسم کی نہ ہو کہ اس میں ایچ۔آئی۔وی/ایڈز کو محض روایتی انداز میں ایک بیماری کے طور پر پیش کیا جائے اور خاص طور پر اس مہم کے مرکز توجہ ٹرک ڈرائیورز، پیشہ ور عصمت فروش، نشہ آوراویات استعمال کرنے والے، اور خون بیچنے والے ہونے چاہئے۔ مہم کا رویہ مثبت ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ محض بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے لوگوں کو ہدایت کی جائے۔"

(فوکس گروپ مباحثہ سے ایک اقتباس، 30 ستمبر 2004ء، اسلام آباد)